بے نقاب

مصنفہ

عروبہ عامر

پتہ

@aroobaamirofficial

0322.6301406

aroobaamirsidiqui@gmail.com

پانچویں قسط:

سفید وادی

رات کے دس بج رہے تھے، دن کی نسبت موسم قدرے ٹھنڈا تھا، وہ آدھے گھنٹے کی تیز ڈرائیو کے بعد شہر کے مشہور شاپنگ سینٹر پہنچا، گریس نے اسے سامان کی ایک فہرست پکڑائی تھی جو انہیں کل کی ٹرپ کے لئے درکار تھا، وقت کم تھا اور کام بہت زیادہ! گریس یوں اچانک اٹھ کر چل دینے پر آمادہ نہیں تھی اور اب تک اس کی تین کالز آ چکی تھیں جو پلین کو پرسوں پر ملتوی کرنے پر زور دے رہی تھی لیکن جیف کا اصرا راسی بات پر تھا کہ اگر اب کی بار ہم نے پلین ملتوی کیا تو ہم کبھی نہیں جا پائیں گے۔

اس کی ضد کے آگے گریس کو بالآخر گھٹنے ٹیکنے پڑے اور بچے کچے اس مختصر سے وقت میں کل کی تیاریوں میں مصروف ہو گئی، اسے جیف کی بات بھی اپنی جگہ درست لگ رہی تھی کیونکہ ڈی آئی کے کام ہمیشہ غیر متوقع ہوتے تھے اور پھر وہ ایک لمبے عرصے کے لئے اس پروجیکٹ میں پھنس کر رہ جاتے تھے، جیف نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ پیکنگ کرنے میں اس کی مدد کرے گا۔

اسٹور میں داخل ہونے کے بعد اس نے ایک ٹرالی اٹھائی اور اسے گھسیٹتے ہوئے مختلف شیلف کے چکر لگانے لگا، عام دنوں میں اسے گروسری خریدنا دنیا کا سب سے مشکل ترین کام لگتا تھا لیکن آج وہ بے حد پر جوش ہو کر لسٹ میں لکھی ایک ایک چیز

ڈھونڈ رہا تھا۔

''اس لمحے اسے احساس ہوا کہ محبوب کی خاطر انسان دنیا کے ہر کام کیلئے بخوشی تیار ہو جاتا ہے، چاہے وہ اس کی فطرت کے برخلاف ہی کیوں نہ ہو!''

واٹر پروف سکی جیکٹس اور پینٹس، سکی ماسک، سکی ساکس'' ایک شیلف کے نزدیک ٹرالی کو روکتے ہوئے اس نے لسٹ نکال کر زیر لب پڑھا۔

اس کی متلاشی نگاہیں اب ان چیزوں کو ڈھونڈنے لگیں، چونکہ آج کل ملک بھر میں سکی اور ہائکنگ کا موسم تھا اسی وجہ سے یہ چیزیں ہر بڑے اسٹور پر دستیاب تھیں، وہ ٹرالی گھسیٹ کر آگے کو بڑھا اور ایک بار پھر لسٹ پر نگاہ دوڑائی جہاں چند ایک چیزیں ہی رہ گئی تھیں۔

سکی بورڈ، ہیلمٹ اور بوٹس'' ساتھ ہی گریس نے اپنے جوتوں کا سائز لکھا ہوا تھا، ایک گہری سانس لے کر وہ اب جوتوں کے سیکشن میں کھڑا اس کا سائز ڈھونڈ رہا تھا، ایک گھنٹے کی شاپنگ کے بعد وہ بل ادا کر کے اسٹور سے باہر نکلا اور گاڑی کی بیک سیٹس پر سامان رکھتے ہوئے گریس کو کال ملادی۔

ہیلو جیف!'' دوسری طرف سے مصروف انداز میں کہا گیا، ساتھ ہی بیٹر کی تیز آواز اسے سنائی دی۔

لسٹ میں لکھی تمام چیزیں میں نے خرید لی ہیں لیکن اس میں کھانے پینے کی تو کوئی چیز نہیں تھی؟ ہم دو دن بھوکے رہنے والے ہیں یا برف کھا کر گزارا کریں گے؟''

اس کے سوال پر گریس نے تحمل سے جواب دیا:

میں باقی چیزوں کا انتظام کر لوں گی مسٹر جیف! اور آپ کو بھوکا نہیں مرنے دوں

گی ،بس آپ اپنی ضرورت کی چیزیں اپنے بیگ میں رکھ لیجئے گا۔‘‘

جیسا کہ؟‘‘ یہ کہتے ہوئے اس نے فون اسپیکر پر کرتے ہوئے ڈیش بورڈ پر رکھا اور گاڑی اسٹارٹ کردی،اس سوال پر گریس نے سر پیٹتے ہوئے کہا:

ٹوتھ برش،سن گلاسز،جینز،شرٹ،ٹاول وغیرہ۔‘‘

اوہ!اوکے،میں سمجھ گیا۔‘‘ سر ہلاتے ہوئے اس نے گاڑی اپنے گھر جانے والی مین شاہراہ پر ڈال دی،بیٹر کا شوراب پوری گاڑی میں گونج رہا تھا، یک دم اسے کسی چیز کا کھٹکا ہوا!

تم کیا کررہی ہو گریس؟‘‘

کل کے لئے کچھ چیزیں بنا رہی ہوں۔‘‘ اس کے جواب پر جیف نے بمشکل تھوک نگلا۔

ایک بات پوچھوں؟‘‘

ہاں پوچھو!‘‘ اس نے بیٹر کو ایک لمحے کے لئے روکا اور اس کی طرف متوجہ ہوئی!

کیا تم کچھ بیک کررہی ہو؟‘‘ اس کے معصومیت سے پوچھے گئے سوال پر گریس نے جواب دیئے بغیر کال کاٹ دی۔

شاید خفا ہوگئی!‘‘ وہ خالی اسکرین کو تکتے ہوئے زیرلب بولا:

☆☆☆☆☆

روحان اپنے گھر سے نکل کر سیدھا جبریل کے گھر پہنچا تھا،اسے اس وقت اس کی شدید ضرورت تھی تا کہ وہ اپنی پریشانی بانٹ سکے،اس سے امی جان کے آنسو نہیں دیکھے جا رہے تھے،نہ جانے کیوں وہ اپنے دل پر ڈھیروں بوجھ محسوس کررہا تھا، یہ پہلی

دھمکی نہیں تھی، آج سے پہلے کئی بار اسے ایسی دھمکیاں ملی تھیں جن پر اس نے کبھی کان نہیں دھرے تھے لیکن آج امی جان کو فون کر کے دھمکی دینے کا مطلب یہی تھا کہ اسے کسی نہ کسی طرح ان کاموں سے بعض آنے پر مجبور کیا جا سکے۔

وہ اس وقت ناشتے کی میز پر بیٹھا چائے پی رہا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ چائے کا کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے وہ اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھا، دروازہ کھولتے ہی اپنے سامنے روحان کو کھڑا دیکھ کر وہ ایک لمحے کے لئے حیران ہو گیا! وہ آج سے پہلے کبھی بغیر بتائے اتنی صبح کو اس کے گھر نہیں آیا تھا۔

سب خیریت ہے؟'' اسے اندر بلاتے ہوئے جبریل نے پوچھا:

مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔'' اس کے چہرے پر پھیلی پریشانی اور تذبذب کو دیکھ کر وہ مزید فکرمند ہو گیا۔

اسے راستہ دیتے ہوئے وہ ایک طرف کو ہوا اور پھر دروازہ بند کر کے اس کے ہمراہ اندر آ گیا۔

السلام علیکم!'' صحن میں داخل ہوتے ہوئے اس نے جبریل کے امی ابو کو سلام کیا جو اس وقت ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھے، دونوں نے بیک وقت مسکرا کر جواب دیا:

وعلیکم السلام بیٹا! سب خیریت ہے؟ روزینہ کیسی ہے؟'' فرزانہ آنٹی کے پوچھنے پر اس نے چہرے کے تاثرات کو نارمل رکھتے ہوئے امی کی خیریت بتائی۔

بیٹھو بیٹا! ہمارے ساتھ ناشتہ کرو'' انکل نے قریب رکھی چیئر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:

نہیں انکل شکریہ! بس جبریل سے کچھ ضروری کام تھا۔''

اچھا چلو! تم دونوں اوپر جاؤ، میں ناشتہ بنا کر لاتی ہوں۔‘‘ فرزانہ آنٹی اس کے انکار کرنے کے باوجود اٹھ کھڑی ہوئیں اور کچن کی طرف بڑھ گئیں، وہ جبریل کے ساتھ اس کے کمرے میں آ گیا، اندر داخل ہوتے ہی جبریل نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور اس کے قریب آتے ہوئے فکرمندی سے پوچھا:

تم کچھ پریشان لگ رہے ہو!‘‘

ہاں! کیونکہ میں واقعی پریشان ہوں۔‘‘ وہ زمین پر رکھے کشن پر بیٹھ گیا، اس کے ماتھے پر گہری شکنیں تھیں۔

کیا پھر کوئی ویڈیو موصول ہوئی ہے؟‘‘ جبریل نے اس کے سامنے رکھے دوسرے کشن پر بیٹھتے ہوئے پوچھا:

نہیں! آج صبح امی کو ایک انجان نمبر سے کال موصول ہوئی، اس آدمی نے انہیں دھمکی دی ہے کہ وہ مجھے جان سے مار دیں گے، میں نے یہ تمام گفتگو کچن کے باہر کھڑے ہو کر سنی تھی، وہ کہہ رہی تھیں کہ وہ اب مجھے مزید ان لوگوں کے خلاف بولنے نہیں دیں گی، انہیں ڈر ہے کہ وہ کہیں اپنا اکلوتا بیٹا نہ کھو دیں!‘‘

ساری بات سننے کے بعد وہ بھی پریشان ہو گیا!

معاملہ تو کافی سنجیدہ ہے، ہماری مائیں تو ویسے بھی ان معاملات میں بہت زیادہ کمزور ہوتی ہیں!‘‘

اسی لئے میں پریشان ہوں، اب وہ مجھے مجبور کریں گی کہ میں یہ سب چھوڑ دوں اور مزید کسی چیز کے بارے میں بات نہ کروں لیکن......‘‘

اس نے سر جھکا لیا۔

لیکن تم یہ سب کچھ نہیں چھوڑ نا چاہتے، رائٹ؟'' جبریل کے سوال پر اس نے اثبات میں سر ہلایا اور بولا:

امی کو کال آنا اس بات کا ثبوت ہے کہ ان لوگوں کو میرے آواز اٹھانے سے فرق پڑ رہا ہے، وہ اندر ہی اندر تلملا رہے ہیں اور وہ نہیں چاہتے کہ میں مزید اس بارے میں بات کروں، یہی ہماری جیت کی علامت ہے، میں اس موڑ پر کیسے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ایک دھمکی سے ڈر کر پیچھے ہٹ جاؤں؟''

اس کی بات اپنی جگہ بالکل درست تھی، جس پر جبریل نے بھی اتفاق کیا۔

تم آنٹی سے بات کرواور ان کو تسلی دو کہ یہ صرف دھمکیاں ہیں اور تمہارے پاس سوشل میڈیا کی پاور ہے، وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔'' کچھ سوچتے ہوئے اس نے مشورہ دیا:

اور اگر امی نے مجھ سے کوئی وعدہ لے لیا تو؟ جو میں پورا نہ کر سکا پھر؟'' اب کی بار اس نے اپنے سب سے بڑے خوف کا اظہار کیا جو کافی دیر سے اسے بے چین کر رہا تھا۔

چند لمحے ان دونوں کے درمیان خاموشی چھائی رہی، یک دم جبریل کے دماغ میں ایک خیال آیا:

کیوں نہ تم اپنے پیج پر ایک ویڈیو بنا کر ڈالو جس میں تم عوام کو یہ بتاؤ کہ تمہاری جان کو خطرہ ہے اور تمہیں دھمکی آمیز کالز موصول ہو رہی ہیں، یوں وہ لوگ تمہیں کوئی بھی نقصان پہنچاتے ہوئے اپنی بدنامی کا ضرور سوچیں گے اور اگر انہوں نے تمہیں نقصان پہنچایا تو یہ خود ہی تمہاری باتوں کی سچائی کا ثبوت بن جائے گا اور یقیناً وہ ایسا

نہیں چاہیں گے۔''

اسے جبریل کا یہ آئیڈیا بہت پسند آیا، دشمن کے کسی بھی عمل سے پہلے اس کا پلین ایکسپوز کر دینا تاکہ وہ پریشر محسوس کرنے لگے۔

ٹھیک ہے، آج ہی ہم اس ویڈیو کو ریکارڈ کرتے ہیں۔'' یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

تمہیں اب تک جن جن نمبرز سے کال آئی ہے، اسے بھی ویڈیو میں شیئر کر دیں گے، اس سے زیادہ فائدہ ہوگا۔''

جبریل نے ایک اور مشورہ دیا جس پر اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

☆☆☆☆☆

وہ ساری رات بے چینی سے کروٹیں بدلتا رہا، نیند جیسے اس سے روٹھی ہوئی تھی، روزانہ رات چٹکیوں میں ختم ہو جاتی تھی اور آج یہ طویل ہوتی چلی جا رہی تھی، اسے لگا جیسے وقت بھی اس سے حسد کر رہا ہو، بالآخر چار بجے کے قریب اس کی آنکھ لگی اور چھ بجے الارم بج اٹھا۔

وہ گہری نیند سے جاگا تھا، اگر کوئی عام دن ہوتا تو شاید وہ الارم بند کر کے دوبارہ سو جاتا لیکن آج وہ بجلی کی طرح اٹھا، کمبل ایک طرف پھینکتے ہوئے وہ سیدھا غسل خانے میں گھس گیا، پندرہ منٹ کے بعد تیار ہو کر باہر نکلا، اس نے اولیو گرین رنگ کی پینٹ کے اوپر وائٹ کلر کی ٹی شرٹ پہن رکھی تھی، ٹی شرٹ پر اسٹائلش انداز میں ''IN LOVE'' لکھا ہوا تھا جسے اس نے واشنگٹن کے مشہور کلاتھنگ برینڈ سے خریدا تھا لیکن اب تک پہننے کا کوئی موقع نہیں مل سکا تھا، خوش قسمتی سے آج اس کی زندگی میں یہ موقع آ ہی گیا۔

بالوں کو جیل سے سیٹ کرنے کے بعد اس نے اپنا مخصوص لاکٹ گلے میں ڈالا، نیچے جھک کر جاگرز کے تسمے ٹائٹ کئے، گھڑی پر نگاہ پڑتے ہی وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

ساڑھے چھ ہونے والے تھے، راہداری میں اس کا بیگ تیار رکھا تھا جس میں اس نے ضرورت کا سارا سامان ٹھونس دیا تھا، یہ الگ بات تھی کہ بیگ کھولتے ہی وہ سامان ایک ساتھ باہر آجائے گا جسے دیکھ کر گریس ضرور ایک چیخ مارے گی۔

ایک ٹھنڈی آہ بھر کر اس نے بیگ کندھے پر ڈالنا چاہا، اسی لمحے اسے احساس ہوا کہ اس بیگ کے ساتھ تو وہ کبھی پہاڑوں پر چڑھنے اور کیمپ تک پہنچنے کا تصور بھی نہیں کرسکتا! ایک بار پھر گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے اس نے بیگ کو گھسیٹنے میں ہی عافیت جانی، چند لمحوں بعد وہ گاڑی کی ڈگی کھولے اس بیگ کو بمشکل اٹھاتے ہوئے اندر ٹھونسنے کی کوشش کر رہا تھا، تھوڑی سی جدوجہد کے بعد وہ کامیاب ہوگیا، اسی کے ساتھ وہ فرنٹ سیٹ کی طرف آیا اور دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا، گاڑی اب تیزی سے گریس کے گھر کی طرف رواں دواں تھی۔

دس منٹ کی ڈرائیو کے بعد وہ گریس کے گھر موجود تھا، گاڑی پورچ میں پارک کرنے کے بعد اس نے آگے بڑھ کر ڈور بیل بجائی، چند منٹوں بعد وہ باہر نکلی، آج اس نے پیچ کلر کی لانگ فراک پہن رکھی تھی، فراک پر جابجا پیلے رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھولوں کا ڈیزائن بنا ہوا تھا، سر پر اس نے میچنگ کا ہیٹ پہنا ہوا تھا اور پاؤں میں سفید جاگرز، بالوں کو اس نے ہمیشہ کی طرح کھلا چھوڑ کر دونوں کندھوں پر ڈال رکھا تھا، ہلکا سا میک اپ کئے وہ آج عام دنوں سے کہیں زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی، بالکل

کسی باغ کے نازک پھول کے جیسی! اس پر یہ ڈریسنگ مارتھا سے بھی زیادہ سوٹ کررہی تھی۔

اندرآؤ!'' چندلمحوں بعداس نے گلا کھنکھارتے ہوئے اسے مخاطب کیا، وہ چونک کراپنی سوچوں سے باہرنکلااورسرہلاکراندرداخل ہوگیا، اس کی شرٹ پر لکھے دونوں الفاظ پڑھ کروہ ہلکا سا چونکی، پھرنظرانداز کرتے ہوئے اس کے پیچھے چلی آئی۔

صحن میں ایک ٹریولنگ بیگ رکھا تھا جس میں کھانے پینے کی مختلف چیزیں رکھی دکھائی دے رہی تھیں، کاؤنٹر پر کچھ چیزیں بکھری ہوئی تھیں، شاید وہ پیکنگ کررہی تھی۔

کل جوسامان خریدا تھا وہ کہاں ہے؟'' گریس نے اس کے خالی ہاتھوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا:

وہ۔۔۔وہ تومیں نے ڈگی میں رکھ دیا ہے۔''

اس کے جواب پرگریس نے تعجب سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا:

تم نے سب کچھ پیک کرلیا؟''

ہاں! اب اتنا بھی گیا گزرا نہیں ہوں۔'' سینہ چوڑا کرتے ہوئے اس نے خود ستائشی انداز میں کہا:

اچھا! ذرا مجھے دکھاؤ تو!''

گریس کے اس مطالبے پراس کی ساری ہوانکل گئی، اب وہ کیا بتاتا کہ یہ بیگ صرف ڈگی میں رکھنے کے ہی قابل ہے، اٹھا کرکیمپنگ کرنے کے نہیں۔

گریس کے دوبارہ کہنے پر وہ باہرآگیا، بمشکل ڈگی سے بیگ نکال کرگھسیٹتے

ہوئے راہداری سے اندر داخل ہوا، وہ جو پیکنگ کرنے میں مصروف تھی، اسے یوں اندر آتا دیکھ کر حیرت سے اس کے قریب آئی:

تم اسے گھسیٹ کیوں رہے ہو؟ اٹھالو!''

جواباً اس نے رحم طلب نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا اور بولا:

دراصل وزن کچھ زیادہ ہو گیا ہے، اس لئے شاید اٹھانا مشکل ہے۔''

کیا مطلب؟ تم اسے پہاڑوں پر گھسیٹ گھسیٹ کر گھوموگے؟'' اسے جیف کی دماغی حالت پر کچھ شک ہوا، آگے بڑھ کر اس نے اس کے ہاتھ سے بیگ لیا اور اٹھانے کی کوشش کی تو وہ واقعی ضرورت سے کچھ زیادہ ہی وزنی تھا۔

تم نے اس میں لاش بھری ہے جسے دفنانے جارہے ہو؟ یہ بیگ پہن کر تم ہائکنگ کروگے؟'' طنز کی برسات شروع ہو چکی تھی اور وہ سر جھکائے سن رہا تھا۔

گریس نے آگے بڑھ کر بیگ کی زپ کھولنا چاہی تو وہ ٹوٹ کر اس کے ہاتھ میں آگئی، نظریں اٹھا کر اس نے جیف کو گھورا اور دانت پیستے ہوئے بولی:

یہ ہے زبردستی بند کرنے کا نتیجہ!''

اب وہ ایک ایک کر کے ساری چیزیں بیگ سے باہر نکالنے لگی۔

سکی بورڈ، ہیلمٹ، بوٹس، جیکٹ اور پینٹس کو گاڑی میں رکھو کیونکہ یہ ہمیں وہاں جا کر پہننے ہیں، صرف ضرورت کا سامان بیگ میں رکھنے کو کہا تھا جس کا وزن دو کلو بھی نہیں ہونا تھا جیف!''

وہ شرمندگی سے اسے بیگ خالی کرتے دیکھ رہا تھا۔

یہ کیا؟ تم نے چار پینٹیں اور چار شرٹیں کیوں رکھی ہیں؟ تم وہاں رہائش کا ارادہ تو

نہیں رکھتے ؟''

گریس نے حیرت سے پوچھا جس پر وہ سر کھجاتے ہوئے بولا:

میں نے سوچا کہ اگر کپڑے گیلے ہو گئے تو کیا کریں گے؟''

تو میں نے واٹر پروف جیکٹ اور پینٹ کیوں منگوائی تھی جیف؟ میرا خیال ہے کہ ہم پہلی بار تو نہیں جا رہے!''

وہ واقعی ایکسائٹمنٹ میں سب کچھ بھول گیا تھا اور اب اس کے سامنے شرمندہ ہو رہا تھا، وہ اب اس کے کپڑے باہر نکالنے لگی، یک دم کپڑوں کے اندر سے کچھ چیزیں برآمد ہوئیں۔

یہ تم نے اتنے سارے بسکٹ ،ٹن پیک فوڈز اور جوس کی بوتلیں کیوں رکھی ہیں؟''وہ منہ پر ہاتھ رکھے حیرت سے پوچھ رہی تھی:

وہ......میں نے سوچا کہ اگر بھوک لگی تو کچھ کھانے کو بھی تو ہونا چاہئے۔''اب وہ کیا بتاتا کہ گریس کی پیکنگ کے خوف سے اس نے یہ چیزیں رکھی تھیں۔

تمہیں میں نے کل رات کو کال پر بتایا تھا کہ کھانے پینے کا انتظام میں دیکھ لوں گی، دیکھو میں نے بیگ میں کتنا کچھ رکھا ہے، کیا تمہیں یقین نہیں تھا؟'' وہ بے یقینی سے پوچھ رہی تھی۔

نہیں !ایسی بات نہیں ہے وہ۔۔۔۔۔دراصل۔۔۔میں نے سوچا کہ اگر کھانا راستے میں ہی خراب ہو گیا تو؟'' یہ سوال انتہائی احمقانہ تھا لیکن اس وقت اس کے پاس اپنے دفاع میں کہنے کو کچھ بھی نہیں تھا۔

جیف!تم بچے ہو کیا؟ تمہیں نہیں پتہ کہ ٹن پیکنگ میں چیزیں خراب نہیں ہوتیں؟

شاید تم میرے ہاتھ کا کھانا ہی نہیں چاہتے ہو، رائٹ!'' یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی، اس کا مزاج برہم تھا اور وہ خفا ہو چکی تھی، جیف نے شرمندگی سے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھاما اور بولا:

گریس! ایسی کوئی بات نہیں ہے یار! میں بس تمہارے لئے آسانی کرنا چاہتا تھا، تمہیں برا لگا تو ہم یہ سب کچھ نکال دیتے ہیں۔''

وہ ابھی بھی چہرے کا رخ موڑے روٹھی کھڑی تھی، جیف نے دل پر پتھر رکھتے ہوئے اپنا پورا بیگ خالی کر دیا اور اپنی ایک پینٹ شرٹ اس میں ڈال دی، وزن بیس کلو سے ایک کلو کا رہ گیا تھا، ایک دکھ بھری نگاہ اس نے اپنی چیزوں پر ڈالی اور صبر کا گھونٹ پی لیا، اب جو بھی تھا اسے برداشت تو کرنا ہی تھا۔

تمہارے بیگ میں سامان زیادہ ہے، آدھا مجھے دے دو۔'' اپنا بیگ پیک کرنے کے بعد اس نے گریس کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا جو تقریباً تیار کھڑی تھی۔

میرے بیگ میں سامان زیادہ ہے لیکن اسے اٹھانا بے حد آسان ہے، یہ دیکھو!' 'اس نے بیگ کی زپ بند کی اور اس کے اوپر ایک اور زپ لگائی جس کے بعد وہ چھوٹا سا ہو گیا، اگلے ہی لمحے اس نے بیگ اٹھا کر کندھے پر ڈالا، غور کرنے پر اسے بیگ کے ہینڈلز پر پتلا سا فارم بھی لگا دکھائی دیا۔

یہ کیا ہے؟'' اس نے اس عجیب وغریب بیگ کو دیکھتے ہوئے پوچھا جو اسے عمرو عیار کی زنبیل لگ رہا تھا۔

اسے کہتے ہیں ''Duffel Bag'' یہ خاص طور پر ہائکنگ اور کیمپنگ ٹرپ

کے لئے ڈیزائن کئے گئے ہیں، اس میں ہمارا کیمپ بھی رکھا ہے جسے ہم پہاڑوں پر جا کر لگائیں گے، سب سے مزیدار بات یہ ہے کہ یہ واٹر پروف ہے اسی لئے ہماری تمام چیزیں اس میں محفوظ رہیں گی۔''

گریس کی بات پر اس نے تعجب سے اسے دیکھا، ایک ہی رات میں اس کی تیاری اسے اپنے مقابلے میں کئی گنا بہتر لگی، وہ واقعی کمال کی لڑکی تھی، ایک بار پھر اسے اپنی چوائس پر فخر ہوا، وہ الگ بات تھی کہ اس کا یہ فخر گریس کی بیکنگ اسکلز پر آ کر رفو چکر ہو جاتا تھا۔

وہ دونوں اب اپنا سامان اس کی گاڑی میں رکھنے کے بعد فرنٹ سیٹ پر آ کر بیٹھ گئے تھے، جیف نے گاڑی کا رخ ڈی آئی کی بلڈنگ کی طرف موڑ لیا۔

☆☆☆☆☆

''سلام، میرا نام روحان بن حیدر ہے اور آج میں آپ لوگوں کو ایک اہم بات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں، کچھ دنوں سے مجھے وقتاً فوقتاً نت نئے نمبروں سے دھمکی آمیز فون کالز موصول ہو رہی ہیں اور کچھ انجان لوگ مجھے اور میری فیملی کو ڈرا دھمکا رہے ہیں، یہ کچھ نمبرز ہیں جن سے مجھے کالز آئیں، یہ لوگ مجھے مجبور کر رہے ہیں کہ میں اپنے عوام کے لئے آواز اٹھانا بند کر دوں اور ان مافیاز کو آزاد رہنے دوں تا کہ یہ ہمارے نوجوانوں کے مستقبل کو ایسے ہی برباد کرتے جائیں، مجھے آپ سب کی مدد درکار ہے اور حکومت سے بھی میری گزارش ہے کہ وہ ان لوگوں کے خلاف ایکشن لے اور وہ لوگ جو مجھے ہراساں کر رہے ہیں، ان کے خلاف سخت کاروائی کی جائے۔''

کٹ!'' اسی کے ساتھ جبریل نے کیمرہ آف کیا اور اس کے قریب آ گیا۔

وہ دونوں اس وقت گھر کے نزدیک والے پارک میں موجود تھے جہاں وہ اپنی ویڈیوز ریکارڈ کیا کرتے تھے، روحان نے جھک کر کیمرے کی طرف دیکھا اور اسے او کے کا اشارہ کیا۔

چلو اب اسے احمد سے ایڈٹ کروا کے اپلوڈ کرتے ہیں!'' جبریل کے مشورے پر اس نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے ساتھ ہی احمد کے گھر چل پڑا۔

☆☆☆☆☆

آج موسم بہت خوبصورت تھا، بادلوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے آسمان پر چاروں اطراف بکھرے ہوئے تھے، ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں جس کی وجہ سے درختوں کے پتے سرسرا رہے تھے، کھلی فضا میں آزاد پرندے اپنے پر پھیلائے اڑ رہے تھے اور اپنا رزق تلاش کرنے میں مصروف تھے، وہ ڈی آئی پارکنگ پلازہ میں داخل ہوا، بلند و بالا شیشے کی عمارت میں نیلے آسمان کا عکس دیکھا جا سکتا تھا، اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے آج سے پہلے اس نے قدرت پر کبھی اتنا غور نہیں کیا تھا یا شاید آج اسے ہر چیز ضرورت سے زیادہ ہی دلکش لگ رہی تھی! شاید ہم دنیا کو ایسے نہیں دیکھتے جیسے وہ حقیقت میں ہوتی ہے بلکہ اس کا انحصار ہمارے دل کی حالت پر ہوتا ہے، بس آج اس کے دل کی جو کیفیات تھیں وہی اسے اپنے اطراف دکھائی دے رہی تھیں۔

گاڑی سے اترتے ہوئے وہ گریس کے ہمراہ آفس میں داخل ہوا، انہیں یوں اچانک چھٹی مل جانا مشکل تھا لیکن اس نے کل رات ہی چیف آف اسٹاف سے ریکویسٹ منظور کروالی تھی، فارمیلیٹی مکمل کرنے کے لئے وہ اس وقت آفس میں موجود تھا، چونکہ ان کا سالانہ ریکارڈ بہترین تھا اور وہ کبھی بھی بلا وجہ آفس سے چھٹی نہیں کرتے

تھے اس وجہ سے انہیں آسانی سے تین دن کی لیو مل گئی تھی۔ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد وہ لفٹ کے ذریعے بیسمنٹ میں آ گئے، آرتھر اور مائیک آفس پہنچ چکے تھے اور اپنی اپنی کرسیوں پر براجمان تھے، انہیں اندر داخل ہوتا دیکھ کر وہ دونوں حیرت سے اٹھ کھڑے ہوئے، ان کی ڈریسنگ کافی انفارمل تھی۔

تم دونوں آج رومیو جیولٹ بن کر کیوں آئے ہو؟ کوئی ڈرامہ پلے ہو رہا ہے ہماری ڈی آئی میں؟'' مائیک ان کے نزدیک آتے ہوئے تعجب سے بولا: جواباً جیف ہنس دیا:

نہیں! اگر ایسا کوئی ڈرامہ پلے ہوتا تو یقیناً میں کوئی جاسوس بنتا۔''

گریس نے ان کی الجھن دور کرتے ہوئے کہا: ہم دونوں

''SEVEN SPRINGS MOUNTAIN ''

سکی اور کیمپنگ کے لئے جا رہے ہیں، تین دن آفس سے لیو لی ہے اور جانے سے پہلے تم لوگوں سے ملنے آئے ہیں۔''

تم لوگ تو چھپے رستم نکلے، ہمیں یہاں چھوڑ کر خود انجوائے کرنے جا رہے ہو؟'' مائیک نے مصنوعی ناراضگی کے ساتھ جیف کے کندھے پر مکا رسید کیا۔

دراصل تمہارا کام نہیں تھا نا وہاں! اب کباب میں ہڈی بننا کسے اچھا لگتا ہے؟'' جیف نے اپنا کندھا سہلاتے ہوئے تپانے والے انداز میں کہا، جس کے جواب میں مائیک نے زیر لب کوئی گالی دی، اس سب کے دوران آرتھر بالکل خاموش تھا، جیف جانتا تھا کہ وہ اس وقت اندر ہی اندر کس کیفیت سے گزر رہا ہوگا، اب ہر ایک کی قسمت اس کے جیسے تھوڑی ہوتی ہے۔

چلو پھر تم لوگ نکلو، تین گھنٹے کا سفر ہے، بیسٹ آف لک، دل کھول کر مزے کرنا!'' مائیک یہ کہہ کر اس سے گلے ملا اور کان کے قریب آہستگی سے بولا:

وہاں اسے پروپوزمت کرنا، پہاڑ سے دھکا ہی نہ دے دے، تمہاری سلامتی اس وقت امریکی عوام کے لئے کافی اہمیت رکھتی ہے۔''

کوئی اور موقع ہوتا تو وہ مائیک کی طبیعت درست کر دیتا لیکن اس وقت گریس اس کے برابر میں کھڑی تھی لہٰذا اس نے صرف گھورنے پر اکتفا کیا۔

آرتھر اپنا خیال رکھنا، ہم چلتے ہیں۔'' گریس نے اسے متوجہ کیا جو نہ جانے کہاں کھویا ہوا تھا؟

اوکے، تم بھی!'' یہ کہہ کر اس نے اپنا رخ دوبارہ کمپیوٹر کی طرف موڑ لیا۔

مائیک جب تک ہم واپس آئیں گے تم اپنے ایف بی آئی والے دوستوں کے ذریعے تمام شیئر ہولڈرز کی لسٹ نکلوالو، میں اب مزید تاخیر کئے بغیر اس کھیل کو مکمل کرنا چاہتا ہوں۔''

اوکے باس!'' مائیک نے سر ہلا دیا، ان سے مصافحہ کرنے کے بعد وہ دونوں آفس سے باہر آ گئے۔

تم نے نوٹ کیا، آرتھر کافی بجھا بجھا لگ رہا ہے، کہیں وہ ہم سے ناراض تو نہیں؟'' لفٹ میں داخل ہوتے ہی اس کی توقع کے مطابق گریس نے پہلا سوال یہی پوچھا:

اور اگر وہ ناخوش ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں؟ اسے ساتھ لے لیں؟'' اس کا لہجہ طنزیہ تھا، آرتھر سے اس کی کوئی ذاتی دشمنی نہیں تھی لیکن گریس کے معاملے میں وہ اسے

ناقابلِ برداشت تھا۔

لے تو لیتے لیکن کیا اسے لیو ملے گی؟'' گریس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے معصومانہ انداز میں پوچھا، جس پر وہ اندر تک جل بھن گیا، اسے یہ کیوں نہیں سمجھ آ رہا تھا کہ یہ اس کا اور جیف کا پرسنل ٹور ہے، وہ صرف ''اس'' کے ساتھ انجوائے کرنا چاہتا ہے، کیا واقعی وہ اسے مائیک اور آرتھر کی طرح صرف دوست سمجھتی تھی؟

یہ سوچتے ہی اس کا دل نہ جانے کیوں اچاٹ ہو گیا، لفٹ سے نکلتے ہوئے وہ پارکنگ ایریا کی طرف بڑھے، گریس گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی، وہ بھی بجھے دل کے ساتھ ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔

سفر شروع ہو چکا تھا، انہیں تین سو کلومیٹر کی ڈرائیو کر کے واشنگٹن کی حدود سے باہر نکل کر ''Pennsylvania'' پہنچنا تھا جہاں ''Seven Springs'' نامی پہاڑی سلسلہ موجود تھا جو اس وقت برف سے مکمل ڈھک چکا تھا، اپنے نام کی طرح یہ جگہ کسی بہار سے کم نہ تھی اور اس وقت ٹورسٹ کی دلچسپی کا سب سے بڑا مرکز بنی ہوئی تھی، ملک بھر سے لوگ یہاں سردیوں کی چھٹیاں منانے آتے تھے، ہر سال اس جگہ نت نئی چیزیں دیکھنے کو ملتی تھیں، اس سال وہاں برف کی مدد سے بھول بھلیاں بنائی گئی ہیں جس کا چرچا پوری دنیا میں ہو رہا تھا۔

میں بہت ایکسائٹڈ ہوں جیف! میرا بہت دل تھا کہ اس سال بھی میں برف باری انجوائے کروں لیکن مجھے لگ رہا تھا کہ شاید اس بار یہ ممکن نہ ہو، میں خوش ہوں کہ تم نے مجھے اس کے لئے مجبور کیا۔''

گریس ونڈ اسکرین سے باہر ہائی وے کی اس روڈ کو دیکھتے ہوئے پر جوش لہجے

میں بولی: اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ ایک بار پھر سیون اسپرنگ جا رہے ہیں۔

جواباً وہ دھیما سا مسکرایا اور بولا: ''ابھی تو سفر شروع ہوا ہے، میں تمہیں اتنا انجوائے کرواؤں گا کہ تم فریش ہو جاؤ گی۔''

واؤ، ریئلی!'' وہ کسی بچے کی طرح خوش ہوگئی، اسے یوں ہنستا مسکراتا دیکھ کر اس کا دل بھی ایک بار پھر سے کھل اٹھا، محبت چیز ہی ایسی ہے، ایک لمحے میں اداس اور اگلے ہی لمحے خوش کر دینے کی طاقت رکھتی ہے!

☆☆☆☆☆

ویڈیو پوسٹ ہو چکی تھی اور اس کے مثبت نتائج بھی دیکھنے کو مل رہے تھے، آج نیوز چینلز میں بھی اس کی ویڈیو کی کلپ چلائی گئی تھی اور مافیا کے خلاف کاروائی کرنے کے لئے حکومتِ پاکستان پر دباؤ ڈالا جا رہا تھا، اسے یقین تھا کہ اب معاملات حل ہو جائیں گے، امی جان کو بھی اس نے بھرپور تسلی دی تھی جس کے بعد وقتی طور پر وہ بھی خاموش ہو کر بیٹھ گئی تھیں لیکن اب انہیں روحان کی پہلے سے بھی زیادہ فکر رہنے لگی تھی، وہ ہر وقت اس پر دعائیں پڑھ پڑھ کر پھونکتی رہتیں اور جب تک وہ گھر میں قدم نہ رکھ لے، ان کی سانسیں اٹکی رہتی تھیں، روحان کو یقین تھا کہ آہستہ آہستہ چیزیں دوبارہ روٹین پر آ جائیں گی اور اس کے بعد ہی وہ مزید کوئی نیا قدم اٹھائے گا لیکن وہ جانتا نہیں تھا کہ ایک بہت بڑا طوفان جلد ہی اس کا منتظر ہے!

روحان بال پھینک!'' وہ سب اس وقت گھر کے نزدیک ایک گراؤنڈ میں فٹ بال پریکٹس کے لئے آئے ہوئے تھے، اگلے ہفتے ان کا شہر کے ایک مشہور فٹ بال گراؤنڈ میں میچ تھا، روحان اور جبریل نے بھی اس میں حصہ لیا تھا کیونکہ ان دونوں کو

بچپن ہی سے فٹ بال بے حد پسند تھا، کسی حد تک وہ بہترین کھلاڑی بھی تھے۔

احمد کی آواز پر اس نے زور سے بال کو ہٹ کیا جسے شہر یار پکڑ نہ سکا اور وہ احمد کے نزدیک پہنچ گئی، احمد اب اپنے پاؤں کی مدد سے بال کو گول کی طرف دھکیلتا ہوا لے جا رہا تھا کہ یک دم درمیان سے جبریل نے بال کو اچک لیا، کھیل کا پانسا ایک بار پھر پلٹ گیا تھا اور گیند جبریل کی ٹیم کے پاس چلی گئی، وہ رومال سے پسینہ پونچھتے ہوئے احمد کی مدد کے لئے لپکا لیکن جبریل گول کر چکا تھا اور ان کی ٹیم ایک گول سے جیت گئی تھی۔

اسی شور وغل کے درمیان وہ تھک کر بینچ پر بیٹھ گیا، سورج غروب ہونے کے قریب تھا، اپنے ہاتھ میں پکڑی ٹھنڈے پانی کی بوتل سے منہ لگا کر وہ غٹا غٹ پانی اپنے اندا تارنے لگا، باقی سب بھی اب بینچ پر آ کر بیٹھ چکے تھے، مغرب کی آذان میں کچھ وقت باقی تھا، پرندے تیزی سے اپنے اپنے گھروں کی طرف کوچ کر رہے تھے، ہر طرف ایک ہلچل سی مچی ہوئی تھی، وہ اپنی سنہری آنکھوں سے اس منظر کو تک رہا تھا کہ یک دم اس کا موبائل فون تھرتھرایا۔ ہاتھ بڑھا کر اس نے جیب سے موبائل نکالا اور نوٹیفیکیشن پر کلک کیا۔

یہ ایک انجان نمبر تھا جس سے کوئی ویڈیو اسے موصول ہوئی تھی، اب تو یہ روزانہ کا معمول بن چکا تھا، کوئی نہ کوئی طالب علم اسے اپنی یونیورسٹی کے حوالے سے ویڈیو بھیجتا رہتا، جب تک کوئی بڑا مسئلہ نہ ہوتا وہ اسے پوسٹ نہیں کرتا تھا، جبریل نے اسے مشورہ دیا تھا کہ وہ صرف اہم ایشوز کو ہائیلائٹ کرے ورنہ لوگوں کے لئے یہ عام سی باتیں ہو جائیں گی اور ان کی دلچسپی آہستہ آہستہ ختم ہونے لگے گی، اسے بھی ہر ویڈیو

پوسٹ کرنا مناسب نہیں لگتا تھا، اکثر و بیشتر ویڈیوز انتہائی چھوٹے مسئلوں پر ہوتی تھیں جنہیں طلباء ذراسی ہمت کر کے خود بھی حل کر سکتے تھے لیکن پھر اسے جبریل کی بات یاد آ جاتی تھی کہ یہ قوم کبھی خود سے ایک پتہ بھی نہیں ہلانا چاہتی ہے بلکہ اسے ہر وقت ایک رہنماء چاہئے جس کے پیچھے یہ کھڑی ہو سکے، افسوس کی بات یہ تھی کہ اکثر و بیشتر یہ رہنماء ملک اور عوام کے ساتھ مخلص نہیں ہوتے بلکہ صرف ان کے جذبات کو استعمال کرنا چاہتے تھے۔

اس ویڈیو کو بھی اس نے کوئی عام ویڈیو سمجھ کر پلے کیا تا کہ دیکھنے کے بعد ڈیلیٹ کر سکے لیکن جیسے جیسے وہ اسے دیکھتا گیا اس کے ہوش اڑتے چلے گئے، جبریل اور شہریار نے اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑتے دیکھیں تو اسے کندھے سے پکڑ کر ہلایا، جواب میں اس نے فون ان کی طرف بڑھا دیا، کچھ ہی دیر میں یہ ویڈیو ان سب کے ہوش اڑا چکی تھی، یہ روحان بن حیدر کی زندگی کی سب سے خطرناک ویڈیو ثابت ہونے والی تھی جس کے اثرات سے وہ خود بھی بے خبر تھا۔

☆☆☆☆☆

تین گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد بالآخر وہ ''Pennsylvania'' پہنچ چکے تھے، وہ گاڑی پارک کرنے کے لئے جگہ ڈھونڈ رہا تھا۔

تم نے کون سا ہوٹل بک کروایا ہے؟'' گریس نے چند لمحوں بعد پوچھا:

یہاں سے نزدیک ہی ہے لیکن رش کی وجہ سے گاڑی ہمیں محفوظ جگہ پارک کرنا ہوگی، تم اترو میں پارک کر کے آتا ہوں۔'' اس کی ہدایت پر وہ دروازہ کھول کر نیچے اتر گئی، ٹھنڈی ہوا اس کے چہرے سے ٹکرائی، اگلے ہی لمحے اس نے اپنی آنکھیں بند

کرلیں اور ہوا کو محسوس کرنے لگی، کسی بھی قسم کی آلودگی سے پاک یہ آب و ہوا اسے اپنی سانس کے ساتھ وجود میں گھلتی محسوس ہوئی، کچھ دیر یوں ہی کھڑے رہنے کے بعد اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور سامنے موجود سفید پہاڑوں پر ایک بھرپور نگاہ ڈالی۔

دور سے جیف بیگز کو اپنے کندھے پر ڈالے اس کی طرف آتا دکھائی دیا۔

چلیں؟'' قریب پہنچ کر اس نے گریس کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا:

ہاں!'' اب وہ دونوں ایک ساتھ قدم بڑھاتے ہوئے اپنے ہوٹل کی طرف بڑھنے لگے، یہ جگہ شہر کے مقابلے میں کافی اونچائی پر تھی لیکن سامنے موجود پہاڑوں کی چوٹیاں انہیں آسمان سے باتیں کرتی دکھائی دے رہی تھیں، یہاں لائن سے تمام ہوٹلز تھے جہاں سیاح ٹھہرتے تھے، یہیں سے مختلف اوقات میں آنے والی گاڑیوں میں بیٹھ کر سکی زون اور پہاڑوں کی سیر کو جایا کرتے تھے، اس نے بھی اپنے اور گریس کے لئے دو کمرے بک کروا لئے تھے۔

ایک گھنٹے بعد ہم اسی جگہ پر ملیں گے اور پھر ایک ساتھ سکی زون جائیں گے۔''

جیف نے ہوٹل کے قریب بنے سٹنگ ایریا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:

ٹھیک ہے!'' یہ کہہ کر وہ اندر چلی گئی، ایک بھرپور نگاہ دور تک پھیلی اس سفید زمین پر ڈالنے کے بعد اس نے بھی اپنے قدم ہوٹل کے اندر رکھ دیئے۔

☆☆☆☆☆

تمہیں یہ ویڈیو کس نے بھیجی ہے روحان؟'' احمد نے سر اٹھا کر حیرت سے پوچھا:

میں نہیں جانتا، کوئی نیا نمبر ہے اور ساتھ کوئی میسج بھی نہیں ہے۔'' روحان کی بات سن کر انہیں مزید تشویش ہونے لگی۔

یہ کوئی عام بات نہیں ہے جسے اٹھا کر سوشل میڈیا پر پوسٹ کر دیا جائے، کافی سنگین معاملہ ہے۔'' جبریل گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے بولا:

لیکن یہ ایک بہت بڑا ثبوت ہے جو نعیم درانی صاحب کا پورا کیریئر تباہ کر سکتا ہے۔'' شہریار نے بھی گفتگو میں حصہ لیا۔

اسی لئے تو یہ زیادہ خطرناک ہے، نعیم درانی کوئی عام آدمی نہیں!'' جبریل نے کہا:

روحان اس سب کے دوران خاموش دکھائی دے رہا تھا، اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اب کیا کرے؟

تم جانتے ہو، نعیم درانی وزیراعظم صاحب کے ایڈوائزر فار ایجوکیشن ہیں اور عنقریب انہیں اس سے بھی بڑا عہدہ ملنے والا ہے، مجھے تو یقین نہیں ہوتا کہ اس مافیا کو اتنے بڑے لوگ سپورٹ کر رہے ہیں، اسی وجہ سے تو یہ دن بہ دن تعلیمی شعبوں میں اپنی جڑیں مضبوط کرتا جا رہا ہے۔'' شہریار کے لہجے میں دکھ اور تعجب تھا، اساتذہ کی سپورٹ تک تو بات سمجھ آتی تھی لیکن حکومتی عہدے داروں کا مافیا کو سپورٹ کرنا اس کے لئے ناقابل یقین تھا۔

میں اپنی حفاظت کے لئے حکومت سے کیا امید رکھ سکتا ہوں جب کہ ان کی ناک کے نیچے انہی کے بندے ایسے ناپاک منصوبوں میں ملوث ہیں۔'' یہ کہہ کر روحان اپنے ہاتھ میں پکڑے موبائل فون کی طرف خالی نگاہوں سے دیکھنے لگا اور دل ہی دل میں سوچنے لگا کہ امی جان ٹھیک کہتی ہیں، اس نے کسی ایک شخص سے دشمنی مول نہیں لی ہے بلکہ پورے سسٹم سے لی ہے، سب سے خطرناک بات تو یہ ہے کہ انہیں معلوم بھی

نہیں کہ یہ جڑیں کہاں تک جارہی ہیں؟

یک دم اس کا موبائل فون بج اٹھا، وہ سب چونک کر اس کی طرف متوجہ ہوئے، فون کسی انجان نمبر سے آرہا تھا۔

اٹھاؤ اور اسپیکر پر کرو!'' شہر یار نے آہستگی سے کہا:

اگلے ہی لمحے اس نے فون اٹھا کر اسپیکر پر کر دیا اور محتاط انداز میں بولا:

ہیلو!''

ہیلو مسٹر روحان بن حیدر! امید ہے کہ آپ کو میری بھیجی گئی ویڈیو موصول ہوگئی ہوگی۔'' اس نے ایک نظر ان لوگوں کی طرف دیکھا پھر بولا:

ہاں مجھے موصول ہوگئی ہے لیکن میں جاننا چاہتا ہوں کہ آپ کون ہیں اور مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟''

ایک لمحے کے توقف کے بعد وہ شخص لہجے کو نرم کرتے ہوئے بولا:

میرا نام ثاقب رضوی ہے، یقیناً تم نے سن رکھا ہوگا، امیر ثاقب رضوی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' اس کے منہ سے تعارف سنتے ہی وہ سب اپنی جگہ اچھل گئے!

سر! آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟'' چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اس نے پوچھا:

میں چاہتا ہوں کہ تم اسے اپنے پیج سے وائرل کردو تاکہ پوری دنیا نعیم درانی کا اصل چہرہ دیکھ لے کہ کیسے یہ شخص اپنے عہدے کا غلط استعمال کرتے ہوئے ڈرگ مافیا کو سپورٹ کررہا ہے۔''

اس بات پر اس نے ایک گہرا سانس کھینچا پھر بولا:

میں یہ نہیں کرسکتا، یہ نیشنل لیول کی خبر ہے اور ایک ایسے بندے کے بارے میں

ہے جو ایک بہت بڑے حکومتی عہدے پر فائز ہے، وہ بآسانی مجھے قتل کروا سکتا ہے یا میری فیملی کو نقصان۔۔۔۔

تم اس کی فکر مت کرو!'' ثاقب رضوی نے تحمل سے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا:

سر کیسے فکر نہ کروں؟ مجھے سیکیوریٹی کون مہیا کرے گا؟''

میں!'' ان لوگوں نے چونک کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

کیا مطلب؟''

میں تمہیں مکمل سیکیوریٹی بھی فراہم کروں گا اور اس خبر کو اپنے پیج سے شائع کرنے کے پچاس لاکھ روپے دوں گا جو فوری طور پر تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دیئے جائیں گے۔''

ثاقب رضوی کی بات پر ان کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں!

سر! بات پیسوں کی نہیں ہے، میں خود بھی اسے پوسٹ کرنا چاہتا ہوں لیکن آپ کو اندازہ ہوگا کہ مجھے سخت سے سخت سیکیوریٹی کی ضرورت پڑے گی، اس کام کے لئے مجھے اپنی جان داؤ پر لگانا پڑے گی۔''

وہ پیشانی پر آئے پسینے کے قطروں کو رومال سے صاف کرتے ہوئے بولا:

اس بات سے بے فکر رہو، جلد تمہیں مزید تفصیلات سے آگاہ کروں گا کیونکہ ہمیں یہ ویڈیو بیس مارچ سے پہلے پوسٹ کرنی ہے۔''

اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے اور اس نے فکرمندی سے پوچھا:

بیس مارچ تو کافی قریب ہے، اتنی جلدی یہ سب کچھ مشکل ہو جائے گا۔''

کچھ بھی مشکل نہیں ہوتا، اگر انسان اسے کرنے کی ٹھان لے تو، آخر تم بھی تو مافیا

کو بے نقاب کرنا چاہتے ہو، پھر دیر کس بات کی؟''

اس سوال نے اسے لاجواب کر دیا، کال ڈسکنیکٹ ہوگئی اور وہ سب ایک دوسرے کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگے۔

☆☆☆☆☆

ایک گھنٹے بعد وہ دونوں''Seven Heaven Resort''نامی ہوٹل سے باہر نکلے، ان دونوں نے اون کی شرٹ کے اوپر سکی جیکٹس پہن رکھی تھیں، جیف کی جیکٹ کا رنگ پیلا اور گریس کی جیکٹ کا رنگ نارنجی تھا، واٹر پروف سکی ٹراؤزر کے ساتھ انھوں نے سکی ساکس پہنے ہوئے تھے، پاؤں میں بوٹس اور ہاتھوں میں گلوز تھے، سر پر اونی ٹوپیاں بھی پہن رکھی تھیں جو گریس اپنے ساتھ لے کر آئی تھی، ان دونوں نے اپنے اپنے سنو بورڈز پکڑ رکھے تھے۔

کیا تم تیار ہو؟'' اس نے گریس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا جو اسے اس وقت برفانی گڑیا لگ رہی تھی۔

ہاں میں تیار ہوں!'' اس نے پرجوش آواز میں کہا اور اپنا سکی بورڈ نیچے رکھ دیا۔

ٹھیک ہے! تو آج ہم دل بھر کے اس برف کی وادی میں سیر کریں گے اور کل ہم کیمپنگ کے لئے پہاڑوں پر جائیں گے۔'' جیف کی بات پر اس نے سر ہلایا، اپنے اپنے سن بورڈ پر پیر رکھتے ہوئے ان دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ تھامے، گائیڈ کی آواز ان کے کانوں میں پڑی جو یہاں موجود تمام سیاحوں کو سکی کی ہدایات دے رہا تھا۔

اپنے گھٹنوں کو تھوڑا سا جھکا کر براہ راست اپنے پیروں کی سیدھ میں رکھیں اور

بورڈنگ کے دوران اسے ڈھیلا رکھیں تا کہ وہ بدلتے ہوئے خطوں کے ساتھ باآسانی گھومتے جائیں۔''

اپنی اپنی پوزیشن سنبھالتے ہوئے تمام سیاح اس کی ہدایات پر عمل کرنے لگے۔

نمبر ۲: اپنی پیٹھ سیدھی رکھیں اور اپنے بازو اور کندھے ڈھیلے چھوڑ دیں۔''

ان دونوں نے ایسا ہی کیا۔

نمبر ۳: سنو بورڈنگ کے دوران اپنا سر اوپر کی جانب رکھیں اور نیچے دیکھنے سے گریز کریں تا کہ آپ کے لئے متوازن اور کنٹرول میں رہنا آسان ہو جائے، زیادہ مشکلات کی صورت میں سکی گلاسز کا استعمال کریں، تمام سیاح اب اپنا سفر شروع کر سکتے ہیں۔''

اسی کے ساتھ اس نے زوردار سیٹی بجائی، آہستہ آہستہ آگے بڑھتے ہوئے ان دونوں نے اس سفید برف کی زمین پر پھسلنا شروع کر دیا، یہ تجربہ اپنے آپ میں کمال تھا، کھلا وسیع آسمان اور دور تک پھیلی سفید برف کی چادر آنکھوں کو بھلی لگ رہی تھی، ایک لمبی سانس کھینچ کر ان دونوں نے اس منظر کو اپنی اپنی آنکھوں میں مقید کر لیا۔

آہستہ آہستہ ان کی رفتار تیز ہوتی گئی اور کچھ دور جانے کے بعد گریس نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑوا لیا، اب وہ کسی سنو فیری کی طرح اونچی نیچی ڈھلوان کو پیچھے دھکیلتی ہوئی جا رہی تھی، وہ دھیمی مسکراہٹ چہرے پر سجائے اس کے آس پاس رہنے کی کوشش کر رہا تھا تا کہ اگر وہ گرنے لگے تو اسے سنبھال لے، اسے یوں لطف اندوز ہوتا دیکھ کر وہ زیادہ خوشی محسوس کر رہا تھا۔

وہ کئی گھنٹوں تک یوں ہی سنو بورڈنگ کرتے رہے، سورج اب غروب ہونے

کے قریب تھا، وہ تھک چکے تھے اور بھوک بھی محسوس ہونے لگی تھی، اس وقت وہ اپنے ہوٹل سے کئی کلومیٹر کے فاصلے پر تھے اور واپس جانے کے لئے انہیں مزید طاقت کی ضرورت تھی، گریس تھک ہار کر برف کی بنی ایک چھوٹی سے ڈھلوان پر بیٹھ گئی، ان دونوں کی پشت پر چھوٹے چھوٹے ٹریولنگ بیگ لٹکے ہوئے تھے جس میں کھانے پینے کا کچھ سامان رکھا تھا، اپنا بیگ اتارتے ہوئے اس نے بورڈ کو ایک طرف رکھا اور اس کے نزدیک بیٹھ گیا۔

تم کیا رکھ کے لائے ہو؟'' گریس نے اس سے پوچھا:

جو باکس تم نے میرے لئے بنایا تھا وہی رکھا ہے، باقی چیزیں تو تم نے نکلوا دی تھیں۔'' اس کے لہجے میں ہلکا سا شکوہ تھا، نہ جانے گریس نے اب کون سی نئی چیز بنائی تھی جو اسے بھگتنا تھی!

اچھی بات ہے! پرانا ٹن پیک کھانا کھا کھا کر تمہاری صحت کتنی خراب ہو چکی ہے؟ دن بہ دن سوکھتے جا رہے ہو، گھر کا بنا فریش کھانا کھاؤ گے تو طاقت بھی آئے گی اور صحت بھی اچھی ہوگی۔''

گریس کے مشورے پر اس نے ہلکا سا سر ہلا دیا، وہ اب کیا کہتا کہ اس کے ہاتھ کے بنے کھانے سے بہتر تو ٹن پیک پر گزارا کرنا ہے، کم از کم پیٹ تو بھر جاتا ہے۔

لنچ باکس کھولتے ہی اشتہا انگیز خوشبو چاروں اطراف پھیل گئی، جس نے ان کی بھوک کو مزید ہوا دی اور وہ پہلے سے زیادہ شدت سے جاگ اٹھی، اس باکس میں براؤنیز، فرائی چکن اور میکرونی تھی، ساتھ پلاسٹک کے چمچ رکھے تھے، وہ دونوں کھانے پر ٹوٹ پڑے۔

سورج غروب ہونے کے آخری مراحل میں تھا اور اس سفید برف پر اس کی آخری سنہری کرنیں پڑ رہی تھیں ، وہ دونوں چکن کا پیس توڑتے ہوئے اس منظر کو دیکھنے لگے، گریس کسی سحر میں جکڑے ہوئے بولی:

کہا جاتا ہے کہ سمندر میں ڈوبتے سورج کا منظر دیکھنا دنیا کا حسین ترین نظارہ ہے لیکن انسان کو ایک بار اس سفید وادی میں سورج کو غروب ہوتے ہوئے بھی ضرور دیکھنا چاہیئے، یہ آپ کی سانسیں روک دینے کی طاقت رکھتا ہے۔''

بے شک!'' میکرونی کو کانٹے سے اٹھاتے ہوئے وہ بولا:

تم نے میرے کھانے کی تعریف نہیں کی؟'' یک دم جیسے اسے یاد آیا، اس سوال پر وہ ہنس دیا۔

مطلب! تم اپنے منہ سے مجھے تعریف کرنے کا کہہ رہی ہو؟''

وہ شرمندہ ہو گئی لیکن اس شرمندگی کو چھپاتے ہوئے ڈھٹائی سے بولی:

بالکل! تمہارے پاس اور کوئی آپشن نہیں ہے۔''

اب کی بار وہ زوردار قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

چکن اور میکرونی بہت مزے کی ہے، البتہ ایک مشورہ دوں گا کہ بیکنگ کی کلاسز لے لو، یقین جانو اس میں کوئی برائی نہیں ہے۔'' براؤنی نما اس پتھر کو دیکھتے ہوئے وہ بولا:

گریس ایک بار پھر تپ چکی تھی۔

تم یہ بھی تو دیکھو کہ آٹھ گھنٹے ہو چکے ہیں اور ہم برفانی علاقے میں ہیں، جمیں گے نہیں تو کیا پگھلیں گے؟''

تو اس وقت کیا ہوتا ہے جب تم اوون سے فریش نکال کر مجھے پیش کرتی ہو؟ کیا تمہارے اوون میں بھی کوئی برفانی سسٹم لگا ہوا ہے؟'' اس نے گریس کو مزید تپاتے ہوئے کہا: آج اسے اس کا غصہ بالکل برا نہیں لگ رہا تھا بلکہ وہ اسے انجوائے کر رہا تھا۔

تم......تم انتہائی ناشکرے ہو، جب تمہیں یہ بھی نصیب نہیں ہوگا تو پھر پوچھوں گی، دیکھتی ہوں میرے علاوہ کون تمہیں پکا پکا کر کھلاتا ہے؟'' وہ منہ بسورتے ہوئے بولی:

ویل......ایسا چیلنج مت کرو، میرے چاہنے والوں کی تعداد کم نہیں ہے۔'' اس نے لنچ باکس بند کرتے ہوئے کہا اور ایک نظر اس کے بپھرے ہوئے چہرے پر ڈالی۔

اچھا؟ تمہیں کس نے کھلا دیا؟'' وہ مشکوک نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی:

مرینہ کے ہاتھ کے براؤنیز بڑے کمال کے ہوتے ہیں، ایسے جیسے منہ میں جاتے ہی گھل جائیں۔'' وہ تصور میں اس کے براؤنیز یاد کرتے ہوئے بولا: اب کی بار گریس کچھ کہے بغیر بیگ کندھے پر ڈالتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

ارے کہاں جا رہی ہو؟'' وہ بھی اس کے پیچھے اٹھ کھڑا ہوا، اس نے مڑے بغیر انتہائی نخوت سے جواب دیا:

تم اپنی اس مرینہ کے براؤنیز کے خیالوں میں گم یہیں بیٹھے بیٹھے جم جاؤ، میں واپس جا رہی ہوں۔''

یہ کہہ کر اس نے سنو بورڈ زمین پر رکھے اور ایک بار پھر برف میں پھسلتے ہوئے

اس سے دور جا پہنچی۔

گریس رکو!'' وہ بلند آواز میں اسے پکار رہا تھا اور ہنستا چلا جا رہا تھا۔

سورج مکمل طور پر غروب ہو چکا تھا اور اندھیرا ہر سو پھیلنے لگا تھا، سنہرے سورج کی جگہ اب رات کی چاندنی نے لینا شروع کر دی تھی، جلد ہی یہ چاندنی اس سفید زمین کی مانند پورے آسمان پر پھیلنے والی تھی۔

☆☆☆☆☆

مغرب کا وقت ہو چکا تھا، وہ فٹ بال اٹھائے اپنے اپنے گھروں کو جانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور کل اس مسئلے کو تفصیل سے بیٹھ کر حل کرنے کا فیصلہ کیا، ان لوگوں سے مصافحہ کرنے کے بعد وہ اب جبریل کے ہمراہ گھر کی طرف جانے والی گلی میں مڑ گیا۔

تم نے کیا سوچا پھر؟ کیا یہ ویڈیو پوسٹ کرو گے؟'' اس کے ساتھ چلتے ہوئے جبریل نے پوچھا:

میں کرنا چاہتا ہوں لیکن یہ خطرے سے خالی نہیں ہے اور اگر میں اس معاملے میں حکومت کی مدد لینا چاہوں تب بھی کوئی فائدہ نہیں ہے، ثاقب رضوی سے زیادہ تعلقات تو ہمارے نہیں ہو سکتے نا؟ اگر کسی اور کی ہی مدد لینا ہوتی تو وہ بھی لے سکتے تھے۔''

روحان کی بات سے اس نے اتفاق کیا۔

پھر؟ ہم اسے اکیلے تو نہیں ڈال سکتے، سو سوال پوچھے جائیں گے کہ آپ کو یہ ویڈیو کہاں سے ملی؟ کس نے دی؟ اگر نعیم درانی نے کیس کر دیا تو عدالت کے سامنے

ثاقب رضوی کا نام لینا پڑے گا جو وہ ہرگز نہیں چاہے گا، یوں ہم اس سب میں پھنس جائیں گے، یہ لوگ بہت طاقتور ہوتے ہیں۔“

جبریل کا گھر آچکا تھا، وہ دونوں رک گئے۔

ہمیں جو بھی کرنا ہے بہت سوچ سمجھ کر کرنا ہوگا، تب تک اس ویڈیو کے بارے میں کسی کو پتہ نہیں چلنا چاہیئے، ہمارے پیرنٹس کو بھی نہیں!“ روحان کی بات پر اس نے آہستگی سے سر ہلایا اور گھر کی ڈور بیل بجادی، اس کے اندر جاتے ہی وہ اپنے گھر جانے والی گلی میں مڑ گیا، کچھ دیر بعد وہ گھر کے قریب پہنچ گیا، جیب سے چابی نکالتے ہوئے اس نے کسی احساس کے تحت پیچھے مڑ کر دیکھا، ایک بار پھر اسے محسوس ہوا جیسے کسی کی گہری نگاہیں مسلسل اس پر جمی ہوں، گردن گھما کر چاروں اطراف دیکھنے کے بعد بھی اسے معمول کے اکا دکا لوگوں کے سوا کوئی دکھائی نہ دیا لیکن وہ اب بھی ان آنکھوں کی حدت کو اپنے چہرے پر محسوس کر سکتا تھا، کچھ تو تھا جو ٹھیک نہیں تھا۔

☆☆☆☆☆

رات کے ۸ بجے وہ اپنے ہوٹل واپس پہنچے، تھکن سے چور بدن کے ساتھ وہ نیند لینے کی غرض سے اپنے اپنے کمروں کی طرف بڑھنے لگے، یک دم انہیں کسی نے متوجہ کیا، وہ دونوں چونک کر پلٹے، پیچھے وہی گائیڈ کھڑا تھا جس نے صبح تمام سیاحوں کو ہدایات دی تھیں۔

ہیلو گائیز! رات بارہ بجے ہوٹل کے باہر ایک چھوٹا سا بون فائر ہے، کیا آپ لوگ اس میں شرکت کرنا چاہیں گے؟“

ان دونوں نے بخوشی اس میں شرکت کی حامی بھر لی، گائیڈ نے لسٹ میں ان کا

نام درج کیا اور انہیں جگہ کے بارے میں سمجھانے لگا جو یہاں سے پانچ، سات منٹ کے فاصلے پر موجود تھی۔

میں تب تک تھوڑا آرام کرنا چاہوں گا، تم مجھے وقت پر اٹھا دینا۔'' جیف یہ کہہ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگا کہ پیچھے سے گریس کی طنز بھری آواز سنائی دی:

نشہ کر کے مت سونا، ورنہ اس بار میں واقعی پانی کا جگ انڈیل دوں گی!'' اس دھمکی پر اس نے سرد آہ بھری، کبھی کبھی یہ عورت انتہائی خطرناک ہو جاتی تھی۔

☆☆☆☆☆

بارہ بجنے میں پانچ منٹ باقی تھے اور گریس اس کے سر پر کھڑی تھی، تیسری آواز پر وہ آنکھیں موندھے بستر پر اٹھ بیٹھا، چند لمحے تو اسے سمجھ ہی نہیں آیا کہ وہ کہاں ہے؟ آہستہ آہستہ سارے احساسات جاگنے لگے اور اسے یاد آنے لگا کہ وہ اس وقت اپنی زندگی کی سب سے حسین ٹرپ پر دنیا کی سب سے حسین عورت کے ساتھ آیا ہے، وہ جو اس کے دل کی واحد ملکہ ہے، گریس براؤن!

جلدی سے کپڑے تبدیل کر کے باہر آجاؤ، میں ویٹنگ ایریا میں انتظار کر رہی ہوں۔''

یہ جملہ اس کے کانوں سے ٹکرایا اور پھر وہ کرنٹ کھا کر اٹھ کھڑا ہوا، دس منٹ بعد وہ کپڑے تبدیل کر کے ویٹنگ ایریا میں موجود تھا جہاں گریس ٹانگ پر ٹانگ رکھے ریسٹ واچ کی طرف دیکھتے ہوئے اس کا انتظار کر رہی تھی، دھیمی مسکراہٹ چہرے پر سجائے وہ اس کے قریب آیا:

چلیں؟'' ایک کاٹ دار نگاہ اس کے چہرے پر ڈالتے ہوئے وہ خارجی

دروازے کی طرف بڑھ گئی، شاید وہ بون فائر کے لئے کافی پرجوش تھی اور اس کی وجہ سے لیٹ نہیں ہونا چاہتی تھی۔

یہ ہوٹل لکڑی کے ایک بڑے گھر کو تراش کر بنایا گیا تھا جو دس کمروں پر مشتمل تھا، آس پاس تمام ہوٹلز ایک ہی رنگ اور ڈیزائن کے بنے ہوئے تھے، یہاں آکر ہرگز ایسا محسوس نہیں ہوتا تھا جیسے وہ گھر سے تین سو کلومیٹر دور پہاڑوں کے درمیان ہوں، ریزرٹ نہ صرف آرام دہ تھے بلکہ انتہائی نفاست سے بنائے گئے تھے، اس میں ضرورت کا تمام سامان موجود تھا، سادہ ہونے کے باوجود یہ کسی فائیو اسٹار ہوٹل سے زیادہ پرسکون تھے، ان دونوں نے یہاں آکر یہ سیکھا تھا کہ کبھی انسان کو لگژریز کو خیرآباد کہہ کر قدرت سے قریب تر ہونے میں بھی تسکین تلاش کرنی چاہئے، کیونکہ اس احساس کا کوئی نعم البدل نہیں ہوسکتا۔

دس منٹ کی واک کے بعد وہ اس جگہ پہنچ چکے تھے جہاں بون فائر تھا، ایک گول دائرہ بنا تھا جس کے اردگرد لوگ بیٹھتے جارہے تھے، درمیان میں لکڑیوں کا ایک بڑا ڈھیر رکھا تھا جس میں آگ لگائی گئی تھی، آہستہ آہستہ آگ کے شعلے بلند ہورہے تھے اور ماحول کی خنکی کو کم کررہے تھے، بائیں طرف مزید لکڑیاں رکھی تھیں، لوگ وہاں سے ایک لکڑی اٹھاتے اور بون فائر میں ڈال دیتے، ایک شعلہ بلند ہوتا اور چٹخنے کی آواز فضا میں گونجتی، لوگ اس منظر کو انجوائے کررہے تھے، ان کے چاروں اطراف چیڑ، دیار، صنوبر اور جھاؤ کے درخت تھے، جن کی لمبی لمبی شاخیں نیچے کو گررہی تھیں، ہوٹلوں کے مالکوں نے ان درختوں میں خوبصورت فیری لائٹس لگائی تھیں جو رات میں چمکتے ہوئے جگنوؤں کی مانند لگ رہی تھی، وہ دونوں بھی اس گول دائرے میں جا کر

بیٹھ گئے۔

یہ سب کچھ کسی فیری ٹیل کی طرح لگ رہا ہے نا؟'' گریس نے لمبی سانس اندر کو کھینچتے ہوئے کہا:

بالکل! اورتم سنو فیری!'' وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرایا، اس کی بات پر گریس ہنس دی۔

تم جب بھی ان پہاڑوں پر آتے ہوتو مجھے سنو فیری سے تشبیہ کیوں دیتے ہو؟''

اس سوال پر اس نے ایک لمحے کو سوچا پھر بولا:

سنو فیری روشنی، طاقت، ہمت، عزم، ہمدردی اور خوبصورتی کی علامت ہوتی ہے اور میں نے ہمیشہ تمہارے اندر یہ تمام خصوصیات پائی ہیں۔''

گریس کا چہرہ یک دم سرخ ہو گیا، وہ بلش کر رہی تھی، اسے جیف کا یہ کامپلیمنٹ بے حد پسند آیا تھا، وہ اس کے سرخ چہرے کو دیکھ کر مسکرا دیا۔

تمہارا شکریہ!'' سر کو خم دیتے ہوئے گریس نے آہستگی سے کہا:

آگ کا شعلہ فضا میں بلند ہوا اور لکڑی کے چٹخنے کی آواز دوبارہ گونجی، کافی لوگ اب اکھٹے ہو چکے تھے، انہیں اب اسی گائیڈ کی آواز سنائی دی جس نے انہیں یہاں آنے کی دعوت دی تھی، اس کا نام نیٹ ''Nate'' تھا، وہ تمام سیاحوں کو اپنی جانب متوجہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا، ان دونوں کو اس کی توانائی اور جوش نے بے حد متاثر کیا تھا، وہ انتہائی ملنسار تھا، لوگوں کے متوجہ ہونے پر اس نے کہنا شروع کیا:

ہر سال ہم یہاں آنے والے تمام سیاحوں کو برف کی وادی میں انسان کی بقا کی جنگ کی ایک حیران کن کہانی سناتے ہیں جس کے بعد آپ اپنے اندر ایک نئی توانائی

محسوس کریں گے، یہ کہانی اس وقت زیادہ اثر انگیز ثابت ہوتی ہے جب آپ اسے ان بے رحم پہاڑوں کے درمیان بیٹھ کر سنیں اور تصور کریں:

تمام سیاح دلچسپی سے اسے سن رہے تھے:

یہ کہانی ہے اس پلین کریش حادثے کی جو آج سے کئی برس پہلے برف کی سفید وادی میں پیش آیا، یہ کہانی ہے سن 1972ء کے اس ہوائی جہاز کی جس میں پینتالیس لوگ سوار ہوکر ''Santiago'' جا رہے تھے۔'' نیٹ کے کہانی سنانے کا انداز بہت دلچسپ تھا، تمام سیاح سانس روکے اس حقیقی کہانی کو سن رہے تھے۔''

یہ جہاز جب اینڈس کے پہاڑی سلسلے کے اوپر سے پرواز کر رہا تھا تو پائلٹ کی کسی غلطی کی بدولت ایک بلند و بالا پہاڑ سے جا ٹکرایا، جس کے نتیجے میں جہاز کے پر اور پچھلا حصہ ٹوٹ کر فضا میں ہی بکھر گیا اور مسافروں سے بھرے جہاز کا درمیانی دھڑ گیارہ ہزار سات سو فٹ بلندی پر موجود ایک بے نام گلیشیئر پر جا کر گر گیا، جسے بعد میں ''آنسوؤں کا گلیشیئر'' نام دیا گیا، جہاز میں سوار کچھ مسافر تو موقع پر ہی ہلاک ہوجاتے ہیں اور باقی بچ جانے والے مسافر اپنی بقا کی جنگ لڑنا شروع کرتے ہیں جہاں ان کا سب سے بڑا دشمن میلوں دور تک برف کی چادر اوڑھے یہ پہاڑی سلسلہ تھا، جہاں ان کا جہاز گرا تھا۔''

اس کہانی نے انہیں اپنے اطراف سے بیگانہ ہوکر اس کے اندر ڈوب جانے پر مجبور کر دیا تھا!

بھوک، شدید سردی، برفانی تودوں اور بیابان میں بے یار و مددگار ہر وقت موت کے خوف میں ملوث ان مسافروں نے جہاز کے ٹوٹے ہوئے حصے کو اپنی پناہ گاہ

بنایا ہوا تھا، روزانہ وہ اس امید پر آسمان کی طرف دیکھتے رہتے کہ شاید آج کوئی ریسکیو ٹیم آئے اور انہیں یہاں سے آزاد کروا کر لے جائے، آہستہ آہستہ جہاز کے ''luggage'' میں موجود بچا کھچا کھانے پینے کا سامان بھی اب ختم ہونے لگا تھا، کئی مرتبہ انہوں نے ریسکیو ٹیم کے جہازوں کو اپنے سروں کے اوپر اڑتا دیکھا لیکن کوئی بھی سفید ایروپلین کو سفید برف کی زمین پر ڈھونڈنے سے قاصر تھا، پھر ایک دن یہ سلسلہ بھی رک گیا، شاید دنیا نے تسلیم کرلیا تھا کہ وہ مر چکے ہیں اور جو لوگ زندہ بچے بھی ہوں گے وہ اب تک ٹھنڈ اور بھوک سے مر چکے ہوں گے۔''

نیٹ سانس لینے کو رکا، لکڑی کے چٹخنے کی آواز ایک بار پھر سنائی دی، اس نے دوبارہ کہانی کو وہیں سے جاری رکھتے ہوئے کہا:

اب بقا کی کہانی شروع ہوتی ہے جس کا اہم کردار Roberto Canessa تھا جو اس وقت انیس سال کا میڈیکل کا ایک اسٹوڈنٹ تھا، اسے اکثر و بیشتر ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے دنیا اپنی رفتار کے مطابق چل رہی ہے اور ہم اس دنیا سے باہر کہیں پھنس گئے ہیں جہاں صرف ہمارے لئے وقت کی رفتار بھی سست پڑ چکی ہے اور کسی قسم کے وسائل بھی مہیا نہیں، دس دن کے بعد بالآخر وہ لوگ جہاز کا ریڈیو ٹھیک کرنے میں کامیاب ہو گئے جس کے بعد انہیں معلوم ہوا کہ تلاش بند کردی گئی تھی اور وہ سب مردہ تصور کر لئے گئے تھے۔

اس بات نے ان کی بچی کچی امید بھی توڑ دی، ریسکیو ٹیم کو واپس بلا لیا گیا تھا اور اب کوئی بھی ان کے تعاقب میں نہیں آنے والا تھا، روبرٹو کنیسا کا کہنا تھا کہ ''کس قدر عجیب سی کیفیت ہوتی ہے کہ ایک انسان اپنی زندگی کی جنگ لڑ رہا ہو اور باقی دنیا اسے

مردہ سمجھ کر آگے بڑھ جائے؟''

تمام کھانا ختم ہو گیا تھا اور وہ فاقوں پر آ گئے تھے، بالآخر کینیسا نے مشورہ دیا کہ ہمارے جو ساتھی مر چکے ہیں، ہمیں ان کا گوشت کھا کر خود کو زندہ رکھنا پڑے گا، کنیسا کا یہ مشورہ کسی کو پسند نہیں آیا کہ وہ کیسے اپنے ان دوستوں کا گوشت کھا سکتے ہیں جن سے وہ شدید محبت کرتے ہیں لیکن وقت گزرنے کے ساتھ انہیں بھی احساس ہو گیا کہ فی الوقت ان کے پاس کوئی دوسرا آپشن موجود نہیں ہے۔

دن گزرتے گئے، کینیسا اور اس کے بچے ہوئے ساتھی بہار کے موسم میں برف کے پگھلنے کا انتظار کر رہے تھے تو ایک اور برا حادثہ ان کے ساتھ پیش آیا، جب برف کے پگھلنے سے دو بڑے بڑے تودے پہاڑ کے اوپر سے گرے اور اس میں ان کے گیارہ ساتھی ہلاک ہو گئے، اس کے بعد آئے روز ان برفانی تودوں کے گرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا جو ان کے لئے ایک نیا چیلنج بن گیا تھا۔

اس دوران کینیسا اپنے اور اپنے ساتھیوں کا حسِ مزاح (sense of humour) برقرار رکھنے کی کوشش کرتا رہا تا کہ کوئی بھی ناامیدی کی دلدل میں نہ پھنسے، وہ کہتا ہے کہ ہم اپنی ہی حالت پر ہنستے رہتے اور یہ سوچتے تھے کہ دکھ کو کم کرنے کا سب سے بہترین حل یہی ہے کہ انسان تکلیف کو بھی ہنس کر بیان کرے، یہ آپ کو آگے بڑھنے کا باکمال حوصلہ عطا کرتا ہے۔''

بالآخر جب برف آہستہ آہستہ پگھلنے لگی تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم اپنی اس پناہ گاہ سے نکل کر پہاڑ کو عبور کر کے شہر کے لوگوں تک پہنچنے کی کوشش کریں گے، اس وقت تک ان کے سولہ ساتھی بچے ہوئے تھے جن میں سے تین لوگ ہر لحاظ سے چلنے کے

قابل تھے، کینیسا نے کہا کہ وہ جانتا تھا کہ پناہ گاہ میں بیٹھے رہنا اس پہاڑی سلسلے کو عبور کرنے سے زیادہ آسان کام ہے لیکن اپنے معذور ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہی میرے اندر عجیب سی طاقت بیدار ہوئی اور میں نے "victim" بننے کے بجائے "Hero" بننے کا فیصلہ کیا، دس دن کے ظالمانہ سفر کے بعد، جس میں کئی طوفانی جھکڑوں کا بھی سامنا کرنا پڑا، بالآخر وہ قریبی شہر Chille کی وادی تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے جہاں ان کا سامنا گھوڑے کی پشت پر سوار ایک آدمی سے ہوا جو کافی کوششوں کے بعد ریسکیو ٹیم کو اطلاع دینے میں کامیاب ہو گیا کہ اب بھی کچھ سروائیورز باقی ہیں جو ان کے منتظر ہیں۔

آخر کار انہیں اور ان کے باقی دوستوں کو بحفاظت شہر لایا گیا، ایک انٹرویو میں کینیسا کا کہنا تھا کہ میں اس بات پر شکر گزار ہوں کہ بالآخر میں اپنے دوستوں کو بچانے کے اس مشن میں کامیاب ہو گیا، ان 72 دنوں میں مجھے اپنے کندھوں پر ہاتھی کے جتنا بوجھ محسوس ہوتا تھا اور ایسا لگتا تھا جیسے یہ سب میری ذمہ داری ہیں۔"

اس سفر نے ان تمام سیاحوں کی زندگی بدل دی تھی، شہر واپس آنے کے بعد کینیسا نے میڈیکل کی پڑھائی مکمل کی اور ایک کامیاب Pediatric Cardiologist بن گیا، جس نے اپنی باقی زندگی انسانیت کی خدمت کے مشن میں گزار دی، کینیسا کا اس بات پر یقین ہے کہ جب کسی سے اس کا سب کچھ چھین لیا جائے اور اس کے پاس زندہ رہنے کے لئے کوئی امید باقی نہ بچے، تو ایسے وقت میں بھی اگر کسی انسان میں یہ فیصلہ کرنے کی صلاحیت ہے کہ وہ کیوں جینا چاہتا ہے؟ اور کس کے لئے جینا چاہتا ہے تو پھر اس سے مضبوط انسان کوئی نہیں ہو سکتا، اگر آج میں

زندہ ہوں تو لوگوں تک یہ کہانی پہنچی ہے، اس کہانی میں ان لوگوں کے لئے سبق ہے جو زندگی کے کسی بھی موڑ پر بے یار و مددگار پھنس جاتے ہیں اور وہ صرف اس وجہ سے اپنی زندگی ہار جاتے ہیں کیونکہ وہ موت کو قبول کر چکے ہوتے ہیں، انسان اس وقت تک نہیں ہار سکتا جب تک کہ وہ خود ہمت نہ ہار جائے۔ رابرٹو کینیسا کی کہانی یہ پیغام دیتی ہے کہ انسان محدود وسائل میں بھی اپنی سلاحیتوں کو استعمال کر کے جی سکتا ہے۔''

یہ کہہ کر وہ خاموش ہو گیا، تالیوں کی آواز چاروں طرف گونجنے لگی، وہ دونوں بھی نم آنکھیں لئے تالیاں بجا رہے تھے، یہ تالیاں صرف نیٹ کے لئے نہیں بلکہ روبرٹو کینیسا کی بہادری پر ''tribute'' کے طور پر بھی تھیں، آج بھی اس دنیا میں ایسے باہمت اور باضمیر لوگ زندہ ہیں جو انسانیت کی خدمت کو سرفہرست رکھتے ہیں۔

مجھے لگتا ہے کہ ماحول کچھ سوگوار ہو گیا ہے تو کیوں نہ ایک غزل پڑھ کے اسے بہتر کیا جائے۔'' نیٹ کی بات سے تمام سیاحوں نے اتفاق کیا۔

''ہمارے درمیان ایک مشہور شاعر البرٹ کرسٹروفر موجود ہیں جو آپ لوگوں کے لئے چند اشعار پڑھنا چاہیں گے۔''

ایک بار پھر تالیوں کی گونج میں ایک شخص کھڑا ہوا اور بون فائر کے نزدیک جا کر بیٹھ گیا، چہرے سے لگ بھگ چالیس سال کا معلوم ہوتا تھا، اس نے یہ نام پہلے بھی سن رکھا تھا، یہ ایک مشہور شاعر تھا جس نے انگریزی میں کئی نظمیں لکھی تھیں، وہ دلچسپی سے اسے دیکھنے لگا۔

ہوائیں سرد ہو جائیں یا لہجے برف ہو جائیں
ہم اس کی یاد کی چادر کو، خود پر تان لیتے ہیں

سنو درویش لوگوں کی، کوئی دنیا نہیں ہوتی

ملے جو خاک رستے میں، اسی کو چھان لیتے ہیں

البرٹ کی آواز میں گہرائی تھی جس نے ان کے دل مٹھی میں مقید کر لئے تھے، اس نے آہستگی سے گریس کا ہاتھ تھام لیا۔

وہ روٹھ جاتا ہے تو ہماری جان نکلتی ہے

یہ سانسیں جاری رکھنے کو، ہم اس کی مان لیتے ہیں

آخری فقرے پر وہ دھیما سا مسکرا دیا پھر گریس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا:

تمہیں نہیں لگتا کہ میں تمہاری ہر بات مان لیتا ہوں؟'' جواباً وہ ناک سکیڑتے ہوئے بولی:

اگر ایسا ہوتا تو تم وقت کی پابندی کرنا سیکھ چکے ہوتے!''

اس کے جواب پر وہ ہنس پڑا''بس اتنی سی بات؟ اگر وقت کی پابندی بھی کرنا سیکھ گیا پھر؟''

پھر؟ پھر کیا؟'' اس نے نگاہیں چرائیں۔

تو پھر یہ شعر میری حالت پر فٹ نہیں بیٹھے گا؟'' اس نے مسکراہٹ چھپاتے سنجیدگی سے پوچھا:

ہاں تو؟ تمہیں میری بات ماننی بھی چاہیے، آخر میں ایک سمجھدار، دور اندیش اور ذہین لڑکی ہوں، اس میں تمہارا اپنا ہی فائدہ ہے۔''

اب کی بار وہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا، یہ عورت واقعی بہت شاطر تھی، اس کے ہاتھ کوئی موقع آنے نہیں دیتی تھی۔

ایک بار پھر وہ دونوں اس محفل کی طرف متوجہ ہو گئے تھے جہاں سے اٹھ کر واپس جانے کو ان کا دل نہیں کر رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

اگلی صبح اس کی آنکھ جبریل کی کال سے کھلی، ہاتھ بڑھا کر اس نے سائیڈ ٹیبل سے فون اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔

روحان! میرے پاس بتانے کے لئے ایک اہم خبر ہے!''

اس کے لہجے میں تجسس تھا، وہ اٹھ بیٹھا اور آنکھیں مسلتے ہوئے بولا:

ہاں بتاؤ!''

نعیم درانی اس بار الیکشن کے لئے کھڑا ہو رہا ہے اور کیا تم جانتے ہو کہ وہ کس کے مقابل کھڑا ہو رہا ہے؟''

کس کے؟'' وہ اب بستر سے کھڑا ہو چکا تھا اور بغور اسے سن رہا تھا۔

ثاقب رضوی کے!''

واٹ؟'' یہ سن کر وہ بری طرح چونکا!

اس کا مطلب یہ ہے کہ۔۔۔۔۔۔

ثاقب رضوی تمہیں اپنے مفاد کے لئے نعیم درانی کے خلاف استعمال کرنا چاہتا ہے، اسی لئے وہ پچاس لاکھ کی رقم دینے کو تیار ہے۔'' جبریل نے اس کا ادھورا جملہ پورا کرتے ہوئے کہا:

یعنی وہ یہ سب کچھ عوام کی بھلائی کے لئے نہیں بلکہ اپنے مفاد کے لئے کر رہا ہے''

اسے ثاقب رضوی پر بے انتہاء غصہ آ رہا تھا، یہ سب کے سب ایک جیسے ہی تھے۔

میں نے تو تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ یہ امیر لوگ صرف اقتدار اور پیسے کے لالچی ہوتے ہیں، عوام کے ساتھ ان کی کوئی مخلصی اور ہمدردی شامل نہیں ہوتی ہے، اسی لئے تم اس کھیل کا حصہ نہ بنو اور پیچھے ہٹ جاؤ۔'' جبریل کی بات پر وہ ایک لمحے کو سوچ میں پڑ گیا، پھر بولا:

لیکن ہمارے ہاتھ ایک بہت بڑی خبر لگی ہے اور یہ ایک بہترین موقع ہے کہ ہم حکومتی سطح پر بیٹھے ان غداروں کا چہرہ بے نقاب کر سکیں، اگر ثاقب رضوی مجھے استعمال کرنا چاہتا ہے تو وہ اس کی نیت ہے لیکن ہمارا مقصد تو عوام کو حقیقت سے روشناس کروانا ہے نا!''

روحان میں تمہیں یہی مشورہ دوں گا کہ چھوٹے پیمانے تک تو ٹھیک ہے لیکن یہ کھیل کوئی بھیانک شکل بھی اختیار کر سکتا ہے، رہنے دو!'' وہ روحان کی بات سے متفق نہیں تھا۔

جبریل! اگر ہمیں واقعی معاشرے سے ان بے ایمان لوگوں کا پتہ صاف کرنا ہے تو ہمیں ہر اس شخص کے خلاف کھڑے ہونا ہوگا جو اس میں حصے دار ہے اور نعیم درانی ملک کے تعلیمی نظام کا ایک اہم شخص ہونے کے باوجود اس ڈرگ مافیا سپلائی چین کو سپورٹ کر رہا ہے، اگر یہ الیکشن جیت جاتا ہے تو مزید پاور میں آ جائے گا اور تم سوچو کہ نوجوان طلبہ کی زندگیاں مزید تباہ و برباد ہو جائیں گی، ہمیں کسی صورت اسے جیتنے نہیں دینا ہے!''

اس کا لہجہ مضبوط تھا جیسے وہ ارادہ کر چکا ہو کہ اس ثبوت کو ضائع جانے نہیں دے گا۔

پھر تمہیں ثاقب رضوی سے اپنی سیکیوریٹی کی گارنٹی لینا ہوگی ورنہ تم جانتے نہیں ہو کہ ان لوگوں کے تعلقات کس حد تک ہوتے ہیں؟''

ہوں!''اس نے اثبات میں سر ہلایا اور فون رکھنے لگا، یک دم جبریل کو کچھ یاد آیا:

اوہ ہاں! میں تمہیں بتانا بھول گیا کہ کل رزلٹ ہے جس کے سلسلے میں یونی ورسٹی جانا ہوگا۔''

جبریل کی اس بات پر اسے استنبول اسلامک سینٹر کا خیال آیا جس میں منتخب کئے جانے والے کینڈیڈیٹس کی لسٹ بھی اگلے ہفتے آنے والی تھی جس کے لئے انہیں اپنے تمام سرٹیفکیٹس یونیورسٹی سے وصول کر کے جلد سے جلد جمع کروانے تھے۔ یہ ہفتہ ان دونوں کے مستقبل کے لئے انتہائی اہمیت رکھتا تھا۔

صبح پک کرنے کی حامی بھرنے کے بعد اس نے فون رکھ دیا، کافی دیر وہ وہیں بیٹھا اپنے اگلے لائحہ عمل کو تشکیل دینے لگا، اس بات سے بے خبر کہ وہ اپنی زندگی کا سب سے خطرناک کھیل کھیلنے جا رہا ہے۔

☆☆☆☆☆

رات کو تین بجے بون فائر سے لوٹنے کے بعد اگلی صبح وہ دس بجے بیدار ہوئے، ناشتے کی غرض سے وہ اپنے اپنے کمروں سے باہر نکل آئے تھے، آج انہوں نے پہاڑوں پر کیمپنگ کے لئے نکلنا تھا، گریس سب سے اونچے پہاڑ پر جا کر کیمپ لگانا چاہتی تھی تا کہ وہاں سے رات کو چمکتے تاروں بھرے آسمان کا نظارہ کر سکے۔

کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے اس نے کروسنٹ توڑا اور بولی:

یاد سے کھانے پینے کا سامان اور سلیپنگ بیگز رکھ لینا، سردی سے بچنے کے لئے ایکسڑا جیکٹ بھی رکھ لینا، پچھلے سال تم کافی بیمار ہو گئے تھے۔'' اس نے تابعداری سے سر ہلا دیا۔

ہیڈ ٹارچ خریدی تھی تم نے؟ یاد ہے پچھلے سال ہم سب نے اندھیرے میں رات کاٹی تھی؟'' یک دم اسے یاد آیا۔

جواباً جیف نے اثبات میں سر ہلایا اور بولا: ''میڈم گریس! میری یادداشت اتنی بھی کمزور نہیں ہے۔''

کافی ختم کر کے وہ دونوں تیزی سے اٹھے اور اپنا سامان پیک کرنے کی غرض سے کمرے کی طرف بڑھ گئے، اس بار ان کے بیگ قدرے بڑے اور بھاری تھے، جس میں کیمپنگ کے لئے کافی سامان موجود تھا، ضرورت کے مطابق کھانے کی چیزیں رکھنے کے بعد وہ دونوں جانے کے لئے تیار تھے۔

ہوٹل کے وزٹنگ ایریا میں انہیں نیٹ دکھائی دے گیا جو کسی سیاح کو ضروری ہدایات دے رہا تھا، وہ دونوں اس کے قریب چلے آئے۔

ہائے! کیسے ہیں آپ؟'' جیف نے آگے بڑھ کر اس سے مصافحہ کیا، جواباً وہ خوشدلی سے ملا اور ان سے سروسز کے متعلق پوچھنے لگا:

سب کچھ پرفیکٹ ہے، آج ہم آئس کلائمبنگ اور کیمپنگ کے لئے نکل رہے ہیں، کیا آپ ہمیں گائیڈ لائنز دے سکتے ہیں؟''

جیف کے پوچھنے پر اس نے اثبات میں سر ہلایا اور انہیں سیفٹی گائیڈ لائنز دینے لگا:

ہوٹل کی گاڑی آپ لوگوں کو سیون اسپرنگ ایسٹ کوسٹ کی طرف چھوڑ کر آئے گی جہاں سے آپ لوگ ڈھائی ہزار فیٹ کا سفر طے کر کے پہاڑ کی بلندی پر پہنچیں گے جسے ”Peak elevation“ کہا جاتا ہے جہاں ہماری سب سے بہترین چیئر لفٹس آپ کی منتظر ہیں جو آپ کو ان خوبصورت پہاڑوں کا نظارہ آسمان سے کروائیں گی، وہیں ہمارے بیس کیمپ بنے ہوئے ہیں جو ہیلی کاپٹر کی مدد سے واپس آپ کو ایسٹ کوسٹ پر چھوڑیں گے اور ہوٹل کی گاڑی آپ کو دوبارہ یہاں لے آئے گی۔“

نیٹ کی بات سن کر وہ دونوں پر جوش ہو گئے اور اپنے سفر کے آغاز کے لئے تیار بھی!

کسی بھی قسم کی مشکل درپیش آئے تو ہمارے بیس کیمپ سے رابطہ کر لیجئے گا، بیسٹ آف لک!“

ایک بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ اس نے انہیں الوداع کہا اور دوسرے سیاح کی طرف متوجہ ہو گیا، وہ دونوں ہوٹل سے باہر نکل آئے جہاں گاڑی ان کی منتظر تھی۔

یہ ایک کھلی جیپ کی طرح تھی جسے موٹر کار کہا جاتا تھا، وہ دونوں اس میں بیٹھ گئے اور اب یہ موٹر کار انہیں ایسٹ کوسٹ کی طرف لے جا رہی تھی، پچھلے ہفتے یہاں شدید برف باری ہوئی تھی جس کے باعث ایک بار پھر پہاڑوں پر موٹی موٹی تہہ جم چکی تھیں، فی الوقت موسم صاف تھا، سیون اسپرنگ ماؤنٹین دنیا کے ان پہاڑوں میں سے تھے جہاں بلندی پر پہنچ کر کوئی درخت نہیں ملتا تھا، اس وجہ سے ان پہاڑوں سے دور دور تک نظارہ بالکل واضح دیکھا جا سکتا تھا، یہ اس کی خوبصورتی بھی تھی اور کمزوری بھی،

کیونکہ شدید برف باری کے دوران درختوں کی حفاظت نہ ہونے کے باعث یہاں قیام کرنا تقریباً ناممکن تھا اور اس دوران چیئر لفٹس سمیت تمام ماؤنٹین کلائمبنگ بند کروا دی جاتی تھی، ان لوگوں کی خوش قسمتی یہ تھی کہ فی الوقت برف باری کی کوئی پیشن گوئی نہیں تھی۔

کچھ دیر بعد وہ ایسٹ کوسٹ پر اتر چکے تھے اور اب اپنے اپنے بیگ سے کلائمبنگ کا سامان نکال رہے تھے۔

کیا تم تیار ہو؟ جیف نے اپنے سنو بورڈ برف کی زمین پر رکھتے ہوئے پوچھا:

بالکل!'' یہ کہہ کر اس نے جیف کا بڑھا ہوا ہاتھ تھاما اور پہاڑ پر چڑھنے کے لئے تیار ہوگئی، یہاں سے کچھ دور تک انہیں سنو بورڈنگ کرتے ہوئے جانا تھا، پھر پہاڑ پر کھونٹی اور سلنگ کی مدد سے چڑھنا تھا، یوں وہ اپنا ڈھائی ہزار فیٹ کا یہ سفر طے کرنے والے تھے۔

سورج اس وقت سروں پر پہنچ چکا تھا اور سفید برف پر اب سنہری چادر پھیل چکی تھی، اس کی حدت نہ ہونے کے برابر تھی، کل رات ٹیمپریچر 3- تک پہنچ گیا تھا لیکن اس وقت سردی کی شدت میں کچھ کمی تھی۔

اب پہاڑوں کا وہ سلسلہ شروع ہو گیا تھا جہاں انہیں اپنی کھونٹی اور سلنگز نکال کر کلائمبنگ کرنا تھی، جیف نے اپنے بیگ سے ایک مضبوط رسی نکالی اور اسے کھونٹی میں باندھ کر زور سے ہوا میں اچھالا اور برف میں اٹکا دیا، اس رسی کا دوسرا سرا اپنے پیٹ میں بندھے سلنگ سے ہک کر دیا، گریس نے بھی ایسا ہی کیا، ان کے ہاتھوں میں (Ice axe) بندھے ہوئے تھے جو ایک نوکدار سی شے تھی، جسے برف میں گھسا کر

اس کے سہارے اوپر چڑھا جاتا ہے، اسی طرح کی ایک نوکدار شے ان کے جوتوں کے آگے والے حصے میں بھی لگی تھی جسے (Crampons) کہا جاتا ہے، یہ بھی برف میں گھس کر توازن برقرار رکھنے میں مدد کرتی ہے، اب وہ دونوں رسی کی مدد سے اوپر چڑھ رہے تھے، یہ عمل اس وقت انتہائی خطرناک ہوجاتا ہے جب برف کافی نرم ہو لیکن اس وقت برف کی موٹی تہہ پہاڑوں پر جمی ہوئی تھی۔

وہ چند قدم لیتا پھر پیچھے مڑ کر گریس کی طرف دیکھتا، اسے خود سے زیادہ اس کی سلامتی کی فکر تھی، آہستہ آہستہ وہ پہاڑ پر چڑھتے ہوئے اوپر کی طرف جارہے تھے۔

کئی گھنٹے بیت چکے تھے اور سورج اب ڈھلنے کے قریب تھا، وہ Peak elevation سے چند فیٹ ہی دور تھے، گریس کو اپنی گرفت بنانا آچکی تھی اور اب وہ جیف سے کافی آگے پہنچ گئی تھی، وہ آہستہ آہستہ اس کے پیچھے پیچھے آرہا تھا، جیسے جیسے وہ پہاڑ کی چوٹی کی طرف بڑھ رہے تھے، راستہ مزید خطرناک ہوتا جارہا تھا، گریس نے کھونٹی (کیل) برف سے نکال کر آخری بار ہوا میں اچھالی اور چوٹی کے قریب اٹکادی، اس کا جسم بری طرح تھک چکا تھا اور اسے بھوک شدت سے محسوس ہونے لگی تھی۔

بس چند قدم دور'' خود کو حوصلہ دیتے ہوئے اس نے رسی کی مدد سے پہلا قدم اوپر بڑھایا لیکن اسے یہ احساس نہیں ہوسکا تھا کہ اس بار کھونٹی برف میں مکمل طور پر اٹک نہیں سکی ہے، اگلے ہی لمحے کھونٹی برف سے باہر نکل گئی، رسی چھوٹ گئی تھی، وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی اور نیچے کی طرف گرنے لگی۔

وہ جو ابھی اس سے کافی پیچھے تھا، اسے یوں نیچے گرتا دیکھ کر بری طرح چونکا!

جیف!'' وہ اب اس کے قریب سے گزرتے ہوئے نیچے کو گر رہی تھی، سیکنڈز کے ہزارویں حصے میں اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا، آئی ایکس گریس کی کمر سے بندھے سلنگ میں اٹک گیا اور یوں وہ مزید نیچے گرنے سے بچ گئی تھی، اگلے ہی لمحے گریس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی اور اپنے حفاظتی آلات کی مدد سے ایک بار پھر برف کے پہاڑ پر خود کو روکے رکھنے میں کامیاب ہوگئی، اس کی کھونٹی کچھ دور ہی برف میں اٹکی ہوئی تھی جسے جیف نے رسی کی مدد سے کھینچا اور ہوا میں اچھال کر کامیابی سے چوٹی کے نزدیک گاڑ دیا۔

جیسے تیسے ان دونوں نے اپنا باقی سفر مکمل کیا اور بالآخر پہاڑ کی بلندی تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئے۔

☆☆☆☆☆

وہ دونوں یونی ورسٹی کے اندر داخل ہوئے، دو ماہ بعد اس جگہ کو دوبارہ دیکھ کر یک دم پچھلے چار سال کی یادیں تازہ ہونے لگی تھیں، کلیریکل آفس سے انہیں اپنا رزلٹ حاصل کرنا تھا اور پھر ضروری فارمز لینے کے بعد واپس لوٹنا تھا۔

آفس میں داخل ہوتے ہی انہیں ایک لمبی قطار دکھائی دی، وہ بھی اس قطار میں جا کر کھڑے ہوگئے، ایک گھنٹے بعد ان کا نمبر آیا اور ان دونوں نے اپنا اپنا انرولمنٹ کارڈ نکال کر پروفیسر کی طرف بڑھایا، کچھ دیر بعد وہ نتیجہ وصول کر کے باہر نکلے، اللہ کے فضل و کرم سے وہ ہر مضمون میں کلیئر تھے اور بہترین جی پی اے کے ساتھ پاس آؤٹ ہوئے تھے۔

آج تو جشن ہونا چاہئے!'' جبریل نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا:

بالکل! لیکن پہلے باقیوں کے نتائج معلوم کرتے ہیں پھر اکھٹے پارٹی کریں گے۔'' روحان کی بات پر سر ہلاتے ہوئے وہ اس کے ہمراہ کلیریکل آفس سے باہر نکلا، کچھ دور ہی انہیں شہر یار کھڑا دکھائی دے گیا، وہ بھی تمام مضامین میں کلیئر تھا۔

احمد کا پتہ ہے تمہیں؟'' جبریل نے پوچھا، جواب میں اس نے نفی میں سر ہلایا اور کہا:

چلو پتہ کرتے ہیں!''

پہلے تم دونوں اپنے ڈاکومنٹس حاصل کرلو، پھر باقیوں کو ڈھونڈ لینا۔'' روحان کی بات پر سر ہلاتے ہوئے وہ پرنسپل آفس کی طرف بڑھ گئے۔

دو گھنٹے کی انتھک محنت کے بعد وہ تمام چیزیں اپنے ہمراہ لئے آفس سے باہر آچکے تھے، انہیں معلوم ہوا تھا کہ باقی سب بھی اچھے نمبروں سے پاس آؤٹ ہو چکے ہیں، چار سال کی محنت بالآخر رنگ لائی تھی اور ان کے ماں باپ کا خواب پایہ تکمیل کو پہنچا تھا۔

روحان کہاں ہے؟'' یک دم جبریل کو احساس ہوا کہ وہ ان کے درمیان نہیں ہے۔

اس کے کسی کاغذات کا مسئلہ آرہا تھا تو وہ پرنسپل آفس گیا ہے۔'' شہزاد نے اسے بتایا۔

چلو ہم لوگ باہر نکلتے ہیں، تب تک وہ بھی آجائے گا۔'' احمد نے مشورہ دیا، وہ سب اب آہستہ آہستہ چلتے ہوئے ایک دوسرے سے ٹریٹ کا مطالبہ کرتے خارجی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

☆☆☆☆☆

وہ پرنسپل آفس سے باہر نکلا، کاغذات کا مسئلہ حل ہو چکا تھا، اس کے پاس اب سارے ڈاکومنٹ تھے جنہیں استنبول اسلامک سینٹر میں جمع کروانا تھا، اس چکر میں وہ کافی لیٹ ہو چکا تھا، ایک نگاہ اس نے گراؤنڈ پر ڈالی لیکن اسے دور دور تک کوئی دکھائی نہیں دیا، شاید وہ سب جا چکے تھے۔

گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے وہ آگے بڑھا ہی تھا کہ یک دم کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا، اس کے قدم وہیں رک گئے اور وہ پیچھے کی طرف گھوما، پروفیسر سلمان رشدی اس کے سامنے کھڑے مسکرا رہے تھے۔

کیسے ہیں آپ روحان بن حیدر؟ پاکستانی عوام کے سپر ہیرو!'' انداز طنزیہ تھا اور مسکراہٹ گہری!

میں ٹھیک ہوں سر! آپ کیسے ہیں؟'' اس نے مروتاً پوچھا اور جلد سے جلد جان چھڑا کر یہاں سے جانا چاہا۔

میں تو خوش باش اور پرسکون ہوں، البتہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تم سکون میں نہیں ہو!''

اس بات پر وہ دھیما سا مسکرایا اور بولا:

میں کیوں سکون میں نہیں ہوں گا سر؟ آخر میں نے ان لوگوں کا سکون برباد کر دیا ہے جو میرے پیارے وطن کو چند کوڑیوں کے عوض برباد کر رہے ہیں۔''

اس جملے پر انہیں اندر تک آگ لگی گئی لیکن وہ بظاہر مسکراہٹ کو برقرار رکھتے ہوئے وہ بولے:

یہ تمہاری غلط فہمی ہے کہ تم نے ان لوگوں کا سکون برباد کر دیا ہے، بہت جلد تمہاری یہ غلط فہمی بھی دور ہو جائے گی کیونکہ یہ لوگ تمہاری سوچ سے بھی زیادہ طاقتور ہیں!''

اس کا مفہوم تو وہ نہیں سمجھ سکا البتہ بات کو مزید طول دینے کے بجائے اس نے وہاں سے جانے میں ہی بہتری سمجھی۔

چلیں سر میں چلتا ہوں، امید ہے کہ آپ بھی اپنے اس سکون کو برقرار رکھنا چاہیں گے۔''

یہ کہہ کر وہ خارجی دروازے کی طرف بڑھ گیا، وہ پیچھے سے دانت پیستے ہوئے منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے رہ گئے۔

سمجھتا کیا ہے خود کو، قد نکلا نہیں اور میرے مدِ مقابل کھڑا ہونا چاہتا ہے؟ اسے منہ کے بل نہ گرایا تو میرا نام بھی سلمان رشدی نہیں!

ان کی گہری نگاہیں دور تک اس کا تعاقب کرتی رہیں!

☆☆☆☆☆

وہ دونوں اب ''Peak elevation'' پر پہنچ چکے تھے، یہاں سے کھڑے ہو کر انہوں نے دور تک ایک نگاہ ڈالی، جس طرح سمندر کے وسط سے ساحل دکھائی نہیں دیتا اور لگتا ہے کہ انسان کبھی کنارے پر نہیں پہنچ پائے گا ویسے ہی انہیں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس سفید وادی کا کوئی اختتام ہی نہیں ہے۔

واؤ!'' گریس اس کے برابر آ کر کھڑی ہو چکی تھی اور گہری سانس لیتے ہوئے اس منظر کو اپنی آنکھوں میں مقید کر رہی تھی۔

تم ٹھیک ہونا؟'' اس نے فکرمندی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا:

ہاں! میں ٹھیک ہوں، مجھے بچانے کے لئے تمہارا بہت شکریہ! ورنہ اس وقت میں ہزاروں فیٹ نیچے زمین میں دھنس کے مرچکی ہوتی۔''

یہ بات اس نے ہنستے ہوئے کہی تھی لیکن وہ تصور کرکے ہی ہل گیا، گریس کے بغیراس کی زندگی کچھ بھی نہیں تھی اور وہ اتنے آرام سے موت کا ذکر کررہی تھی۔

کیا ہوا،تم خاموش کیوں ہوگئے؟'' اسے سوچ میں گم دیکھ کروہ پوچھنے لگی:

اونہوں......تم نے اتنے آرام سے یہ بات کہہ دی، اس بات سے قطع نظر کہ مجھے کتنی تکلیف ہوسکتی ہے؟'' جیف کے لہجے کی سنجیدگی محسوس کرتے ہوئے وہ مدھم مسکراہٹ کے ساتھ بولی:

تم میرے ساتھ ہونا،تو مجھے فکرکرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اب چلو!''

ساتھ ہی اسے بیگ سے پکڑ کر گھسیٹنے لگی، وہ آہستگی سے اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔

سورج غروب ہوچکا تھا اور وہ لوگ اپنا کیمپ لگانے کے لئے کوئی مناسب جگہ ڈھونڈ رہے تھے، ٹھنڈ میں اضافہ ہوتا جارہا تھا اور ہوا کا زور اب کافی بڑھ چکا تھا، چونکہ آس پاس کوئی درخت موجود نہیں تھا لہٰذا انہیں مناسب جگہ نہیں مل پارہی تھی۔

تمہیں پتہ ہے ان پہاڑوں میں غار چھپے ہوتے ہیں، جو صرف خوش قسمت کوہ پیماؤں کو دکھائی دیتے ہیں!'' گریس اس کا ہاتھ تھامے آہستگی سے قدم بڑھاتے ہوئے بول رہی تھی:

اچھا؟ تو کیا تمہیں وہ کبھی دکھائی دیئے؟'' اس نے دلچسپی سے پوچھا:

نہیں! پہلے تو کبھی دکھائی نہیں دیئے لیکن اس بار ہم ڈھونڈنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔'' گریس کا مشورہ اسے پسند آیا لیکن اندھیرا پھیلنا شروع ہو گیا تھا، اس وقت ان کے لئے اپنے خیمے کو نصب کرنا سب سے ضروری تھا۔

ایک جگہ اونچی نیچی ڈھلوان تھی، ساتھ ہی برف کا ایک بڑا سا تودہ موجود تھا جسے سہارے کے طور پر استعمال کرتے ہوئے وہ یہاں پر اپنا خیمہ لگا سکتے تھے۔

ہمیں یہاں پر اپنا کیمپ لگانا چاہیے۔'' جیف نے اشارہ کرتے ہوئے کہا:

گریس نے اس کے ہاتھ کے اشارے کی جانب دیکھا، یہ جگہ اسے بھی بہتر لگ رہی تھی، ان دونوں نے اپنے کندھوں سے بیگ اتارے اور خیمہ گاڑنے کے لئے سامان نکالنے لگے۔

سامان نکالنے کے بعد انہوں نے مل کر اس جگہ کو صاف کیا اور اونچی نیچی برف کو سلیٹ کی مدد سے برابر کرلیا، اس کے بعد چاروں اطراف نوکدار لکڑی کے ٹکڑے 45 ڈگری اینگل کے مطابق گاڑ دیئے، وہ اب ٹینٹ کی رسی کو مضبوطی سے ان کے اوپر لپیٹنے لگا، گریس نے خیمے کی زمین پر ایک موٹی دری نما چادر بچھا دی تھی تا کہ زمین کی ٹھنڈک محسوس نہ ہو، سونے کے لئے ان کے پاس پولسٹر سلیپنگ بیگز موجود تھے تا کہ اگر رات کو تیز ہوا کا طوفان آ جائے تو وہ اس سے محفوظ رہ سکیں۔

رات کی تاریکی اس سفید ریگستان پر چھا چکی تھی اور وقت کے گزرنے کے ساتھ ہوا کی رفتار بڑھتی جا رہی تھی، وہ ٹینٹ کی حفاظت کے لئے چند لکڑیاں احتیاطاً زمین میں گاڑ رہا تھا تا کہ اگر ایک جگہ سے لکڑی اکھڑ جائے تو فوری طور پر ان کے پاس دوسرا آپشن موجود ہو، گریس خیمے میں روشنی کے لئے چھوٹی چھوٹی بیٹری لائٹس لگا رہی تھی جو

مضبوط تار کے اوپر لپٹی ہوئی تھیں۔

وہ کام ختم کر کے خیمے میں داخل ہوا تو کھانے کی بھینی بھینی خوشبو اٹھتی محسوس ہوئی، گریس اپنے ساتھ لائے ٹن پیک کو اوپنر کی مدد سے کھول رہی تھی، بھوک کی شدت ایک بار پھر بڑھ گئی اور وہ اس کی مدد کرنے کے لئے قریب آیا:

مجھے بتاؤ میں کر دیتا ہوں!'' اس نے گریس کے ہاتھ سے ایک ٹن لیتے ہوئے کہا اور اسے کھولنے لگا۔

میرے اندر طاقت بالکل ختم ہو چکی ہے، شاید اس لئے یہ نہیں کھل رہا۔'' وہ تھک ہار کر زمین پر بیٹھتے ہوئے بولی:

کوئی بات نہیں، یہ لو کھل گیا۔'' چیخ کی آواز کے ساتھ ٹن کھل چکا تھا۔

گریس نے کھانے کا انتخاب بہت سمجھداری سے کیا تھا، اس ٹن پیک میں فوری طاقت حاصل کرنے کے لئے مختلف قسم کے میوے، پینٹ بٹر، بادام، خشک پھل اور چیز کے ٹکڑے تھے، ان میں موجود پروٹین انہیں چاق و چوبند ہونے میں مدد دے گی، وہ مزے لے کر اسے کھانے لگے لیکن اس برفیلے موسم میں ایک چیز کی کمی جیف کو شدت سے محسوس ہو رہی تھی اور وہ تھی ''چائے!''

چائے کا انتظام بھی میں کر کے آئی ہوں۔'' یہ کہہ کر گریس اٹھی اور اپنے بیگ سے ایک چھوٹے سائز کا سلینڈر نکالا جو عمومی طور پر کوہِ پیماؤں کے پاس موجود ہوتا ہے، اسے ''Camping Stove'' بھی کہا جاتا ہے، اسی کے ساتھ اس نے چھوٹی سی کیتلی نکالی جس کے اوپر ڈھکن موجود تھا، کیتلی کے اندر چند ٹی بیگز اور خشک دودھ رکھا ہوا تھا۔

اس نے پانی کی بوتل سے تھوڑا سا پانی ڈالا اور پھر رک کر جیف کی طرف دیکھا جو اسے ستائشی انداز میں دیکھ رہا تھا، شاید اسے یقین نہیں تھا کہ گریس اتنی سمجھدار بھی ہوسکتی ہے!

مجھے برف لا کر دو۔''

برف؟''اس نے ناسمجھی سے پوچھا:

ہاں برف، چائے بنانے کے لئے!'' گریس کے کہنے پر وہ اٹھا اور پلاسٹک کی پلیٹ میں برف بھر کر لے آیا، یہ برف گریس نے کیتلی میں ڈال دی اور سلینڈر کی مدد سے اسے جلایا، آہستہ آہستہ پانی پگھلنا شروع ہوا اور چائے کا رنگ نکلنے لگا۔

واہ، سمجھدار ہو!'' جیف نے ستائشی انداز میں کہا:

پندرہ منٹ کے طویل انتظار کے بعد بالآخر چائے پینے کے قابل ہو چکی تھی، گریس نے ڈسپوزیبل کپس میں اسے نکال لیا اور وہ دونوں خیمے سے باہر بنی ایک چھوٹی سی ڈھلوان پر آ کر بیٹھ گئے۔

نہ جانے یہ رات کا کون سا پہر تھا؟ آسمان ستاروں سے بھرا ہوا تھا اور ان کے درمیان چودھویں کا پورا چاند اپنے بھرپور انداز میں جگمگا رہا تھا، گرم گرم چائے اپنے اندر اتارتے ہوئے وہ اس منظر میں کھوئے ہوئے تھے۔

یہ دنیا کس قدر حسین ہے نا جیف؟''

بہت زیادہ! لیکن بدقسمتی یہ کہ انسان اس کی خوبصورتی سے ناواقف ہے۔'' وہ ہنوز آسمان کو تکتے ہوئے بولا:

انسان اپنے ہاتھوں سے اس کی خوبصورتی کو ختم کر رہا ہے، نت نئی دریافت کے

پیچھے اندھادھند بھاگتے انسانوں کواس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ ماحولیاتی آلودگی اس دنیا کی خوبصورتی کو کیسے کھارہی ہے؟ پہاڑوں سے لے کر سمندروں تک ہر شے موسمیاتی تبدیلی کے باعث اپنا اصل کھورہی ہے۔''

جیف کی اس بات پر اس نے افسردگی سے سر ہلایا:

تم ٹھیک کہہ رہے ہو، ہماری دنیا ویسی نہیں رہی جیسی آج سے سو سال پہلے تھی، نیچر تیزی سے ختم ہورہا ہے اور مصنوعیت پھیلتی جارہی ہے، مجھے آج تک سمجھ نہیں آتا کہ انسان کو درختوں سے زیادہ بلڈنگوں سے محبت کیسے ہوسکتی ہے؟''

اس بات پر وہ دھیما سا ہنس دیا:

تمہیں پتہ ہے گریس قدرت کو نیچر کیوں کہتے ہیں؟ نیچر کے معنی ہیں فطرت، یہ درخت اور پودے، یہ دریا اور سمندر، یہ پہاڑ اور جنگلات، یہ وادیاں اور آبشار، یہ ہماری فطرت ہیں، انہیں ختم کرکے ہم اپنی فطرت کو ختم کررہے ہیں، اس کی جگہ ہم ان چیزوں کو بناتے جارہے ہیں جو ہمیں ایک مصنوعی زندگی کی طرف دھکیل رہی ہیں، جس میں آسانیاں تو بہت ہیں لیکن سکون کبھی بھی نہیں ہوسکتا!''

وہ سانس لینے کو رکا اور گریس کی طرف دیکھا جو اسے انہماک سے سن رہی تھی، پھر اپنی بات جاری رکھتے ہوئے بولا:

تم غور کرو تو شہری زندگی بہت فاسٹ فارورڈ ہے اور چند دنوں بعد ہمیں اپنے کندھوں پر عجیب سا بوجھ محسوس ہونے لگتا ہے، دماغ الجھنے لگتا ہے اور اس بے چینی کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی لیکن جب انسان کچھ وقت نکال کر اپنی فطرت سے قریب ہونے کے لئے ان پہاڑوں اور وادیوں میں زندگی گزارنے آتا ہے تو اسے سکون محسوس ہوتا

ہے، سوچنے کا موقع ملتا ہے اور مثبت خیالات جنم لیتے ہیں، اسی وجہ سے لکھاری اور شاعر عمومی طور پر ایسی جگہوں پر رہنا پسند کرتے ہیں جو فطرت سے قریب ہوں تا کہ وہ خیالات کو تخلیقی شکل دے سکیں، تخلیق کا تعلق بھی فطرت سے ہی ہے اور الفاظ اس دنیا کی بہترین تخلیق ہیں۔''

گریس نے اپنا سر اثبات میں ہلایا اور بولی:

میں تمہاری بات سے متفق ہوں، ہر سفر انسان کو تبدیل کرتا ہے جس کے بعد انسان پہلے جیسا نہیں رہتا، پہاڑ سر کر کے انسان کو معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ چاہے تو یہ مضبوطی اپنے اندر بھی پیدا کر سکتا ہے کیونکہ وہ اس دنیا کی سب سے عظیم مخلوق ہے، ان مضبوط پہاڑوں سے بھی زیادہ عظیم!''

ستارے اب آسمان کو مکمل طور پر ڈھانپ چکے تھے، یہ نظارہ شہر سے کرنا ناممکن تھا جس میں ایک بہت بڑا ہاتھ آلودگی کا بھی تھا، یہاں آب و ہوا صاف تھی جس کی وجہ سے انہیں یہ نظارہ دیکھنے کا موقع ملا تھا۔

یہ ستاروں بھرا آسمان کتنا حسین لگ رہا ہے نا جیف؟'' چند لمحوں بعد اس نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا:

بہت! ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میں ایک خلا باز ہوں جو خلا میں کہیں کھو گیا ہو!''

کاش کہ وقت یہیں تھم جائے اور رات کبھی نہ گزرے!'' گریس اس کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے آہستگی سے بولی:

اس لمحے اسے محسوس ہوا جیسے یہی وہ وقت ہے جب اسے گریس کو اپنے دل کے حال سے آگاہ کر دینا چاہئے، شاید مزید انتظار اسے ہمیشہ کے پچھتاووں میں ڈبو دے

گا لیکن وہ باوجود کوشش کے اپنے اندر ہمت جمع نہیں کر پا رہا تھا، کیا ہوگا اگر گریس نے اسے انکار کر دیا؟ کیا پھر وہ یہ دوستی بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کھو دے گا؟ کیا ہوگا اگر گریس نے آگے سے یہ کہہ دیا کہ وہ کسی اور کو پسند کرتی ہے؟ اور کیا وہ آرتھر بھی ہو سکتا ہے؟

اس سے آگے وہ سوچنا نہیں چاہتا تھا، ایک بار پھر خدشات نے اسے اپنے گھیرے میں لے لیا لیکن اس وقت وہ اس کے قریب تھی اور بے حد خوش تھی، کیا پتہ وہ اس کی بات کا برا نہ منائے؟ لیکن اگر برا منا لیا؟ اور اگر میرے اظہار کرنے سے اس کا یہ ٹرپ بھی خراب ہو گیا تو؟

وہ اسی کشمکش میں ڈوبا ہوا تھا کہ گریس نے اسے کندھے سے ہلا کر جھنجھوڑا:

جیف سامنے دیکھو، کہاں کھو گئے ہو؟''

اس نے ہڑبڑا کر سامنے کی طرف دیکھا جہاں گریس اپنی انگلی سے اشارہ کر رہی تھی۔

ہوا کا ایک طوفان ان کی طرف تیزی سے بڑھ رہا تھا، سیکنڈز کے ہزارویں حصے میں وہ اٹھے اور اپنے خیمے کی طرف دوڑے، خیمہ ان سے کچھ ہی فاصلے پر موجود تھا، یک دم گریس کا پاؤں برف کے ایک ابھرے ہوئے پتھر سے ٹکرایا اور وہ منہ کے بل نیچے جا گری، جیف جو خیمے کے نزدیک پہنچ چکا تھا اس کی پکار پر پیچھے کی طرف پلٹا، طوفانی ہوائیں چلنا شروع ہو چکی تھیں اور وہ بری طرح برف میں دھنس رہی تھی، وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور نزدیک پہنچ کر اٹھنے میں اس کی مدد کرنے لگا، بالآخر وہ جیف کے سہارے دوبارہ کھڑی ہونے میں کامیاب ہو گئی، ابھی وہ اپنے خیمے کی

طرف بڑھ رہے تھے کہ یک دم ایک زوردار ہوا کا جھونکا ان دونوں سے ٹکرایا اور وہ دونوں اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکے اور تیزی سے ڈھلوان سے نیچے گرنا شروع ہو گئے۔ یہ اس پہاڑ کا دوسرا سرا تھا جو ڈھلوان کی طرح تھا، سیاح اس حصے پر سنو بورڈنگ کر کے تین ہزار فیٹ کا سفر طے کر کے واپس اپنے ایسٹ کوسٹ کی طرف لوٹتے تھے، وہ دونوں پھسلتے ہوئے نیچے کو گر رہے تھے اور اس بات سے ناواقف تھے کہ یہ طوفان انہیں کس نامعلوم وادی کی طرف دھکیل رہا ہے؟

☆☆☆☆☆

وہ کچھ دیر پہلے مغرب کی نماز پڑھ کر لوٹا تھا اور اس وقت اپنے کمپیوٹر کے سامنے بیٹھا ای میلز چیک کر رہا تھا، اس کی آنکھیں کسی اہم پیغام کی متلاشی تھیں، یک دم اس کی نگاہ اپنی مطلوبہ ای میل پر پڑ گئی جسے دیکھتے ہی اس نے تیزی سے ان باکس کھولا، جیسے جیسے وہ ای میل پڑھتا گیا، اس کے چہرے پر خوشی کے جذبات نمودار ہوتے گئے، یہ وہی میسج تھا جس کا وہ پچھلے دو ماہ سے منتظر تھا، اپروول میسج!

''روحان بن حیدر! آپ کو استنبول اسلامک سینٹر میں دو سالہ تربیتی کورس اور ٹریننگ پروگرام کے لئے منتخب کر لیا گیا ہے، آپ اپنے ڈاکومنٹس جلد سے جلد جمع کروا دیں تاکہ اگلے ماہ سے یہ پروگرام جوائن کر سکیں''۔

اسی کے نیچے ڈاکومنٹس کی ایک طویل فہرست لکھی ہوئی تھی، لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے اس نے ایک طرف رکھا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے اس کے دل کی سب سے بڑی مراد کو پورا کر دیا تھا، اس کے بعد وہ اٹھ کر سائیڈ ٹیبل کے قریب آیا اور اپنا موبائل فون اٹھا لیا، اسے یہ خوشخبری سب سے پہلے جبریل کو سنانا تھی، یقیناً اس کا نام

بھی آچکا ہوگا، یہ سوچ کر اس نے نمبر ڈائل کر دیا:

السلام علیکم!'' دوسری طرف سے فوراً ہی فون اٹھالیا گیا، شاید وہ بھی اس خوشخبری کو سنانے کے لئے اسے فون ملا رہا تھا، ایک لمحے کے توقف کے بغیر اس نے بے چینی سے پوچھا:

وعلیکم السلام! تم نے ای میل چیک کی؟''

ہاں کی ہے۔'' آگے سے قدرے مایوس کن لہجے میں جواب آیا:

تو؟''

اپروول نہیں آیا ہے، کہا ہے کہ اگلے ماہ منتخب ہونے والوں میں چیک کیجئے گا۔''

جبریل کی بات پر وہ کچھ افسردہ ہوگیا، اس سفر کو وہ جبریل کے ساتھ اکھٹا شروع کرنا چاہتا تھا لیکن شاید قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

تمہارا اپروول آیا؟'' اپنے لہجے کو نارمل کرتے ہوئے جبریل نے تجسس سے پوچھا:

ہاں! آگیا ہے۔''

واہ میرے دوست! مجھے بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ تمہارا خواب اپنی تکمیل کی طرف بڑھنا شروع ہوگیا ہے، تم میری بالکل فکر مت کرو، مجھے پورا یقین ہے کہ اگلے ماہ میرا بھی نام آجائے گا، تیاریاں شروع کرو، میں ہر لمحہ تمہارے ساتھ ہوں۔''

جبریل کی پرجوش آواز نے ایک بار پھر اس کے اندر کی خوشی کو جگا دیا:

لیکن میں تمہارے ساتھ جانا چاہتا تھا، اب مجھے پہلے جانا پڑے گا۔''

کوئی بات نہیں! چند دن سے کوئی فرق نہیں پڑتا، اس کے بعد ہم دونوں نے

اکھٹے ہی رہنا ہے پھر تم ہی بولو گے کہ کب جان چھوٹے گی اس سے؟'' جبریل ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا اور اس کا موڈ بہتر کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

کل ہمیں ایمبیسی جانا ہوگا، ویزا پراسس کے لئے، یہ معاملات جتنے جلدی حل ہوں، اتنا اچھا ہے۔'' اس کی بات سنتے ہی جبریل نے حامی بھر لی۔

ضرور کیوں نہیں! لیکن تم نے انکل آنٹی کو بتا دیا ہے؟''

نہیں! سب سے پہلے تمہیں بتایا ہے۔'' اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا:

تو پھر جاؤ اور یہ خوشی ان کے ساتھ بھی بانٹو، میں صبح سات بجے تمہیں پک کرنے آؤں گا اور مجھے ہر صورت ٹریٹ چاہئے، وہ بھی شہر کے سب سے مہنگے ریسٹورینٹ میں!''

جبریل نے دوٹوک انداز میں فیصلہ سنایا جس پر وہ ہنستے ہوئے بولا:

ہاں! شہر کے سب سے مہنگے ریسٹورینٹ کے قریب جو بھی ڈھابہ ہوگا اس سے کھلا دوں گا۔''

پھر میں یہ بات تمہارے سوشل میڈیا اکاؤنٹ سے پوسٹ کردوں گا کہ روحان بن حیدر دنیا کا سب سے کنجوس ترین آدمی ہے۔'' دھمکی آمیز لہجے میں کہتے ہوئے جبریل خود بھی ہنس پڑا۔

ٹھیک ہے بھائی! کھلا دوں گا، ویسے بھی اب سوشل میڈیا کا دور ہے تو تمہارا واقعی کوئی بھروسہ نہیں، پوسٹ کردیا تو میری ناک کٹ جائے گی۔''

کچھ دیر یوں ہی ایک دوسرے کو چھیڑنے کے بعد اس نے فون رکھا اور امی ابا کو یہ خوشخبری سنانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا، وہ نہیں جانتا تھا کہ اس بات پر ان کا کیا ردِعمل

ہو گا؟ لیکن اسے یقین تھا کہ وہ اس کے فیصلے پر خوش ہوں گے اور ہمیشہ کی طرح اس کے ساتھ کھڑے رہنے کو تیار ہوں گے۔

☆☆☆☆☆

وہ کافی دیر تک برف میں یوں ہی پھسلتے ہوئے نیچے کی طرف گرتے رہے، بالآخر ایک ابھرے ہوئے پتھر کے باعث وہ مزید نیچے گرنے سے بچ گئے لیکن انہیں اس بات کا اندازہ نہیں ہو رہا تھا کہ وہ اپنے خیمے سے کتنی دور نکل آئے ہیں؟ ہوا کا زور مزید بڑھتا جا رہا تھا اور دھند کے باعث انہیں زیادہ دور تک دکھائی بھی نہیں دے رہا تھا، ایسے میں یوں کھلے آسمان کے نیچے بیٹھے رہنا مناسب نہیں تھا۔

جیف! ہمیں کوئی جگہ ڈھونڈنی ہو گی جہاں ہم ہوا کے تھمنے کا انتظار کر سکیں۔''

گریس کی بات پر وہ اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے چاروں اطراف دیکھنے لگا، آج اسے احساس ہوا تھا کہ پہاڑوں کو بے رحم کیوں کہا جاتا ہے؟

گریس !تم میرا ہاتھ تھامے رکھنا، چاہے کچھ بھی ہو جائے میرا ہاتھ مت چھوڑنا'' یہ کہہ کر اس نے دھند میں ہی چلنا شروع کر دیا، اس امید کے ساتھ کہ شاید وہ ان خوش قسمت کوہ پیماؤں میں سے ہوں جنہیں پہاڑوں میں چھپے غار مل جاتے ہیں۔ اس برفیلی ہوا کے زور کو پیچھے کی طرف دھکیلتے ہوئے چلنا دنیا کا مشکل ترین کام تھا۔

جیف!'' یک دم گریس نے اسے متوجہ کیا، اس نے چہرہ گھما کر گریس کی طرف دیکھا جو اپنے بائیں جانب اشارہ کر رہی تھی، سامنے پہاڑ کے اندر ایک بڑا سا ہول تھا، جس میں دو آدمی بآسانی گھس سکتے تھے، شاید یہی وہ غار تھا جس کے بارے میں گریس نے بتایا تھا کہ یہ طوفان میں کوہ پیماؤں کو سہارا دینے کے لئے موجود ہوتے

ہیں لیکن انہیں ڈھونڈنا آسان نہیں تھا، وہ دونوں واقعی خوش قسمت تھے کہ انہیں یہ غار دکھائی دے گیا تھا۔

اگلے ہی پل وہ اس غار کی طرف دوڑے، گرتے پڑتے اور خود کو سنبھالتے ہوئے وہ غار کے نزدیک آ چکے تھے، یہ اندر سے کافی گہرا معلوم ہو رہا تھا، کچھ سوچے سمجھے بغیر ان دونوں نے اپنے قدم غار میں رکھ دیئے، تھوڑا دور چلنے کے بعد جب وہ طوفانی ہواؤں کی زد سے محفوظ ہو گئے تو انہیں احساس ہوا کہ یہ ایک طویل سرنگ ہے جس کے دوسرے سرے پر کوئی نامعلوم مقام ہو سکتا ہے یا شاید یہ سرا کسی دوسرے پہاڑ سے باہر کی طرف نکلتا ہو۔

ہمیں مزید آگے نہیں جانا چاہئے، یہیں پر بیٹھ کر ہوا کے تھمنے کا انتظار کرتے ہیں اور پھر باہر نکل کر اپنا خیمہ ڈھونڈتے ہیں۔'' گریس کے مشورے پر اس نے اثبات میں سر ہلا دیا، ان کے سروں پر ہیٹ تھی جس میں ٹارچ لگی ہوئی تھی، جیف نے ٹارچ کی مدد سے ایک نگاہ اس سرنگ پر ڈالی، یہ برف کی سفید سرنگ تھی جس میں کچھ اونچے نیچے پتھر پڑے تھے، یہ پتھر بھی برف کے تھے لیکن کافی مضبوط اور وزنی تھے۔

چلو ان پر بیٹھ جاتے ہیں۔'' اسے بیٹھتا دیکھ کر گریس بھی اس کے قریب ہی ایک پتھر پر بیٹھ گئی۔

ہمارے پاس ہمارا حفاظتی سامان بھی موجود نہیں ہے، اگر کوئی جانور نکل آیا تو ہم اپنی جان کیسے بچائیں گے؟'' وہ خوف زدہ اور پریشان تھی، یہاں چاروں طرف اندھیرا تھا جس کی وجہ سے وہ کسی بھی خطرے کا اندازہ نہیں لگا سکتے تھے۔

مجھے یقین ہے کہ یہ غار ان پہاڑوں کی طرح بے رحم نہیں ہوں گے، تم پریشان

مت ہو!'' اس نے اپنی پریشانی ظاہر کئے بغیر گریس کو تسلی دی، اگر انہیں معلوم ہوتا کہ کیمپ سے نکلنے کا یہ نتیجہ ہوسکتا ہے تو وہ کبھی اسے چھوڑ کر باہر نہ آتے۔

سارے دن کی تھکن کے باعث گریس کو اب شدید نیند آ رہی تھی لیکن وہ یہاں سو نہیں سکتی تھی، وہ دونوں اس وقت کئی ہزار فیٹ بلندی پر بغیر کسی آکسیجن سلنڈر کے موجود تھے، اس وقت نیند انہیں ہمیشہ کے لئے سلا سکتی تھی۔

یہ طوفان آہستہ آہستہ تھمنا شروع ہو رہا ہے، مجھے یقین ہے کہ یہ جلد مکمل طور پر تھم جائے گا، بس تب تک تمہیں جاگنا ہو گا گریس!'' وہ اس کی حالت کو بھانپتے ہوئے بولا: ساتھ ہی اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں تھام کر آہستہ آہستہ رگڑنے لگا۔

مجھے نہیں پتہ، ہماری زندگی میں دوبارہ یہ موقع آئے گا یا نہیں! جب ہم دونوں پوری دنیا سے غافل ایک دوسرے کے ساتھ پہاڑوں میں دوبارہ وقت گزار سکیں گے لیکن آج اگر ہمارے پاس یہ موقع ہے تو ہمیں ضائع نہیں کرنا چاہئے۔''

وہ اسے جگائے رکھنا چاہتا تھا، جس کے لئے ضروری تھا کہ وہ بولتی رہے اور وہ اسے بولنے پر اکساتا رہے۔

تم ٹھیک کہہ رہے ہو، نہ جانے یہ موقع پھر کبھی ملے یا نہ ملے!'' وہ ٹھنڈ سے اپنی ناک سکیڑتے ہوئے بولی:

تم مجھے اپنے بارے میں بتاؤ گریس! تمہارا اپنی زندگی کو لے کر کیا پلین ہے؟''

اس نے جان بوجھ کر ایسا سوال پوچھا جس سے وہ اپنے دماغ پر زور دے اور نیند کو وقتی طور پر بھول سکے، وہ سوچنے لگی، کچھ دیر بعد اس نے کہا:

یہاں سے جانے کے بعد ہم اپنی کہانی کو مکمل کریں گے، جیسے ہی ہمارے تمام

پزلز جڑ جائیں گے تو ہم اس کہانی کو دنیا کے سامنے پیش کریں گے اور وہ لوگ جنہوں نے انسانیت کا مذاق بنا رکھا ہے، انہیں بے نقاب کریں گے۔''

لیکن تم جانتی ہو کہ اس طرح ہماری جان بھی خطرے میں پڑ سکتی ہے، کیا تم نے سوچا ہے کہ ہم اپنی حفاظت کے لئے کیا کریں گے؟''

جیف کے اس سوال پر وہ ایک لمحہ کو سوچ میں پڑ گئی پھر بولی:

میرا یہ ماننا ہے کہ موت اٹل ہے، جتنا انسان موت سے دور بھاگتا ہے، اتنا ہی یہ اس کے قریب آتی ہے اور اسے ڈراتی ہے، جن لوگوں کے ہاتھ میں طاقت ہے وہ زندگی کے اتنے ہی زیادہ حریص اور موت سے اتنے ہی خائف ہیں لیکن اندر ہی اندر وہ بھی یہ بات جانتے ہیں کہ ایک دن انہیں بھی مرنا ہے، بے نام ونشان ہونا ہے، اسی لئے میں گریس فل اینڈنگ پر یقین رکھتی ہوں۔''

گریس فل اینڈنگ؟'' اس نے ابرو اچکاتے ہوئے سوالیہ انداز میں پوچھا:

ہاں، گریس فل اینڈنگ! جو سالہا سال لوگوں کو یاد رہے، گیدڑ کی موت پر جنگل سوگ نہیں مناتا لیکن ایک بہادر شیر کی موت پر اسے صدیوں یاد رکھتا ہے، میں بہادر شیر کی طرح مرنا چاہتی ہوں، جس نے انسانیت کی بقا کے لئے اپنی جان قربان کی ہو، اسی لئے اس کہانی کو دنیا کے سامنے لانے کے لئے مجھے اپنی جان کی بھی بازی لگانی پڑی تو میں لگاؤں گی۔''

آج سے پہلے اس نے گریس کے کئی روپ دیکھے تھے لیکن یہ روپ سب سے زیادہ پرکشش تھا، وہ ایک بہادر عورت تھی جس کے سامنے اس کی زندگی کا مقصد بالکل واضح تھا۔

مجھے تم پر فخر ہے گریس! تمہاری یہی سوچ تمہیں دوسری عورتوں سے ممتاز کرتی ہے۔

‘‘You are extraordinary full stop’’

گریس اس کے کامپلیمنٹ پر مسکرادی۔ مجھے یہ جملہ بہت پسند آیا، شکریہ مسٹر جیف!‘‘

جواباً اس نے سرکوخم دیتے ہوئے نوازش کہا:

اب تم بھی بتاؤ کہ تمہاری زندگی کا کیا مقصد ہے؟‘‘ گریس نے تجسس سے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا:

میری زندگی کا مقصد ایسی گریس فل عورت کو سپورٹ کرنا ہے۔‘‘ جیف کی اس بات پر وہ دونوں ہنس پڑے۔

تم فلرٹ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے نا؟‘‘

فلرٹ؟ تمہیں لگتا ہے کہ میں تم سے فلرٹ کرتا ہوں؟‘‘ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں!

تو پھر؟‘‘ گریس نے دلچسپی سے پوچھا:

میڈم گریس! میں آپ کے ساتھ فلرٹ نہیں کرتا بلکہ آپ کی دل سے تعظیم کرتا ہوں، جس انسان کا مقام آپ کی نظر میں قابلِ احترام ہو اس سے فلرٹ نہیں کیا جاتا، محبت کی جاتی ہے!‘‘

جیف کی بات وہ مکمل طور پر تو نہیں سمجھ سکی تھی لیکن اسے یہ جواب پسند ضرور آیا تھا۔

جیف!'' کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ بولی:

ہوں؟'' وہ اس کی طرف مکمل طور پر متوجہ تھا۔

یہ دنیا کتنی خوبصورت ہے نا؟ پھر انسان اسے کیوں تباہ کرنا چاہتے ہیں؟'' یہ سوال پوچھتے ہوئے اس کا لہجہ اداس ہو گیا تھا۔

سارے انسان نہیں، صرف چند لوگ ہیں جو شیطانی ذہن رکھتے ہیں، وہ اقتدار کی لالچ میں اسے تباہ کرنا چاہتے ہیں کیونکہ انہیں لگتا ہے کہ ان کے علاوہ کسی اور کو اس زمین پر رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں، یہ بات کوئی نئی نہیں ہے، ہر دور میں ایسے شر پسند انسان رہے ہیں جنہیں اپنے ایجنڈوں کی تکمیل کے لئے انسانیت کی تباہی مطلوب ہوتی ہے۔''

وہ گہری سانس بھر کر بولا، کاش کہ اس کے بس میں ہوتا تو وہ ان شر پسندوں کو ہی دنیا سے ختم کر دیتا!

لیکن اس سب میں ایک عام انسان کا کیا قصور؟ وہ تو اس بات سے ناواقف ہیں کہ امن اور سلامتی کے نام پر کس قسم کے ہتھیار بنا لئے گئے ہیں جو سوائے تباہی کے اور کچھ نہیں دے سکتے!''

آدھی رات بیت چکی تھی، نہ جانے وہ اس پہر یہ باتیں کیوں کر رہی تھی؟ لیکن کہا جاتا ہے کہ انسان رات کے اس پہر اپنے اصل میں موجود ہوتا ہے، یہ وہ وقت ہوتا ہے جب وہ اپنے ہر ڈر اور خوف کا اظہار سچائی کے ساتھ کر سکتا ہے۔

عام انسانوں کا قصور ان کی غفلت ہے، خدا نے سب کو سوچنے کی صلاحیت عطا کی ہے، ایک عام آدمی کبھی بھی اپنے معاشرے اور حالات کو لے کر سوال نہیں اٹھاتا،

جب سوال نہیں اٹھاتا ہے تو جواب بھی ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کرتا ہے، جو انسان اپنے آس پاس کے حالات پر سمجھوتہ نہیں کرتا وہ کسی نہ کسی جستجو کی تلاش میں رہتا ہے، یہی جستجو اسے سچائی کو دیکھنے کی طرف لے جاتی ہے۔''

گریس نے اس کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے سر ہلایا:

جیسا کہ ہم نے اس سسٹم پر اندھا یقین نہیں کیا بلکہ سوالات اٹھانے شروع کئے اور صرف ایک سی سی ٹی وی ریکارڈنگ ہمیں کہاں سے کہاں لے آئی؟''

بالکل!'' وہ آہستگی سے سر ہلا کر بولا: طوفان اب کافی حد تک تھم چکا تھا، اسے یقین تھا کہ جلد ہی موسم صاف ہوجائے گا اور وہ یہاں سے باہر نکل سکیں گے۔

☆☆☆☆☆

صبح کے سات بج رہے تھے اور وہ گاڑی لئے روحان کے گھر کے باہر موجود تھا، ہارن دینے کے چند منٹوں بعد وہ دروازہ کھول کر باہر آ گیا، اس کے ہاتھ میں ایک فولڈر تھا جس میں تمام ضروری کاغذات موجود تھے۔

دروازہ کھول کر وہ اندر بیٹھ گیا، اس کے بیٹھتے ہی جبریل نے گاڑی تیزی سے آگے بڑھالی۔

سلام دعا کے بعد اس نے سب سے پہلا سوال یہی پوچھا، جس کی اسے توقع تھی:

تم نے انکل آنٹی کو بتایا؟ کیا کہا انہوں نے؟''

ہاں! میں نے بتا دیا، جیسی مجھے امید تھی کہ وہ انکار نہیں کریں گے ویسا ہی ہوا لیکن عجیب بات یہ ہے کہ انہوں نے ذرا سی بھی مزاحمت نہیں کی، یسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ چاہ رہے ہوں کہ میں اس وقت پاکستان سے باہر چلا جاؤں، ابا نے یہ تک کہا کہ وہ

مجھے کسی اچھی جگہ اپلائی کرنے کا مشورہ دینے ہی والے تھے۔‘‘

کیا واقعی؟‘‘ جبریل نے حیرت سے پوچھا:

ہاں! مجھے بھی حیرت ہوئی تھی، خاص طور پر امی جان سے مجھے ہلکے پھلکے احتجاج کی امید تھی لیکن وہ خوشی خوشی راضی ہوگئیں اور کہا کہ مجھے جلد سے جلد ویز الگوا کر چلے جانا چاہئے۔‘‘

روحان کے خاموش ہونے پر اس نے پوچھا:

انکل تو چاہتے تھے کہ تم گورنمنٹ جاب کرو؟ انہوں نے کچھ نہیں پوچھا کہ تم کیوں اسلامک سینٹر جا رہے ہو؟‘‘

نہیں۔۔۔۔۔شاید ان لوگوں کو یہ ڈر ہے کہ اگر میں یہاں رہوں گا تو میری جان کو خطرہ رہے گا، اسی لئے وہ چاہتے ہیں کہ میں فی الوقت باہر چلا جاؤں لیکن جبریل میں نے ایک فیصلہ کیا ہے؟‘‘

کیسا فیصلہ؟‘‘ وہ چونکا!

الیکشن سے پہلے میں نعیم درانی کے خلاف یہ ویڈیو اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ سے پوسٹ کرنے جا رہا ہوں۔‘‘

گاڑی ایک جھٹکے سے رکی اور وہ دونوں اپنی سیٹ سے آگے کو ہو گئے، اگلے ہی لمحے روحان نے خود کو سنبھالتے ہوئے پوچھا:

یہ تم کیا کر رہے ہو؟‘‘

تم کیا کر رہے ہو؟ پاگل ہو گئے ہو؟ ثاقب رضوی تمہیں اور تمہارے سلوگن کو اپنے مفاد کے لئے استعمال کر رہا ہے۔‘‘ جبریل کو لگا جیسے وہ اپنا دماغ کہیں گرا آیا

ہے۔

میں جانتا ہوں کہ وہ کہیں سے بھی محب وطن نہیں ہے لیکن اس بات سے مجھے کیا فرق پڑتا ہے؟ میرا مقصد تو نعیم درانی جیسے غداروں کو بے نقاب کرنا ہے، چاہے اس کے لئے مجھے کسی بھی حد تک کیوں نہ جانا پڑے؟''

اور کیا ثاقب رضوی اس کے لئے تمہیں مکمل سیکیورٹی دینے کو تیار ہے؟''

جبریل نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا:

ہاں! اس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ مجھے مکمل سیکیورٹی مہیا کرے گا اور میرے گھر والوں کو بھی!''

روحان کے جواب پر بھی وہ مطمئن دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

دیکھو روحان! اگر تمہاری اس ویڈیو کو دیکھنے کے بعد پولیس نعیم درانی کو گرفتار بھی کر لیتی ہے اور تمہیں ثاقب رضوی مکمل سیکیورٹی بھی مہیا کر دیتا ہے، اس کے باجود خطرات ٹل نہیں جائیں گے، ان لوگوں کے بڑے تعلقات ہوتے ہیں، تمہیں میں نے پہلے بھی سمجھایا تھا کہ ہم نے کسی ایک انسان سے ٹکر نہیں لی ہے بلکہ پورے سسٹم سے ٹکر لی ہے اور اس کی جڑیں کہاں تک جاتی ہیں، اس بات سے بھی ہم ناواقف ہیں اور یہ چیز اس کھیل کو مزید خطرناک بنا سکتی ہے۔''

جبریل کی بات سے وہ متفق تھا لیکن اس کا ضمیر اسے یہ قدم اٹھانے پر بار بار مجبور کر رہا تھا۔

تم نے کبھی سوچا ہے کہ اگر میں صرف اپنی جان بچانے کی خاطر خاموش بیٹھ جاؤں، یہ ثبوت چھپا لوں اور نعیم درانی جیسے لوگ ہمارے نوجوانوں کا مستقبل داؤ پر

لگاتے رہیں تو کیا ہو گا؟ اس طرح تو ایک جان کی خاطر ہزاروں جانوں کا نقصان ہو گا، میں اتنا خودغرض کیسے ہو سکتا ہوں؟''

اس سوال کا جواب جبریل کے پاس نہیں تھا، وہ ایسے حالات میں پھنس چکے تھے جب دل اور دماغ میں ایک جنگ سی چھڑی ہوئی تھی، اس وقت اسے شدت سے ایسے رہنماء کی ضرورت تھی جو انہیں صحیح راستہ دکھا سکے لیکن اس نازک معاملے میں وہ کسی پر بھروسہ بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

اگر تم یوں ہی بیٹھے سوچتے رہو گے تو گاڑی کون چلائے گا؟ ہمیں وقت پر ایمبیسی پہنچنا ہے میرے دوست! ورنہ اپوائنٹمنٹ نکل جائے گا۔''

اس کے جھنجھوڑنے پر وہ جیسے ہوش میں آیا اور گاڑی ایک بار پھر اسٹارٹ کر کے ایمبیسی کی طرف موڑ لی۔

پریشان ہونے کے بجائے تم اپنے اس ثاقب رضوی کو فون کر لو، یوں ہمارا کام دس منٹ میں ہی ہو جائے گا۔''

جبریل کے اس طنز بھرے جملے پر وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا!

☆☆☆☆☆

طوفان اب تھم چکا تھا اور وہ دونوں غار سے باہر نکل آئے تھے، چاروں طرف نگاہ دوڑانے کے بعد جیف نے اپنی تھرمل پینٹ میں ہاتھ ڈال کر کوئی چھوٹی سی چیز باہر نکالی، یہ کمپاس تھا، صد شکر کہ یہ اس نے اپنے ساتھ رکھا تھا تا کہ کبھی بھی راستہ بھولنے پر وہ اس کی مدد سے واپس لوٹ سکیں۔

یہاں سے تین سو قدم کے فاصلے پر پیک ایلیویشن ہے جس کے بائیں جانب

ہمارا کیمپ موجود ہے، یہ فاصلہ اتنا زیادہ نہیں ہے، اگر ہم آہستہ آہستہ چلیں تو پہنچ جائیں گے۔''

گریس نے سر ہلایا اور اس کا بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا، آسمان پر آہستہ آہستہ نیلی روشنی پھیلنا شروع ہوگئی تھی جس سے معلوم ہو رہا تھا کہ صبح ہونے والی ہے، وہ پچھلے سولہ گھنٹوں سے مسلسل سفر ہی کر رہے تھے اور اس وقت بری طرح تھک چکے تھے لیکن اس ''سفید ریگستان'' میں کھو جانے کا خوف انہیں آگے بڑھنے پر مجبور کر رہا تھا، اس وقت اسے ''Roberto Canessa'' اور اس کے ساتھیوں کی تکلیف شدت سے محسوس ہو رہی تھی جو نہ جانے کتنا عرصہ بے نام گلیشیئر پر زندگی کی امید میں پھرتے رہے؟ کہ ایک دن ضرور کوئی انہیں بچانے آئے گا اور اس انتظار نے ایک ایک کر کے اس کے تمام ساتھیوں کی جان لے لی۔

جس لمحے وہ ہمت ہارنے لگتا تو کنیسا کی آواز کہیں دور سے سنائی دیتی :

جب انسان سے سب کچھ چھین لیا جائے، اس وقت بھی اس کے پاس یہ سوچنے کا موقع ہوتا ہے کہ وہ کیوں جینا چاہتا ہے اور کس کے لئے جینا چاہتا ہے؟ بس یہی وہ لمحہ ہوتا ہے جو اسے یا تو ہمیشہ کے لئے مایوسیوں کی دلدل میں پھینک دیتا ہے یا پھر ایک نئی زندگی عطا کر دیتا ہے!''

اسی کے ساتھ اس نے اپنے اندر ایک ہمت پیدا ہوتی محسوس کی، وہ جینا چاہتا تھا، وہ اس وقت تک جینا چاہتا تھا جب تک ان لوگوں کو منظرِ عام پر نہ لے آئے جنہوں نے انسانیت پر ظلم ڈھائے اور اس کے پیارے وطن کے ساتھ غداری کی ہے، آج سیون ہیون کے ان پہاڑوں پر جیف نامی شخص نے خود سے یہ عزم کیا کہ وہ اپنی آخری

سانسوں تک لڑے گا اور اپنا مقصد حاصل کرنے کے بعد ہی ابدی نیند سوئے گا، کیونکہ جس انسان کے عزائم پہاڑوں جتنے مضبوط ہوں، وہ اسے پورا کرنے کے لئے ضرور جیتا ہے!

☆☆☆☆☆

کئی گھنٹوں بعد وہ ایمبیسی سے باہر نکلے تو شدید تھک چکے تھے، اچھی خبر یہ تھی کہ اس کا ویزہ دس دن کے اندر آنے والا تھا، یہاں سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے لاہور فوڈ اسٹریٹ پر جانے کا فیصلہ کیا، صبح سے خالی پیٹ گھوم گھوم کر وہ نڈھال ہو چکے تھے، پاکستان میں کسی شریف بندے کے لئے بغیر کسی سورس کے سرکاری کام کروانا کسی جہاد سے کم نہ تھا۔

اس خواری کے بدلے آج مجھے تیری طرف سے ایک بہترین ٹریٹ تو ملنی چاہیے ،آخر میرا دوست بہت جلد لکھ پتی بننے والا ہے۔''

جبریل نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے شوخ لہجے میں کہا: اس کا اشارہ سمجھتے ہوئے روحان نے اسے گھورا اور بولا:

تو تمہیں لگتا ہے کہ میں ثاقب رضوی کی دولت پر گر گیا ہوں؟''

جواباً وہ زوردار قہقہہ لگا کر ہنس پڑا!

ویسے کچھ کہہ نہیں سکتے، پچاس لاکھ کوئی چھوٹی رقم ہے کیا؟''

چلو ٹھیک ہے پھر اس پچاس لاکھ میں سے پیشگی ہزار روپے کا کھانا آج آپ کو روحان بن حیدر کھلانے جا رہا ہے۔''

در فٹے منہ، ہزار روپے؟'' وہ ناک سکیڑ کر ناگواری سے بولا: اب کی بار روحان

ہنس پڑا۔

ان دونوں کی نوک جھونک چل ہی رہی تھی کہ یک دم اس کا فون بج اٹھا، آگے بڑھ کر اس نے ڈیش بورڈ سے فون اٹھایا تو وہاں ثاقب رضوی لکھا جگمگا رہا تھا۔

یاد کیا اور حاضر، سو سال عمر ہے جناب کی!'' جبریل کے طنز پر وہ سر جھٹک کر ہنس دیا، فون کان سے لگاتے ہوئے اس نے کہا:

السلام علیکم سر!''

دوسری طرف سے خوشگوار لہجے میں کہا گیا: ''وعلیکم السلام! روحان بیٹا! کیسے ہو آپ؟''

الحمدللہ! سر آپ سنائیں!'' جبریل نے اسے فون اسپیکر پر کرنے کا اشارہ کیا، وہ ان دونوں کی گفتگو سننے کے لئے بے تاب تھا۔

میں بالکل ٹھیک ہوں، ایمبیسی گئے تھے تو مجھے بتا دیتے، منٹوں میں کام کروا دیتا، خوار ہونے کی کیا ضرورت تھی؟'' اس بات پر ان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف حیرت سے دیکھا، اگلے ہی پل وہ اپنی حیرت چھپاتے ہوئے بولا:

نہیں سر کوئی بات نہیں، کام ہو گیا ہے!''

اظہر نے مجھے کال کر کے بتایا، وہ ایمبیسی میں سنیئر آفیسر ہے، میرا شاگرد رہ چکا ہے، اگر سرکاری معاملات میں بھی ثاقب رضوی تمہارے کام نہ آ سکے تو میرے ہونے کا کیا فائدہ؟''

فکرمندی سے کہے گئے اس جملے پر جبریل نے ناگواری سے سیل فون کی طرف دیکھا اور منہ ہی منہ میں بڑبڑایا:

کاش کہ تم واقعی نہ ہوتے!''

البتہ روحان سنجیدگی برقرار رکھے ان کی بات کا جواب دے رہا تھا:

چلو اچھی بات ہے، کل تک تمہارا ویزہ تمہاری ٹیبل پر ہوگا، کسی اور معاملے میں مدد چاہیئے تو وہ بھی بتاؤ؟''

ن۔۔۔نہیں سر! آپ کا بہت شکریہ، اتنا کافی ہے اور میں بس تعلیمی سلسلے میں ترکی جا رہا ہوں اور کوئی بات نہیں!''

اس نے بات ختم کرتے ہوئے کہا: وہ نہیں چاہتا تھا کہ ثاقب رضوی مزید کریدے اور اسے اپنے سوالوں میں الجھا دے۔

شکریہ کی کوئی بات نہیں ہے بلکہ احسان مند تو ہم آپ جیسے نوجوانوں کے ہیں جو اتنی کم عمر میں بھی ایسا جذبہ رکھتے ہیں، یہ ہمت تو ہم پچاس سال کے ہو کر بھی پیدا نہیں کر پائے جو آپ نے اس عمر میں کر لی ہے۔''

جبریل کے چہرے کے زاوئے مزید بگڑ چکے تھے، انہی باتوں سے اس نے روحان کا دماغ خراب کیا تھا اور وہ حب الوطنی کی خاطر اپنی جان تک داؤ پر لگانے کو تیار ہو گیا تھا۔

پھر آپ نے کیا سوچا ہے کہ ویڈیو کو کس طرح پوسٹ کریں گے؟'' بالآخر وہ اصل مدعے کی طرف آ گیا۔

اب آیا نا اونٹ پہاڑ کے نیچے!'' جبریل کے اس فقرے پر روحان نے اسے گھورا!

سر ویڈیو کو پوسٹ کرنے کے بعد آپ مجھے سخت سکیوریٹی مہیا کریں گے، پھر ہم

عوام کی مدد سے پولیس پر دباؤ ڈالیں گے کہ وہ نعیم درانی کو جلد سے جلد گرفتار کرلیں اور عدالت میں اس شخص کے خلاف کیس کیا جائے گا کہ انہیں اس اہم عہدے سے فارغ کیا جائے، ہمارے تعلیمی نظام کو ایسے غداروں کی قطعاً ضرورت نہیں۔''

روحان کی بات پر وہ بے حد خوش ہوئے، جیسے یہی ان کی زندگی کا اہم مقصد ہو۔

بے فکر رہو، تمہارے گھر کے باہر سیکیوریٹی تعینات کردی جائے گی اور جب تک نعیم درانی جیل نہیں پہنچ جاتا، تمہارے ساتھ ایک مسلح گارڈ ہر وقت موجود رہا کرے گا، تم بس ویڈیو کو پوسٹ کرنے کی تیاری کرو۔''

یہ کہہ کر اس نے فون رکھ دیا، روحان نے ایک نظر اپنے برابر بیٹھے جبریل پر ڈالی جو گاڑی چلاتے ہوئے فکرمندی سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا اور پھر دوبارہ ونڈا سکرین سے باہر دیکھنے لگ گیا۔

کیا تم نے فیصلہ کرلیا ہے؟'' وہ اب بھی چاہ رہا تھا کہ اسے اس قدم کو اٹھانے سے روک دے۔

ہاں!'' وہ ہنوز ونڈ اسکرین سے باہر دیکھتے ہوئے مضبوط لہجے میں بولا:

انکل آنٹی کو کیا بتاؤ گے؟ کیوں یہ سیکیورٹی تعینات ہے؟''

جب میں ویڈیو پوسٹ کروں گا تو وہ خود سمجھ جائیں گے۔'' اس نے نظریں چراتے ہوئے کہا:

اور وہ خوشی خوشی ان گارڈز کی جھرمٹ میں رہنے کو تیار ہو جائیں گے؟ آخر کو ان کے بیٹے نے پورے ملک کے غداروں کا صفایا کرنے کا مشن جو اپنے سر لیا ہے؟ اس نے طنزیہ لہجے میں کہا جس کا اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

روحان ہوش کرو، تمہاری نیت بے شک خالص ہے لیکن جنگیں کبھی بھی جذبات سے نہیں بلکہ لائحہ عمل سے جیتی جاتی ہیں۔'' وہ بے بسی سے بولا:

میرے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے، کیا تمہارے پاس ہے کوئی لائحہ عمل؟ اگر ہے تو بتاؤ؟'' اب کی بار وہ قدرے چڑ کر بولا:

ایک لمحے کے لئے جبریل نے سوچا، پھر بولا:

میرے پاس ایک پلین ہے!''

اس بات پر روحان چونکا اور گردن گھما کر جبریل کے سنجیدہ چہرے کی طرف دیکھنے لگا۔

کیا پلین ہے تمہارے پاس؟''

☆☆☆☆☆

روشنی اب چاروں طرف پھیل چکی تھی اور وہ چلتے چلتے کافی اوپر آ گئے تھے۔

جیف تم کمپاس نکالو اور دیکھو کہ ہم اس وقت کہاں ہیں؟ اور ہمارا کیمپ یہاں سے کتنا دور ہے؟''

گریس کی بات پر اس نے اثبات میں سر ہلایا اور جیب میں ہاتھ ڈال کر کمپاس باہر نکالا۔

ہم ''Peak Elevation'' کے نزدیک ہی ہیں، یہاں سے ہمیں بائیں جانب چند قدم اور چلنا ہے، امید ہے کہ پھر ہمارا خیمہ نظر آ جائے گا۔''

تمہیں یقین ہے کہ وہ وہاں پر موجود ہوگا؟'' گریس نے رات والے طوفان کو تصور میں لاتے ہوئے فکرمندی سے پوچھا:

میں نے اسے مضبوطی کے ساتھ لکڑی سے باندھا تھا، پھر اس کے درمیانی سروں کو بھی زمین میں لوہے کی کیل ٹھونک کر باندھ دیا تھا، امید ہے کہ وہ اڑا نہیں ہوگا۔''

جیف کی بات پر اسے کچھ تسلی ہوئی، ویسے بھی وہ اب اتنا تھک چکی تھی کہ مزید کسی نئی مصیبت کے لئے ذہنی طور پر تیار نہیں تھی۔

چلتے چلتے انہیں یک دم اپنا ٹینٹ دکھائی دے گیا جو سامنے ہی موجود تھا، ایک نئی زندگی نے ان کے اندر انگڑائی لی اور وہ تقریباً دوڑتے ہوئے اپنے ٹینٹ کے قریب پہنچے، گریس خیمے کی زپ کھولنے کے بعد اندر داخل ہوئی، وہ بھی اس کے پیچھے چلا آیا، اندر تمام سامان اپنی جگہ بحفاظت موجود تھا۔

پہلے کچھ کھا لیتے ہیں پھر آرام کریں گے۔'' جیف نے خالی پیٹ سے اٹھنے والی آوازوں کو محسوس کرتے ہوئے کہا:

کچھ دیر بعد وہ اپنے ٹینٹ کے اندر بیٹھے ٹن پیک فوڈ سے نبرد آزما تھے، یہ ابلی ہوئی سبزیوں کا سوپ تھا جو اس وقت انہیں کسی لذیذ شے سے بھی زیادہ بھلا معلوم ہو رہا تھا، سوپ پینے کے بعد انہوں نے اپنے ساتھ لائی جوس کی بوتلیں کھولیں اور غٹا غٹ ایک ہی سانس میں پی گئے۔ آج سے پہلے انہوں نے خود کو کبھی اتنا بھوکا اور پیاسا محسوس نہیں کیا تھا جتنا اس وقت کر رہے تھے، کھانا ختم ہوتے ہی ان پر نیند کا غلبہ ہونا شروع ہو گیا اور وہ ایک دوسرے کے کندھے پر سر رکھے نہ جانے کس لمحے گہری نیند میں جا ڈوبے؟

☆☆☆☆☆

گاڑی ایک ہوٹل کے نزدیک پارک کر کے وہ اندر داخل ہوئے، یہ لاہور پلازہ

کی مین اسٹریٹ پر بنا ایک نامور ریسٹورینٹ تھا، اے سی کی ٹھنڈی ہوا ان کے جسموں سے ٹکرائی، مارچ شروع ہو چکا تھا اور ٹھنڈ کا زور اب کافی کم ہو گیا تھا، قدرے مناسب جگہ دیکھ کر وہ دونوں کرسی کھینچ کر بیٹھ گئے، دوپہر کے بارہ بج چکے تھے، مینیو پر ایک نگاہ دوڑانے کے بعد روحان نے ان دونوں کے لئے یہاں کا اسپیشل پلاؤ آرڈر کیا، وہ عام نوجوانوں کی نسبت دیسی کھانے کو ہی ترجیح دیتے تھے، چائنیز اور اٹالین فوڈ ان کی زندگی میں کم و بیش ہی شامل تھا۔

تم پلین کے بارے میں بتا رہے تھے، کیا پلین ہے تمہارے پاس؟'' آرڈر سے فارغ ہوتے ہی روحان نے بے چینی سے پوچھا:

جبریل نے ایک نگاہ اپنے اطراف میں دوڑائی جہاں اس وقت اکا دکا لوگ ہی موجود تھے، پھر بولا:

میرے پاس ایک ایسا پلین ہے جس سے تمہاری جان بھی محفوظ رہ سکتی ہے اور سیکیوریٹی کی بھی ضرورت نہیں ہوگی۔''

وہ کیسے؟'' روحان کی آنکھیں سکڑ گئیں، وہ یہ جاننے کے لئے بے تاب نظر آرہا تھا کہ آخر جبریل کے پاس ایسا کیا پلین موجود ہے؟

اگر کل تمہارا ویزا آ جاتا ہے تو تم ایک ہفتے میں استنبول جا سکتے ہو رائیٹ؟''

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

تو تم یہ ویڈیو پاکستان سے نہیں بلکہ استنبول سے پوسٹ کرو گے تاکہ تمہیں سیکیوریٹی کا کوئی خطرہ ہی نہ ہو، یہاں رہ کر ان عہدے داروں کے بارے میں بات کرنا بہت مشکل ہے لیکن کسی اور ملک سے ایسی چیزیں پوسٹ کرنا اتنے خطرے کی

بات نہیں ہے۔‘‘ جبریل کی بات پر اس نے چند لمحے سوچا:

ہاں یہ ممکن ہے کہ میں وہاں سے اس ویڈیو کو پوسٹ کروں ورنہ ہوسکتا ہے کہ اس ویڈیو کے بعد میرے ملک سے باہر جانے پر پابندی عائد ہوجائے یا کسی قسم کی مشکلات کھڑی ہوجائیں!‘‘

بالکل!‘‘ جبریل نے تائید میں سر ہلاتے ہوئے کہا:

لیکن پندرہ مارچ میں تو صرف چند دن باقی ہیں اور ثاقب رضوی چاہتا ہے کہ میں اسے پندرہ مارچ سے پہلے پوسٹ کروں، اس سب کے پیچھے اس کا مقصد الیکشن میں اپنی سیٹ کو مضبوط کرنا ہے، وہ مجھ پر ضرور دباؤ ڈالے گا۔‘‘

روحان اس بات کو لے کر فکر مند دکھائی دے رہا تھا، جبریل نے کچھ دیر سوچا پھر بولا:

اگر مجھے تمہاری فیملی کا خطرہ نہ ہوتا تو میں تمہیں یہی مشورہ دیتا کہ ثاقب رضوی کو نظر انداز کردو، کیونکہ ہم یہ کام کسی ایک پارٹی کو فائدہ پہنچانے کے لئے نہیں کررہے ہیں، اب سچویشن یہ ہے کہ اس موڑ پر ثاقب رضوی سے پنگا لینا خطرناک ثابت ہوسکتا ہے، وہ گیم شفٹ کرکے تمہیں اس معاملے میں پھنسا بھی سکتا ہے یا پھر بلیک میل کرسکتا ہے، اسی لئے تمہیں پندرہ مارچ سے پہلے استنبول پہنچ کر یہ کام کرنا ہوگا، ابھی ہمارے پاس نو دن باقی ہیں۔‘‘

تمہاری بات ٹھیک ہے لیکن اس کے لئے ہمیں بہت رازداری سے کام لینا پڑے گا، اگر ثاقب رضوی کو بھنک بھی پڑ گئی تو وہ یہی سمجھے گا کہ میں ملک سے باہر بھاگ رہا ہوں۔‘‘

بالکل!'' جبریل نے سر ہلایا، ویٹر پلاؤ لے کر آچکا تھا اور اب ان کی ٹیبل پر سرو کر رہا تھا، گرم گرم پلاؤ سے اٹھنے والی اشتہاء انگیز خوشبو نے ان کی بھوک کو مزید بھڑکا دیا تھا اور وہ اب کھانے کے ساتھ انصاف کرنے میں مصروف ہو گئے تھے۔

☆☆☆☆☆

نہ جانے کتنے گھنٹوں بعد اس کی آنکھ کھلی تھی؟ اسے احساس ہوا کہ اس کا بایاں کندھا بری طرح دکھ رہا ہے، دائیں کندھے پر ابھی بھی سر رکھے گریس بے خبر سو رہی تھی، اسے یوں ہر فکر سے آزاد پرسکون نیند میں ڈوبا ہوا دیکھ کر وہ دھیما سا مسکرا دیا۔

کاش کہ میں تمہیں دنیا کی ہر فکر سے آزاد کر کے ایک ایسی زندگی دے سکوں جہاں تم ایسے ہی سکون سے رہ سکو!'' اس کے ملائم چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے دل ہی دل میں کہا:

چند لمحے وہ اسے یوں ہی تکتا رہا، پھر اس کا سر احتیاط سے اپنے کندھے سے ہٹا کر زمین پر پڑے ٹریولنگ بیگ کے اوپر رکھ دیا اور خود خیمے سے باہر آ گیا۔

سورج کی تپش بالکل مدھم پڑ چکی تھی جس سے اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ شام اپنے پر پھیلانے کے قریب ہے، وہ خیمے میں دوبارہ لوٹا تو گریس جاگ چکی تھی اور اب آنکھیں کھولے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

ہمیں شام کے سائے ڈھلنے سے پہلے بیس کیمپ پہنچنا ہے جو یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے، چلو سامان پیک کرتے ہیں۔''

اس کی بات پر گریس نے سر ہلایا اور اٹھ کھڑی ہوئی، وہ دونوں اب خیمے میں رکھی تمام چیزوں کو دوبارہ فولڈ کر کے اپنے بیگوں میں بھر رہے تھے، آخر میں اس نے

تمام کھونٹیاں کھول کر خیمے کو آزاد کیا اور اسے بھی فولڈ کر کے اپنے بیگ میں رکھ لیا۔ کمپاس کی مدد سے جگہ کا اندازہ لگانے کے بعد ایک بار پھر ان دونوں کوہ پیماؤں نے اپنا سفر شروع کر دیا۔

یہاں سے سوفیٹ کے فاصلے پر پہلا بیس کیمپ تھا جہاں مسافر سکی، کیمپنگ اور ہائیکنگ کے بعد جا کر ٹھہرتے تھے اور وہیں سے ہیلی کاپٹر کی مدد سے دوبارہ انہیں ایسٹ کوسٹ تک پہنچایا جاتا تھا، ایسٹ کوسٹ پر ریسٹورینٹ کی گاڑیاں کھڑی مسافروں کی منتظر ہوتی تھیں جو انہیں اپنے ''Resort'' تک چھوڑ کر آتی تھیں۔

یہ پہاڑ انتہائی چوڑا تھا اور اسے سیون اسپرنگ کا سب سے طویل پہاڑ تصور کیا جاتا تھا، سیاح اسی پہاڑ پر اپنے تمام شوق پورے کرتے تھے اسی لئے جگہ جگہ ان کی حفاظت کے زیر نظر بیس کیمپس بنائے گئے تھے، وہ اس وقت سنو اسٹک اور سنو شوز کی مدد سے آگے بڑھ رہے تھے، سوفیٹ کا فاصلہ طے کرنے کے بعد انہیں کچھ دور ہی بیس کیمپ دکھائی دے گیا، ان کی رفتار میں کچھ اور تیزی آ گئی اور وہ باقی مختصر سفر طے کرنے کے بعد وہاں پہنچ گئے، یہ بیس کیمپ چیئر لفٹ سے انتہائی قریب تھا اور مسافروں کو چیئر لفٹ کی سروس بھی مہیا کرتا تھا۔

یہ آخری ایڈونچر رہ گیا ہے، چلو اسے بھی پورا کر لیتے ہیں!'' جیف کے کہنے پر اس نے بھی پر جوش ہو کر حامی بھر لی۔

یہ چیئر لفٹ ''Allegheny Mountains'' کی حدود کو چھوتی ہوئی گزرتی تھی جو سیون اسپرنگ سے منسلک ایک اور خوبصورت پہاڑی سلسلہ تھا، یہ ورجینیا تک پھیلا ہوا تھا، اس چیئر لفٹ کا تجربہ ہمیشہ سے بہت بہترین رہا تھا جو آپ کو

ایک ساتھ پوری وادی کا نظارہ کروا دیتی تھی۔

وہ دونوں اپنی باری کے انتظار میں کھڑے تھے، کچھ دیر بعد ایک چیئر لفٹ آئی ،گائیڈ کے اشارے پر وہ اس میں بیٹھ گئے، اگلے ہی پل انہیں محسوس ہوا جیسے وہ آسمان میں کسی آزاد پرندے کی طرح اڑ رہے ہیں، دیکھتے ہی دیکھتے وہ زمین سے دس ہزار فیٹ کی بلندی پر پہنچ چکے تھے، چیئر لفٹ میں بیٹھنا ہر انسان کے لئے ہمیشہ سے ایک پرلطف اور سنسنی خیز تجربہ ہوتا ہے اور اگر بات کی جائے اس کی انفرادیت کی تو دنیا کی بہت سی مختلف اور خطرناک جگہوں پر یہ چیئر لفٹ نصب ہیں، جو لوگ اس کا سفر کر چکے ہیں ان کا کہنا تھا کہ انسان کو اپنی زندگی میں ایک بار تو یہ تجربہ ضرور کرنا چاہئے تاکہ وہ بھی ایک آزاد پرندے کی طرح فضا میں اڑنے کا لطف محسوس کر سکے۔

ان دونوں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور چند لمحوں بعد کھول دیں، سامنے ''Allegheny Mountain'' کا سحر انگیز نظارہ موجود تھا جسے دیکھ کر انسان کی سانسیں تھم جاتی تھیں، ان کے چاروں اطراف دیو قامت پہاڑ موجود تھے اور وہ ان پہاڑوں کے درمیان سے گزرتی اس سفید اور شفاف جھیل کے اوپر موجود تھے، یہ ان کے اس پورے سفر کا سب سے زیادہ مسحور کن تجربہ تھا۔

بیس کیمپ واپس پہنچنے تک سورج غروب ہو چکا تھا اور آسمان پر ہلکی سرخی موجود تھی، ہیلی کاپٹر ایک گھنٹے میں پہنچنے والا تھا، تب تک وہ کیمپ کے نزدیک ایک جگہ جا کر بیٹھ گئے، جہاں سیاحوں کے لئے الاؤ جل رہا تھا، اس الاؤ کے گرد کافی لوگ ہاتھ سینکنے بیٹھے تھے، ساتھ میں یہاں کی مشہور ڈش ''بیک مشرومز'' کھا رہے تھے، انہوں نے بھی مشروم کی پلیٹ لی اور الاؤ کے نزدیک جا کر بیٹھ گئے۔

جیف! میں بہت خوش ہوں کہ میں اس سفر پر آئی، تمہارا شکریہ جو تم نے مجھے یہاں آنے پر مجبور کیا ورنہ میں یہ حسین لمحے اپنی آنکھوں میں قید نہ کر پاتی۔''

وہ اس کے نزدیک ہی زمین پر بیٹھی ہوئی تھی اور بے پناہ خوش تھی، خوشی اس کے گلابی چہرے سے صاف ظاہر ہو رہی تھی۔

مائے پلیژر میڈم گریس!'' وہ اپنا ہاتھ سینے پر رکھتے ہوئے سر کو خم دے کر بولا جس پر وہ ہنس دی!

تم کمال کے آدمی ہو، مجھے اپنی پوری زندگی میں تم سے بہترین دوست نہیں مل سکا، تمہارے ساتھ گزارا ہر لمحہ میرے لئے ایک حسین یاد ہے، میں چاہوں گی کہ تم یوں ہی ساری زندگی میرے بیسٹ فرینڈ بن کر رہو۔''

گریس یوں اپنے احساسات کا اظہار پہلی بار کر رہی تھی، اس لمحے اس کا بھی شدت سے دل چاہا کہ وہ اپنے احساسات کے بارے میں بھی گریس کو بتا دے لیکن اس کی ناراضگی کا خوف ہمیشہ اس کے راستے کی رکاوٹ بن جاتا تھا اور ایک بار پھر وہ ہمت ہارنے لگتا تھا۔

آسمان اب ننھے ننھے ستاروں سے بھرنے لگا تھا اور چاند بھی اپنی چاندنی چاروں طرف بکھیر رہا تھا، سامنے جلتے الاؤ سے لکڑی کے چٹخنے کی آواز آئی تو وہ اس کی طرف متوجہ ہو گئی۔ اس کے سنہرے بال ہوا سے اڑ کر چہرے پر آ رہے تھے، ناک ٹھنڈ کی شدت سے گلابی ہو رہی تھی، اس کے دل نے کہا کہ اپنے جذبات کے اظہار کے لئے اس سے بہترین موقع کوئی نہیں ہے اور نہ ہی دوبارہ کبھی آئے گا، ابھی یا پھر کبھی نہیں!

وہ اب اپنی اس کیفیت سے جان چھڑانا چاہتا تھا اور اس الجھن اور کشمکش سے باہر آنا چاہتا تھا، اسے اب ایک فیصلہ کرنا تھا، یا تو وہ گریس سے اپنی محبت کا اظہار کردے یا پھر اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے صرف دوست ہی تصور کر لے جو اس کے لئے تقریباً ناممکن تھا۔

☆☆☆☆☆

اگلے دن صبح ہی اسے ویزے کے لئے کال آ چکی تھی اور بغیر کسی جدو جہد کے اس کا ترکی کا ویزہ لگ چکا تھا، اسی کے ساتھ ثاقب رضوی کا فون بھی آ چکا تھا۔

ہو گیا کام تمہارا؟ کوئی دشواری تو نہیں ہوئی؟''

اس نے خوشدلی سے ان کا شکریہ ادا کیا:

شکریہ کی کوئی بات نہیں ہے، بس میرا کام ہو جانا چاہئے کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ ملک کے نوجوانوں کا مستقبل مزید داؤ پر لگے جس کے لئے ضروری ہے کہ نعیم درانی جیسے لوگوں کو اقتدار سے ہٹایا جائے۔''

جی سر سمجھ گیا!'' اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مختصراً کہا:

شاباش! اور کب جا رہے ہو ترکی؟ کس سلسلے میں جا رہے ہو؟'' یہی وہ سوال تھا جس سے وہ بچنا چاہ رہا تھا:

بس دو تین ہفتے میں جا رہا ہوں اور ڈپلومہ کے لئے جا رہا ہوں۔''

گڈ! تم ہونہار طالب علم ہو، پاکستان میں رہ کر ویسے بھی کچھ حاصل نہیں ہوگا، اچھا ہے باہر ہی چلے جاؤ لیکن میں تمہیں مشورہ دوں گا کہ اپنے اس چینل کو بند مت کرنا، یہ تم اپنے ملک کی بڑی خدمت کر رہے ہو، اسے روکنا نہیں چاہئے۔''

ثاقب رضوی کے مشورے پر اس نے صرف سر ہلانے اور جی کہنے پر اکتفا کیا، وہ جلد سے جلد کال ختم کر دینا چاہتا تھا۔

جس دن تم ویڈیو پوسٹ کر دو گے اسی دن سے تمہیں مکمل سیکیوریٹی فراہم کر دی جائے گی، بے فکر رہو کیونکہ میں اپنی زبان کا پکا ہوں۔‘‘

شکریہ سر!‘‘ یہ کہہ کر اس نے فون رکھا اور بستر پر ڈھیر ہو گیا، اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا اور وہ اس وقت کسی بھی قسم کے دباؤ کو مزید برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

☆☆☆☆☆

وہ اسی کشمکش میں گھرا ہوا تھا کہ یک دم اسے کچھ لوگوں کی آوازیں اٹھتی محسوس ہوئیں، اس نے گردن گھما کر اپنے بائیں جانب دیکھا جہاں لڑکوں اور لڑکیوں کا ایک گروپ بلند آواز سے کوئی نظم گنگنا رہا تھا، وہ دونوں انہیں اشتیاق سے سننے لگے:

وہ غزل کی ایک کتاب تھا، وہ گلوں میں ایک گلاب تھا
ذرا دیر کا کوئی خواب تھا، جو گزر گیا سو گزر گیا

مجھے پت جھڑوں کی کہانیاں، نہ سنا سنا کر اداس کر
تو خزاں کا پھول ہے مسکرا، جو گزر گیا سو گزر گیا

آوازیں اب بلند ہوتی جا رہی تھیں، وہ ہاتھوں سے ہلکی ہلکی چٹکیاں بجاتے ہوئے اسے ترنم سے گا رہے تھے۔

وہ اداس دھوپ سمیٹ کر، کہیں وادیوں میں اتر چکا
اسے اب نہ دے میرے دل صدا، جو گزر گیا سو گزر گیا

یہ سفر بھی کتنا طویل ہے، یہاں وقت کتنا قلیل ہے

کہاں لوٹ کر کوئی آئے گا، جو گزر گیا سو گزر گیا

کیا عجب ہی بے نیازی تھی اس غزل میں جسے گانے والے بھی ساری دنیا سے بے نیاز گا رہے تھے، اس نے محسوس کیا کہ گریس نے بھی آہستہ آہستہ ان کے ساتھ گنگنانا شروع کر دیا ہے، وہ دھیما سا مسکرا دیا اور آنکھیں بند کئے ان اشعار کو دل سے محسوس کرنے لگا:

وہ وفائیں یا جفائیں تھیں، یہ نہ سوچ کس کی خطائیں تھیں
وہ تیرا ہے اس کو گلے لگا، جو گزر گیا سو گزر گیا

تجھے اعتبار و یقیں نہیں، دنیا اتنی بری نہیں
نہ ملال کر میرے ساتھ آ، جو گزر گیا سو گزر گیا

وہ غزل کی ایک کتاب تھا، وہ گلوں میں ایک گلاب تھا
ذرا دیر کا کوئی خواب تھا، جو گزر گیا سو گزر گیا

(بشیر بدر)

کتنی پیاری غزل تھی نا؟ جس میں ہر فکر سے آزاد ہونے کا سبق ہے، جس کے بعد نہ ماضی کا گزرا ہوا اہمیت رکھتا ہے اور نہ ہی مستقبل کا کوئی اندیشہ باقی رہتا ہے۔''

گریس نے گہری سانس بھرتے ہوئے کہا: اس لمحے اسے احساس ہوا کہ وہ کیوں اس چیز کی فکر کر رہا ہے جو ابھی تک ہوئی نہیں ہے؟ کیا معلوم کہ جیسا وہ سوچ رہا ہے ویسا کچھ نہ ہو؟ کیا معلوم کہ گریس اس کا پروپوزل خوش دلی سے قبول کر لے؟ وہ بغیر کوشش کئے نتیجہ کیسے اخذ کر سکتا ہے؟

اسی سوچ کے ساتھ اس نے اپنے اندر ایک غیبی طاقت کو اٹھتا محسوس کیا، اگلے چند منٹوں میں جو وہ کرنے جا رہا تھا وہی عمل اس کے مستقبل کا فیصلہ کرنے والا تھا، آیا کہ وہ اس دوستی کو محبت کے سفر میں تبدیل کرنے میں کامیاب ہوتا ہے یا پھر اس دوستی سے بھی ہمیشہ کے لئے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

☆☆☆☆☆

رات کے آٹھ بج رہے تھے اور وہ کمپیوٹر کے سامنے بیٹھا مستقل کچھ ٹائپ کرنے میں مصروف تھا، ٹائپنگ مکمل کرنے کے بعد اس نے ایک نظر ای میل پڑھی اور سینڈ کا بٹن دبا دیا، تمام ضروری ڈاکومنٹس جمع ہو چکے تھے، اب اسے پیکنگ کرنا تھی اور ایک نئے سفر پر نکلنا تھا جس سے اس کی زندگی کی تمام امیدیں وابستہ تھیں۔ اس وقت ایک عجیب سی خوشی اور انجانا سا خوف اس کے دل میں موجود تھا۔

وہ لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے کرسی سے اٹھا اور آہستگی سے قدم اٹھاتے ہوئے کھڑکی کی چوکھٹ کے نزدیک آ کر بیٹھ گیا، آج چاند کی سولھویں تاریخ تھی اور وہ آسمان پر اپنی شفاف سفیدی کو ہر سو بکھیرے ہوئے تھا، چوکھٹ پر بیٹھا وہ کافی دیر تک اپنے اس ساتھی کو تکتا رہا جس نے ہر خوشی اور غم میں اس کا ساتھ دیا تھا، چاند بھی تنہا تھا اور وہ بھی ہمیشہ سے تنہا تھا لیکن یہ وہ تنہائی نہیں تھی جس میں انسان کو کسی دوسرے انسان کی ضرورت محسوس ہو، یہ وہ تنہائی تھی جو اپنے آپ میں مکمل تھی، یہ وہ تنہائی تھی جو انسان کو ہر چیز سے ماورا کر کے خود میں جھانکنے کی توفیق دیتی ہے، یہ وہ تنہائی تھی جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ''دنیا کے عظیم دماغ اس تنہائی میں جنم لیتے ہیں''۔ یہ وہی تنہائی تھی جو ان عظیم دماغوں کی ''قسمت'' میں لکھ دی جاتی ہے کیونکہ جس انسان کو خود

میں جھانکنے کا موقع نہیں ملتا وہ کبھی اپنی وسعتوں اور گہرائیوں کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔

پکارا جب مجھے تنہائی نے تو یاد آیا

کہ اپنے ساتھ بہت مختصر رہا ہوں میں

اس نے زیرلب یہ شعر گنگنایا اور دھیما سا مسکرا دیا لیکن یہ مسکراہٹ زیادہ دیر برقرار نہ رہ سکی اور بستر پر رکھا اس کا موبائل فون بج اٹھا۔

نہ چاہتے ہوئے بھی وہ چوکھٹ کے سامنے سے اٹھا اور بیڈ پر رکھا موبائل اٹھالیا، اس وقت اسے جبریل کی کال کی توقع تھی لیکن یہاں کوئی انجان نمبر جگمگا رہا تھا۔

انجان نمبرز کبھی بھی اس کی زندگی میں سکون نہیں لائے تھے، کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے اللہ کا نام لے کر فون کان سے لگا لیا۔

ہیلو روحان بن حیدر! نیشنل ہیرو آف پاکستان!''

اسے اب ان القابات سے شدید چڑ ہو چکی تھی، نہ جانے ہر کوئی طنز کرنے کے لئے اسی جملے کا استعمال کیوں کرتا تھا؟

اس نے کوفت میں میں مبتلا جواب دیا ''جی کون؟''

لگتا ہے کافی مصروف تھے، ہونا بھی چاہئے آخر اتنی بڑی خبر جو آپ کے ہاتھ لگی ہے۔''

اس بات پر وہ چونکا اور محتاط انداز میں پوچھا ''کون سی خبر؟''

نعیم درانی کے خلاف ڈرگ مافیا کو سپورٹ کرنے کی خبر!'' جواب سنتے ہی اس نے حیرت سے موبائل اسکرین کو تکا، یہ بات تو ایک راز تھی جو صرف ان کے درمیان

تھی، پھر یہ کون تھا جو اس کے بارے میں جانتا تھا؟ کہیں یہ ثاقب رضوی کا کوئی جاننے والا تو نہیں؟

یہ سوچتے ہوئے اس نے پوچھا:

میں نے پہچانا نہیں آپ کو، آپ کون بات کر رہے ہیں؟''

ایک لمحے کے توقف کے بعد وہ بولا:

میں نعیم درانی کا اسسٹنٹ یوسف مرزا بات کر رہا ہوں، یقیناً اسکرین پر آپ مجھے دیکھتے رہتے ہوں گے۔'' یہ سن کر وہ بری طرح شاکڈ رہ گیا، نعیم درانی کو کیسے معلوم ہوا کہ اس کی ویڈیو میرے پاس ہے؟

کیا ہوا؟ بوکھلا گئے کیا؟'' ساتھ ہی ایک قہقہہ بلند ہوا، پھر وہ بولا:

دیکھو بچے! تم نے اپنی عمر سے بہت بڑے پنگے لے رکھے ہیں، یہ سیاست کا کھیل تمہاری سمجھ میں نہیں آنے والا ہے، اسی لئے میں تمہیں سمجھا رہا ہوں کہ باز آ جاؤ اور اس ویڈیو کو اپنے فون سے ڈیلیٹ کر دو اس سے پہلے کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' ایک لمحے کے توقف کے بعد وہ معنی خیز انداز میں بولا:

اس سے پہلے کہ ہم تمہیں اس کرہ ارض سے ہی ڈیلیٹ کر دیں۔''

روحان نے اپنے جذبات کو حتی الامکان نارمل رکھتے ہوئے کہا:

'' اگر تمہیں اس ویڈیو کا اتنا ہی خوف ہے تو ایسے کام کرنے سے پہلے سوچنا چاہئے تھا، اقتدار اور پیسے کے لئے نوجوانوں کا مستقبل داؤ پر لگاتے ہوئے تم لوگوں کے ضمیر نہیں۔۔۔۔۔۔

شٹ اپ! بکواس سننے کے لئے فون نہیں کیا ہے، صرف خبردار کرنے کے لئے

فون کیا ہے تا کہ تم اپنے موقف سے پیچھے ہٹ جاؤ ورنہ شاید تمہارے جسم کا ایک ٹکڑا بھی باقی نہیں رہے گا!''

یہ کہہ کر اس نے کال کاٹ دی تھی، چند لمحے اسے ہوش سنبھالنے میں لگے، اگلے ہی پل وہ کمرے کا دروازہ کھول کر تیزی سے باہر نکل گیا۔

☆☆☆☆☆

گریس!'' اس نے گلے کو آہستگی سے کھنکھارتے ہوئے اسے متوجہ کیا۔

ہوں بولو!'' اس نے الاؤ سے نظریں ہٹا کر اس کی طرف دیکھا، پیچھے اس نظم کی آوازیں ابھی بھی سنائی دے رہی تھیں۔

میں تم سے......کچھ......کہنا چاہتا ہوں۔'' اس نے اٹک اٹک کر جملہ پورا کیا۔

ہاں کہو!'' وہ اب مکمل طور پر اس کی طرف متوجہ تھی، اسے یوں متوجہ دیکھ کر اس کے ہاتھ پیر مزید پھولنے لگے۔

اگر ایسے ڈرتے رہو گے تو خاک پروپوز کرو گے؟ ڈائن تھوڑی ہے، انسان ہی ہے۔'' خود کو دل ہی دل میں تسلی دیتے ہوئے وہ لہجے کو مضبوط کرتے ہوئے دوبارہ بولا:

میں تم سے جو کہنے جارہا ہوں اس کے بعد مجھے اندازہ نہیں کہ تمہارا ری ایکشن کیا ہوگا؟ تم خوش ہوگی یا پھر مجھے اجنبی نگاہوں سے دیکھنے لگو گی۔۔۔۔۔لیکن میرا یہ کہنا اب بہت ضروری ہوگیا ہے، اس سے پہلے کہ بہت دیر ہوجائے اور میں ساری زندگی پچھتا تا رہوں۔''

وہ ناسمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی: ''تمہیں ہمارے درمیان کب سے اتنی لمبی تمہید

باندھنے کی ضرورت پڑ گئی؟ جو بولنا چاہتے ہو، بے جھجک ہو کر بولو۔''

اس بات سے اس کی کچھ ڈھارس بندھی، بالآخر وہ مدعے کی طرف بڑھا:

آج سے چار سال پہلے میں نے تمہیں پہلی بار واشنگٹن یونیورسٹی کے ڈیپارٹمنٹ سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا تھا، جہاں تم اپنی دوستوں کے ہمراہ باتیں کرتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھیں، تم نے سفید ٹراؤزر کے ساتھ ڈھیلی سی شرٹ پہن رکھی تھی اور تمہارے سنہری بال یوں ہی دونوں کندھوں پر بکھرے ہوئے تھے، تمہاری پشت پر بیگ لٹکا ہوا تھا جس پر ''HOPE'' لکھا ہوا تھا، اور ہاتھ میں موٹی موٹی کتابیں پکڑی ہوئی تھیں، میں نے اپنی زندگی میں ہزاروں لڑکیاں دیکھی تھیں لیکن تم نہ جانے کیوں سب سے منفرد لگیں؟ تمہارے چلنے کے انداز میں ایک الگ ہی کانفیڈنس تھا اور لہجے میں عجیب سا رعب! تمہارے پاس اگلے کو اپنی بات پر قائل کرنے کی بہترین صلاحیت موجود تھی، وہ پہلی بار تھا کہ میں نے تمہارے حصار میں خود کو قید ہوتا محسوس کیا۔''

وہ اس کے چہرے کے تاثرات سے بے خبر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے بول رہا تھا جہاں آج بھی ڈھیروں ستارے چمک رہے تھے۔

محبت کی صحیح ڈیفینیشن کیا ہے میں نہیں جانتا لیکن مجھے اتنا ضرور معلوم ہے کہ یہ کسی کی ظاہری خوبصورتی سے کبھی نہیں ہوسکتی، جب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تو خود کو تمہاری طرف کھنچتا محسوس کیا لیکن جب میں تمہارے قریبی دوستوں میں شامل ہوا تو مجھے معلوم ہوا کہ تمہاری ظاہری خوبصورتی تمہاری قابلیت، تمہاری مخلصی، تمہاری فطرت اور تمہارے ٹیلنٹ کے سامنے کچھ بھی نہیں ہے، تمہارے ساتھ گزارے چار

سالوں نے میرے مردہ دل کو ایک بار پھر آباد کر دیا جو میری ماں کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد بنجر ہو گیا تھا۔''

یہ کہہ کر اس نے آسمان سے نگاہ ہٹائی اور پہلی بار اس کے چہرے کو اپنی نگاہوں کے حصار میں لیتے ہوئے بولا:

میں جیف۔۔۔۔۔۔آج یہ اعتراف کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے گریس براؤن سے محبت ہے اور میں اس کے ساتھ اپنی پوری زندگی گزارنا چاہتا ہوں، کیا تم مجھ سے شادی کرو گی گریس؟''

وہ بے یقینی سے اس کے چہرے کو تک رہی تھی، ایسا ممکن ہی نہیں تھا کہ کوئی کسی سے اتنی شدت سے محبت کرتا ہو اور ہمیں اندازہ تک نہ ہو سکے، اسے جیف کی محبت کا پہلے دن سے اندازہ تھا، یہی وجہ تھی کہ وہ جتنا اس سے قریب تھی اتنا کسی اور سے نہیں تھی، اس نے کبھی اپنے دل میں جیف کی محبت کا اعتراف نہیں کیا تھا لیکن ہمیشہ خود کو اسی سے منسلک رکھا تھا، محبت اگر اندھے اعتماد کا نام ہے تو گریس براؤن نے جیف پر ہمیشہ اندھا اعتماد کیا تھا، اسے بے جھجک اپنی ذات کے ہر راز تک رسائی دی تھی اور کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص آپ کے اتنا نزدیک ہو اور آپ اس کے دل میں مچی ہلچل سے واقف ہی نہ ہوں؟

کیا ہوا گریس؟ تم خفا ہو گئی ہو؟'' اس نے قدرے فکرمندی سے پوچھا، جواباً وہ آہستگی سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی:

نہیں۔۔۔۔۔۔بس کچھ سوچ رہی تھی!''

کیا سوچ رہی تھیں؟'' خدشات نے ایک بار پھر اس کے دل پر ڈیرہ جمانا

شروع کر دیا لیکن اب تو تیر کمان سے نکل چکا تھا۔

یہی کہ کوئی کسی کو اتنی خوبصورتی سے کیسے پرو پوز کر سکتا ہے؟ اور میں اس پرو پوزل کا جواب کیسے دوں؟'' وہ دھیما سا مسکرائی، اس کی مسکراہٹ نے جیسے جیف کی روح کو اندر تک اطمینان بخش دیا، وہ خفا نہیں تھی، یہ احساس ہی کتنا فرحت بخش تھا، دور کہیں البرٹ کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی:

وہ روٹھ جاتا ہے تو ہماری جان نکلتی ہے

یہ سانسیں جاری رکھنے کو، ہم اس کی مان لیتے ہیں

گریس کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تو البرٹ کی آواز کہیں تخیل میں غائب ہو گئی۔

میں نے کبھی تمہاری محبت کا اعتراف تو نہیں کیا البتہ میرے دل میں ہمیشہ سے جو مقام تمہارے لئے تھا وہ کسی کے لئے نہیں تھا، تم میرے سب سے بہترین دوست ہو، وہ دوست جس کے بعد مجھے تنہائی کا احساس کبھی نہیں ہوا، ماما کے انتقال کے بعد اس پوری دنیا میں میرے لئے سب کچھ ڈیڈ ہی تھے، انہوں نے مجھے پڑھایا، لکھایا اور اس مقام تک پہنچایا لیکن پھر بھی میں نے ایک دوست کی کمی ساری زندگی محسوس کی تھی جس کے ساتھ میں اپنی ہر خوشی اور ہر غم بانٹ سکوں، جو مجھے کبھی بھی میری کمزوریوں پر جج نہ کرے بلکہ تمام تر کمزوریوں کے باوجود میں اس کے لئے دنیا کی سب سے مضبوط انسان رہوں، جس نے میری روح کے اندر تک جھانک کر اس کی وسعتوں کا اندازہ لگایا ہو نا کہ میرے ظاہر پر یقین کیا ہو، پھر تم میری زندگی میں آئے اور مجھے لگا کہ اب تمہارے اور ڈیڈ کے علاوہ مجھے کسی تیسرے کی کبھی ضرورت نہیں رہے گی!''

یہ کہہ کر اس نے جیف کے چہرے سے نگاہیں ہٹائیں اور جلتے ہوئے الاؤ کی طرف دیکھتے ہوئے آہستگی سے کہا:

محبت اگر دلی وابستگی کو کہتے ہیں تو وہ مجھے تم سے ہے، محبت اگر تاریک راستوں پر آنکھیں بند کر کے اعتماد کرنے کو کہتے ہیں تو وہ مجھے تم پر ہے، محبت اگر حفاظت کے احساس کا نام ہے تو وہ مجھے تم سے ہمیشہ محسوس ہوا اور میں تمہارا پروپوزل قبول کرتی ہوں۔''

اس نے ابھی ابھی جو سنا تھا کیا وہ اس کا کوئی خیال تھا؟ اسے اپنے کانوں پر جیسے یقین نہ آیا ہو؟ جیسے وہ خود کو جھنجھوڑ کر ہوش میں لانا چاہ رہا ہو۔

کیا ہوا؟ کہاں کھو گئے؟''

یہ جو ابھی تم نے کہا ہے، یہ سچ ہے؟'' وہ جیسے گارنٹی چاہتا ہو، کیا بھروسہ چند قدم آگے چلنے کے بعد وہ کہے کہ یہ مذاق تھا!

ہاں بالکل سچ! کیوں تمہیں توقع نہیں تھی؟'' گریس کھلکھلا کر ہنس دی۔

نہیں، بالکل نہیں! مجھے تو توقع تھی کہ شاید تم مجھے سیون اسپرنگ کے پہاڑوں سے نیچے کھائی میں دکھا دے دو گی۔''

اس کے جواب پر وہ ایک بار پھر زور سے ہنس پڑی۔

مسٹر جیف! اپنی محبت پر یقین رکھا جاتا ہے، تمہیں تو مجھ پر بالکل اعتبار نہیں ہے، کہیں اسی خوف کی وجہ سے تو تم نے چار سال نہیں لگا دیئے مجھے پروپوز کرنے میں؟

وہ جھینپ گیا اور اپنا ہاتھ بالوں پر پھیرتے ہوئے بولا:

ہاں! کچھ ایسا ہی ہے، تم انتہائی خطرناک عورت ہو، اسی وجہ سے میں تمہیں

پروپوز کرتے ہوئے ڈرتا تھا، پتہ ہے مائیک نے مجھے خبردار بھی کیا تھا کہ میں پہاڑوں کے قریب تمہیں ہرگز پروپوز نہ کروں ورنہ تم واقعی دھکا دے سکتی ہو!''

مائیک؟ اسے معلوم تھا؟'' اس نے حیرت سے پوچھا:

ہاں بالکل! بے خبر صرف آپ ہیں ورنہ پوری دنیا کو میری محبت دکھائی دیتی ہے۔'' اب کی بار اس نے شکوہ بھرے لہجے میں کہا:

بے خبر تو نہیں تھی، ہاں بس اعتراف نہیں کرنا چاہتی تھی!'' نظریں چراتے ہوئے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی، وہ بھی اس کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا، ہیلی کاپٹر کے آنے میں چند منٹ ہی باقی تھے۔

سفید وادی کو اپنی بھوری آنکھوں سے دیکھتے ہوئے وہ بولی:

یہ سفر میری زندگی کا سب سے خوبصورت سفر تھا جیف! میں نے اس سفر میں ہر وہ چیز حاصل کر لی جس کی ایک انسان کو تمنا ہو سکتی ہے۔''

وہ بھی اس کے مد مقابل آ کر کھڑا ہو گیا اور اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا:

میں نے بھی ہر وہ چیز حاصل کر لی ہے جس کی کبھی تمنا کی ہو!''

ایک بار پھر ان کے عقب سے آوازیں بلند ہونے لگیں، مگر اب کی بار ایسا محسوس ہوا جیسے یہ لوگ صرف ان دونوں کے لئے گنگنا رہے ہوں، جیسے انہیں بھی معلوم ہو گیا ہو کہ بالآخر جیف۔۔۔۔۔ نے اپنی محبت فتح کر لی ہے!

وہ غزل کی ایک کتاب تھا، وہ گلوں میں ایک گلاب تھا
ذرا دیر کا کوئی خواب تھا، جو گزر گیا سو گزر گیا

مجھے پت جھڑ کی کہانیاں، نہ سنا سنا کر اداس کر

توخزاں کا پھول ہے مسکرا، جو گزر گیا سو گزر گیا

☆☆☆☆☆

کیا واقعی؟ تمہیں یوسف مرزا نے دھمکی دینے کے لئے فون کیا تھا؟ وہ اس کی بات سن کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا، حیریت لہجے سے صاف ظاہر تھی۔

سب سے حیران کن بات یہ ہے کہ نعیم درانی کو کیسے پتہ چلا کہ اس کی ویڈیو ثاقب رضوی کے پاس ہے اور اس نے مجھے پوسٹ کرنے کے لئے دی ہے؟''

یہ سن کر وہ شدید فکر مند ہو چکا تھا، پہلے ہی وہ روحان کے اس فیصلے کے خلاف تھا، اب یوسف مرزا کی دھمکی کے بعد تو وہ قطعاً اسے ویڈیو پوسٹ کرنے نہیں دے سکتا تھا۔

مجھے لگ رہا ہے کہ یہ کوئی گیم کھیلی جا رہی ہے اور اس میں تم بری طرح پھنسنے جا رہے ہو، دیکھو روحان ہم نہ تو نعیم درانی کو قریب سے جانتے ہیں اور نہ ثاقب رضوی کو، یہ بھی ممکن ہے کہ یہ سب آپس میں ملے ہوں اور مافیا کا حصہ ہوں، ان کا مقصد تمہیں راستے سے ہٹانا بھی ہوسکتا ہے یا تمہارے ذریعے اپنا کوئی سیاسی مفاد پورا کروانا بھی تو ہوسکتا ہے!''

جبریل کی بات سے اب وہ بھی متفق تھا لیکن اس کا ذہن ابھی بھی الجھا ہوا تھا۔

مجھے سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ میں کیا کروں؟ یہاں مجھے جان سے مارنے کی دھمکی دی جا رہی ہے اور دوسری طرف ویڈیو پوسٹ کرنے کے لئے دباؤ ڈالا جا رہا ہے، میں تو پس کر رہ گیا ہوں۔''

وہ منہ لٹکائے جبریل کے بستر پر بیٹھا ہوا تھا اور جبریل زمین پر رکھے کشن پر بیٹھا کسی گہری سوچ میں گم تھا۔

یہی وہ وجہ ہے کہ ہمارے نظام کو تبدیل کرنے کے لئے کوئی کھڑا نہیں ہو پاتا ہے، جو کھڑا ہوتا ہے اسے اس قدر الجھا دیا جاتا ہے کہ وہ یا تو خود ہی ہار مان کر خاموش ہو جاتا ہے یا باز نہ آنے پر اسے غائب کروا کے منظر عام سے ہٹا دیا جاتا ہے، تمہیں میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ یہ لڑائی کسی ایک شخص سے نہیں ہے بلکہ ایک سسٹم سے ہے اور تاریخ میں کبھی بھی ایک اکیلے انسان نے پورا سسٹم تبدیل نہیں کیا ہے۔''

وہ سر جھکائے افسردہ دل کے ساتھ اسے سن رہا تھا۔

تم نے دیکھا کہ چند پیسوں کی خاطر ایک نقصان دہ چیز کو نوجوانوں میں عام کیا جا رہا ہے جس میں ساتذہ سے لے کر گورنمنٹ افسر تک شخص شامل ہیں، وہ عہدے جو عوام کی امانت ہیں اور جن پر ایمان داری کا حلف اٹھوا کر ہم ان بیوروکریٹس کو بٹھاتے ہیں، وہ عہدے بھی ڈرگز اور مافیا کو سپورٹ کرنے میں استعمال ہو رہے ہیں، اس کے بعد تم حکومت سے یہ توقع رکھو گے کہ وہ اپنے ہی بیوروکریٹس کو پکڑ کر جیل میں ڈالے گی تو یہ یقیناً بے وقوفی ہے!''

جبریل کا کہا گیا ایک ایک جملہ درست تھا، یہ وہ تلخ حقیقت تھی جس سے وہ بھاگ رہا تھا۔

''اس دنیا میں بہت کم ایسے انسان بچے ہیں جن کی سوچ تمہارے جیسی ہو روحان! جن کے دلوں میں ابھی بھی امت کا درد موجود ہو اور وہ اس کی بقاء کے لئے جان کی بازیاں لگا رہے ہوں۔''

توکیا کروں میں؟ خاموشی سے بیٹھ جاؤں؟ برباد ہوتے دیکھوں اس نسل کو؟ بند کردوں اپنا اکاؤنٹ!'' دکھ کی شدت سے اس کی آنکھیں سرخ ہورہی تھیں۔

نہیں! بند مت کرو! بلکہ پہلے طاقت حاصل کرو، اقتدار میں آؤ، اس کے بعد ایک ایک انسان کو چن چن کر بے نقاب کرو، کھیل کھیلو تو برابری کا کھیلو، اس وقت تمہاری سچویشن ہاتھی اور چیونٹی کی سی ہے اور ایک چیونٹی ہاتھی کو اپنے پیروں کے نیچے مسل نہیں سکتی۔''

اس بات پر اس نے ناسمجھی سے جبریل کی طرف دیکھا۔

کیا مطلب، کس طاقت کی بات کررہے ہو؟''

اس نے ایک گہری سانس لی اور جواب دیا:

مطلب یہ ہے کہ فی الوقت تمہارا منظرِ عام سے غائب ہوجانا ہی تمہارے لئے بہتر ہے، تم خاموشی سے استنبول جاؤ اور علم حاصل کرو، تعلقات بناؤ، اس کے بعد ان کے ساتھ مل کر ایک بار پھر اس مشن کو شروع کرنا لیکن تب تم اکیلے نہیں ہوگے بلکہ تمہارے ساتھ دنیا بھر کے وہ نوجوان ہوں گے جو تمہاری طرح امت کا درد رکھتے ہیں، جسے توڑنا یا مار گرانا اتنا آسان نہیں ہوگا!''

اس کے لہجے کی پختگی نے روحان کے اندر ایک بار پھر ہمت پیدا کی لیکن کہیں دور سے ضمیر کی آواز نے دوبارہ اس پر حملہ کیا اور وہ پھر کشمکش کی دلدل میں ڈوب گیا۔

کبھی کبھی ہمارا دل صرف جذباتی ہوکر سوچ رہا ہوتا ہے روحان! اور وہ جذبات ہماری عقل پر حاوی ہونے لگتے ہیں۔'' جبریل کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی:

پھر ایسے موقع پر کیا کرنا چاہئے؟'' اس نے لاشعوری طور پر پوچھا:

ایسے موقع پر یہ دیکھنا چاہئے کہ لانگ ٹرم فائدہ کس چیز میں ہے؟ اگر آج روحان بن حیدر بہادر مجاہد کی طرح یہ ویڈیو پوسٹ کر دیتا ہے اور پوری قوم کے سامنے ان کی اصلیت کو بےنقاب کر دیتا ہے پھر شہید کر دیا جاتا ہے تو لوگ اسے کتنا عرصہ یاد رکھیں گے؟ اسی کی نسبت اگر روحان بن حیدر پوری منصوبہ بندی کے ساتھ ایک قافلہ اکھٹا کر کے اس سسٹم سے ٹکراتا ہے اور ایک ایک انسان کو چن چن کر بےنقاب کرتا ہے تو اسے زمانہ صدیوں یاد رکھے گا!"

ایک گہری سانس خارج کر کے اس نے جبریل کی بات پر سر ہلا دیا۔

☆☆☆☆☆

ہیلی کاپٹر انہیں ایسٹ کوسٹ تک پہنچانے کے لئے آ چکا تھا، ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے وہ اس میں سوار ہو گئے، رات کی تاریکی ہر سو پھیل چکی تھی، ریزورٹ پہنچ کر ان دونوں نے واپسی کے سفر کے لئے نکل جانا تھا اور تین گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد انہیں واشنگٹن واپس پہنچنا تھا، کل سے پھر وہی زندگی شروع ہونے والی تھی لیکن اس بار پہاڑوں سے لوٹتے ہوئے ان کے جذبات بالکل مختلف تھے، اگر کوہ پیما یہ کہتے ہیں کہ پہاڑوں کا سفر انسان کو تبدیل کر دیتا ہے تو یہ بالکل سچ ہے، پہاڑوں کے اس سفر نے ان دونوں کی زندگی، ان کے جذبات اور ان کے احساسات کو ہر طرح سے تبدیل کر دیا تھا، وہ یہاں دوست بن کے آئے تھے اور ایک دوسرے کی زندگی کا ہمسفر بن کے لوٹ رہے تھے، ان پہاڑوں پر انہوں نے ایک دوسرے سے کئی عہد و پیمان کئے تھے جن میں سے ایک دوبارہ واپس لوٹ کر اس کہانی کو مکمل کرنا تھا جسے وہ ادھورا چھوڑ آئے تھے اور ان تمام غداروں کو بےنقاب کرنا تھا جو نہ صرف اس ملک کے دشمن تھے

بلکہ پوری انسانیت کی نسل کشی کے ذمہ دار تھے۔

ایسٹ کوسٹ قریب آچکا تھا اور وہ اس خوبصورت سفید وادی کو خیر آباد کہنے کے لئے تیار تھے، ہیلی کاپٹر سے اترتے ہوئے گریس نے ایک بھرپور نگاہ اس منظر پر ڈالی اور پھر تاروں بھرے اس آسمان پر ڈالی جو آج ایک منفرد انداز میں چمک رہا تھا، دل ہی دل میں اس نے اگلے سال دوبارہ یہاں آنے کا وعدہ کیا اور جیف کا ہاتھ تھامے ہوٹل کی طرف بڑھ گئی جہاں ان کی گاڑی پارک تھی۔

واپسی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے وہ اس بات سے بالکل بے خبر تھے کہ یہ ان کا سیون اسپرنگ ماؤنٹینز کا آخری سفر تھا! قسمت ان کی زندگی میں وہ موڑ لانے والی تھی جو شاید انہوں نے خیالات میں بھی تصور نہیں کیا تھا، پہاڑ سفاک اور بے رحم ہوتے ہیں لیکن انسان ان سے بھی زیادہ بے رحم ہے۔

☆☆☆☆☆